ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

اکتوبر 2019ء　جلد نمبر 20　شمارہ نمبر 10

تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم

بانیٔ تحریک جدید حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازوں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آجائے اور پھر خدا کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے مَیں نے **تحریک جدید** کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے مَیں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ ادھر آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کے پھر وہ تخت محمد رسول اللہ ﷺ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے۔ مَیں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔“ (سیر روحانی صفحہ 619-620)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

کلیدِ فتح وظفر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بے شمار نشان اور دلائل یوں تو ہر طرف نظر آتے ہیں لیکن ''تحریک جدید'' ایک عظیم الشان نشان اس لئے بھی ہے کہ یہ اپنی ذات میں ایک ایسا ادارہ ہے کہ اِس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے پورا ہونے کے سامان ہوئے۔ تحریک جدید اس لئے بھی ایک عظیم الشان نشان صداقت ہے کہ اس کا قیام اُس وقت عمل میں آیا جب دشمنان احمدیت حکومتی ایماء پر مخالفت کا طوفان برپا کئے ہوئے تھے، قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی ڈینگیں مار رہے تھے اور ہر طرف خوف کا ایسا عالم تھا کہ الامان والحفیظ۔ اُس نازک وقت میں خدا کے مقرر کردہ اولوالعزم خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کسی مخالفت، کسی بادِ مخالف، کسی آندھی اور کسی طوفان کی پرواکئے بغیر اپنے سپرد الٰہی مشن کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اسی تحریک جدید کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا جس کے نتیجہ میں ایک طرف مخالفین کی مخالفت ہوا میں اُڑ گئی تو دوسری طرف اس الٰہی جماعت کا سلسلہ ہواؤں کے دوش پر سفر کرتا ہوا زمین کے کناروں تک پہنچ کر فتح وظفر کے جھنڈے گاڑنے لگا۔ اس کا نقشہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ یوں کھینچا تھا:

''پس نظام تحریک جدید وہ نظام ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کے مقابل پر ہر دوسری زمین کو کم کرنے کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ آج یہ نظام بڑی تندہی اور بڑی شان کے ساتھ ان مقاصد کو پورا کر رہا ہے اور آج اسی نظام کی برکت ہے کہ یورپ کے روحانی ویرانوں میں بھی اسلام کے شاداب پودے لہلہا رہے ہیں اور افریقہ کے بیابانوں میں بھی اور باغ احمد کی قلمیں کچھ یہاں کچھ وہاں، ہر خطہ ارض پر زمین کے کناروں تک پھیلائی جا چکی ہیں۔'' (خطابات طاہر، تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت 1967 صفحہ 123)

جن خوفناک حالات اور کمزوری کی حالت میں تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا اور اس کے مقابل پر جس طرح اسے کامیابی ملی اور اس درخت کی ہر شاخ پھلوں سے لد گئی، اس سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر تھی جس نے ہر حال میں پورا ہو کر رہنا تھا اور ہے۔ عرش پر اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ہم جو اس میں شامل ہو کر حقیر مالی یا جسمانی قربانیاں پیش کرتے ہیں، تو یہ مفت میں ثواب کا محض ایک بہانہ ہے، جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بمفت ایں اجر نصرت را ، دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں ، بہرحالت شَوَد پیدا

اے بھائی! یہ مدد کرنے کا اجر تجھے مفت میں دے رہے ہیں
ورنہ یاد رکھ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو ہر صورت میں ظاہر ہو کر رہنے والا ہے

اخبار احمدیہ

اکتوبر 2019ء | جلد نمبر 20 | شمارہ نمبر 10

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

محمد انیس دیالگڑھی۔ ریحان رشید

معاونین

سلطان احمد قمر۔ سید سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر۔ سید افتخار احمد

ٹائٹل و ڈیزائنگ

مرزا لطف القدوس

کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

مینیجر

سید افتخار احمد

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main
Email:
akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

فہرست مضامین

قال اللہ، قال الرسول ﷺ، قال المسیح الموعود علیہ السلام	04
تحریک جدید ایک الٰہی تحریک	05
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے	06
تحریک جدید۔ ایک تعارف	15
تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین	19
زِبذلِ مال، در راہش، کسے مفلس نمے گردد	21
تحریک جدید نظام وصیت کے لئے پیش رو کی حیثیت رکھتی ہے	23
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی کا مصداق	24
نیشنل شعبہ تحریک جدید جرمنی	25
مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع	27
امن سمپوزیم لجنہ اماء اللہ جرمنی	29
سائیکلوں کا شہر، میونسٹر	30
جماعت احمدیہ Münster جرمنی	31
مسجد بیت المومن میونسٹر	33
Hannover میں قرآن نمائش	35
ہاں اے فلکِ پیر جواں تھا ابھی عارف	36
ایک مخلص اور فدائی احمدی	37
مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مساعی	39
بلانے والا ہے سب سے پیارا	40
جرمنی میں تبلیغ اسلام	41
گاڑیوں کی عالمی نمائش	47

سرورق پر سجی خطاطی مکرم سعید اللہ خان صاحب کی کاوش ہے، فجزاہ اللہ احسن الجزاء

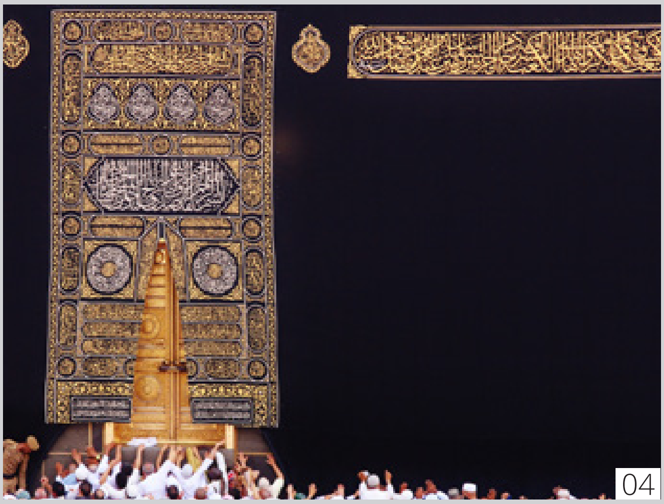

04

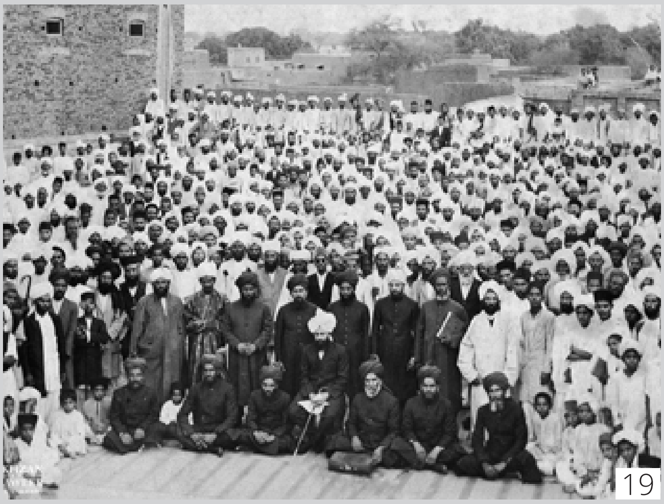

19

30

07

27

15

29

47

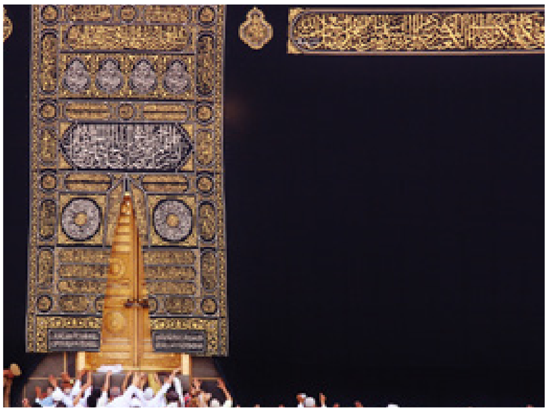

قال اللہ جل جلالہ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ھَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتُجَاھِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (الصّف 12-11)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ"۔

(سنن أبي داؤد,كتاب الجهاد,باب كَرَاهِيَةِ تَرْكِ الْغَزْوِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا مشرکوں سے اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے اُمید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہوں گے اُن کا بھی یہی فرض ہوگا کہ اُن تمام خدمات کو حسبِ ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں ان اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ اُن اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے۔ یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو اُن کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے۔ (روحانی خزائن۔کمپیوٹرائزڈ: جلد 20- الوصیۃ: صفحہ 319)

تحریک جدید

ایک الٰہی تحریک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہوجائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نُور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجالیّت کو پاش پاش نہ کردے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 305-304، الاشتھار مستیقناً بوحی اللہ القھار)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

یاد رکھو کہ امام کے ماننے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اسے ہاتھ سے کھونا نادانی ہے اور اس کے ساتھ ہو کر خرچ کرنے میں بڑی برکات ہوتی ہیں۔۔۔ خرچ کرنے کا اور نفس کے تزکیہ حاصل کرنے کا یہی وقت ہے۔ نفس کا تزکیہ امام کے ساتھ ہو کر مال خرچ کرنے سے بھی ہوا کرتا ہے۔ (خطباتِ نور صفحہ 156 سن اشاعت 2003، نظارت نشر و اشاعت قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

”مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم ﷺ کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔۔۔ پس یہ خیال مت کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو وہ دوسرے سے یہی کہلوائے گا اور اس کے مرنے کے بعد کسی اور سے۔ بہرحال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرالے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/دسمبر 1935ء الفضل 21/دسمبر 1935ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

تحریک جدید کا بھی فرض ہے کہ وہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی کارکردگی کا جائزہ لیں، اسلام کی تبلیغ سے متعلق نئے ذرائع سوچیں اور نئی تدابیر بروئے کار لائیں۔ تا کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصف:10) کا خدائی وعدہ جلد جلد پورا ہو۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے اور نوع انسانی کو امت واحدہ بنا دیا جائے۔ ٹھیک ہے، اس پر کچھ وقت تو لگے گا اور بتایا بھی یہی گیا ہے کہ وقت لگے گا۔ لیکن ہر دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر ہماری زندگیوں میں یہ سارا وعدہ پورا نہیں ہوتا تو اس کا بہت سا حصہ تو ہماری زندگیوں میں پورا ہوجائے۔ تا کہ ہم بھی ان وعدوں اور بشارتوں کے پورا ہونے سے روحانی فیض اٹھانے والوں میں شامل ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسلام کے غلبہ اور بنی نوع انسان کے امت واحدہ بنانے کے جلد تر سامان پیدا کر دے۔ (تحریک جدید۔ ایک الٰہی تحریک جلد پنجم صفحہ 381)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب کُل عالم میں تبلیغ کا منصوبہ بنایا تو اس کے ساتھ تحریک جدید کا اعلان فرمایا اور تحریک جدید صرف مالی قربانی کا نام نہیں جس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں تبلیغ ہونی تھی بلکہ تحریک جدید اُس پروگرام کا نام ہے جس کے نتیجہ میں احمدیوں کو یہ تلقین کی گئی کہ عمداً آسائشوں سے روگردانی کرو اور دنیا کی لذّتوں میں غرق نہ ہو۔ جہاں تک ممکن ہے، توفیق ہے سادہ زندگی اختیار کرو اور عیش و عشرت کی دنیا کو چھوڑ دو اور اپنی تمام تر توجہات خدمت دین کی طرف مائل کر دو۔ تو لَا تَرْكَنُوْٓا میں جو نصیحت قرآن کریم نے فرمائی ہے وہ ہے ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جو پروگرام تھا وہ محسنین کی طرف جھکنے کا پروگرام تھا اور اس آیت کا جو مثبت نتیجہ نکلتا ہے اسی کا وہ پروگرام تھا کہ یہ نہ کرو تو پھر کیا کرو فرمایا محسنین کی طرف جھکو اور اس کے متعلق ایک تفصیلی پروگرام دیا۔

(خطبات طاہر جلد 11 ص 294، خطبہ جمعہ 24 اپریل 1992ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

آپؓ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ ناقل) نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔ آج ہم جو مسجدیں بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے

(خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 466)

دیں کی نُصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے

دوستو اُس یار نے دِیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اِک بڑی مُدّت سے دِیں کو کُفر تھا کھاتا رہا
اَب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن

دیں کی نُصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اَب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اَب تو ہیں اَے دل کے اَندھو! دیں کے گُن گانے کے دن

خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بُغض و کِیں سے وقت
اَب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو! یہ پچھتانے کے دن

درّثمین صفحہ 115

آنحضرت ﷺ کے بے مثال اخلاق فاضلہ کا دل نشیں بیان اور اس کی روشنی میں نصائح

احمدی ہو کر ہمیں اپنے نمونے دکھانے چاہئیں

اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاحزاب کی آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:22) تلاوت فرمائی۔

یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

غیر مسلم دنیا یا مغربی دنیا یا ترقی یافتہ دنیا میں جو مسلمانوں کے متعلق تحفّظات پائے جاتے ہیں وہ ان کی اسلامی تعلیم کے بارے میں کم علمی کی وجہ سے زیادہ ہیں اور اس پر بعض مسلمانوں کے اسلام کے نام پر شدّت پسند عمل اور دہشت گردی اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کے عمل نے مزید ان کے ذہنوں میں راسخ کر دیا ہے کہ اسلام ہے ہی دہشت گردی کا مذہب۔ آج اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلامی تعلیم کے بارے میں غلط تاثر کو زائل کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے سپرد کیا ہے۔ پس اس کے لیے ہر احمدی کو بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے لوگ تو پریس اور میڈیا کی خبروں کو سن کر سمجھتے ہیں کہ جو یہ کہہ رہے ہیں یعنی جو پریس کہہ رہا ہے وہی سو فیصد سچ ہے۔ مذہب سے دلچسپی ویسے ہی عمومی طور پر دنیا کی اکثر آبادی کو نہیں ہے۔ پس ان حالات میں بڑی سخت محنت سے اور مسلسل کوشش سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتانا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ عام غیر مسلم تو یہی سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کے یہ عمل ان کی تعلیم کی وجہ سے ہیں اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عمل کی وجہ سے مسلمانوں کے یہ عمل ہیں۔

پس جیسا کہ میں نے کہا اس اثر کو زائل کرنے اور دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنے کے لیے ہر احمدی کو اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے قول اور عمل سے دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کا عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا میں انسان کو پیدا کیا ہے تو اس لیے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے حق بھی ادا کرے اور بندوں کے حق بھی ادا کرے۔ جو اللہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے یقیناً بندوں کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے اور ان حقوق کی ادائیگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے اپنے پیارے اور محبوب نبی اور مطاع اور انسان کامل کا نمونہ رکھا ہے۔ اور پھر ہمیں یہ کہا کہ یہ کامل نمونہ تمہارا رہنما ہے اسے اپناؤ جو اس کی امت میں ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ اس اُسوے کے ہر پہلو پر عمل کرنے کی کوشش کرو اور پھر دنیا کو بھی بتاؤ کہ حقیقی اسلام یہ ہے نہ کہ وہ اسلام جو چند دہشت گرد اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں اور جس کو مغربی میڈیا اَور زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے ہمارے سامنے کیسی کیسی خوبصورت مثالیں اپنے اُسوے سے پیش فرمائی ہیں ان کے چند پہلو میں اس وقت پیش کروں گا تا کہ ہم اپنے آپ کو ان نمونوں

پر پرکھیں اور اعلیٰ اخلاق کی روشنی میں جو آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے اس کا عملی زندگی میں جائزہ لیں۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں جو آپ ﷺ نے ہمیں ہدایات دی ہیں ان کا جائزہ لیں، جو نمونے دکھائے ہیں ان کے مطابق اپنے آپ کو دیکھیں۔ جب ہم اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالیں گے تبھی دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ حقیقت میں اسلام چیز کیا ہے اور دنیا کی بقا کے لیے آج جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسلامی تعلیم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی

دنیا کی بقا کے لیے آج جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسلامی تعلیم ہی ہے

زندگی کا اصل مقصد تو عبادت قرار دیا ہے۔ ہمارے آقا و مطاعؑ نے ہمیں صرف یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تمہاری زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اس لیے عبادت کی طرف ہر مومن کو توجہ کرنی چاہیے اور وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرے، بلکہ آپ نے اپنی عبادت کے معیار قائم کر کے ہمارے سامنے پیش کیے ہیں جن کی قبولیت کی سند بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۙ وَ تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۙ (الشعراء:219-220)

یعنی جو دیکھ رہا ہوتا ہے جب تُو کھڑا ہوتا ہے اور سجدہ کرنے والوں میں تیری بے قراری بھی۔ پس یہ ہے آپ ﷺ کے سجدوں اور عبادت کی حالت کہ بے قراری میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیار کی نظر ڈال کر خاص طور پر آپ ﷺ کی اس عبادت اور بے قراری کا ذکر فرما رہا ہے۔ یہ بے قراری کس لیے تھی، کس کے لیے تھی؟ یہ بے قراری اور دعائیں اپنی امّت کے لیے تھیں۔ یہ بے قراری اور دعائیں انسانیت کے لیے تھیں۔ یہ بے قراری اور دعائیں ان لوگوں کے اپنے مقصد پیدائش کے سمجھنے کے لیے تھیں جو اللہ تعالیٰ سے دُور ہیں کیونکہ یہ دوریاں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنا سکتی ہیں اس لیے آپ ﷺ کی اس بے قراری کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ بھی فرمایا کہ

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ
(الشعراء:4)

کیا تُو اپنی جان کو اس لیے ہلاک کر دے گا کہ وہ کیوں مومن نہیں ہوتے۔ تیرا دل اس بات پر بے چین ہے کہ کافر کیوں ہدایت نہیں پاتے، کیوں خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر اپنی دنیا و عاقبت نہیں سنوارتے۔ پس جہاں آپ ﷺ کی عبادت کے معیار کا پتہ چلتا ہے یہاں اس سے، وہاں اس سے آپ ﷺ کے پاکیزہ دل کی اس کیفیت کا بھی پتہ چلتا ہے جو انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لیے آپ ﷺ کے دل میں تھی۔ جو آپ ﷺ کا درد تھا اس کا بھی پتہ چلتا ہے۔ پس جس کے دل میں انسانیت کے لیے درد کی یہ کیفیت ہو وہ کیا کبھی ظلم کر سکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔ آپ ﷺ نے تو خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت اور اس کے لیے درد میں زندگی کا ہر لمحہ قربان کیا۔ آپ ﷺ کی عبادت کی کیفیت کو دیکھنے کا بعض دفعہ صحابہؓ کو بھی موقع مل جاتا تھا۔ ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اس وقت شدتِ گریہ وزاری کے باعث آپ ﷺ کے سینے سے ایسی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے چکی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب البکاء فی الصلوٰۃ حدیث 904)

یہ دعائیں کیا تھیں؟ یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کی دعائیں تھیں۔ یہ امت کے لیے دعائیں تھیں۔ یہ انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لیے دعائیں تھیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے اس وقت بھی انقلاب پیدا کیا اور صدیوں کے مردے زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد بن گئے اور یہ آنحضرت ﷺ کی دعائیں ہی ہیں جنہوں نے قبولیت کا درجہ پاتے ہوئے اس زمانے میں آپ ﷺ کے عاشقِ صادق علیہ السلام کو اس بگڑے ہوئے زمانے میں اسلام کے احیائے نَو کے لیے بھیجا ہے۔ پس آج یہ ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ خدا تعالیٰ کے حضور اس اُسوے پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ سجدے کریں جو صرف ہمارے ذاتی مقاصد کے لیے نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کے لیے ہوں۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے کے لیے ہوں۔ انسانیت کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کے قریب لانے کے لیے ہوں۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے ہوں۔

فرض اور باجماعت نمازوں کے لیے آنحضرت ﷺ کس قدر اہتمام بلکہ بعض حالات میں کہنا چاہیے مشقت فرماتے تھے اِس کا اس ایک واقعے سے خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ غزوۂ اُحد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں حضور اکرم ﷺ کے داہنے رخسار میں ٹوٹ گئیں تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ کا بہت سا خون بہہ چکا تھا۔ آپ ﷺ زخموں سے نڈھال تھے۔ علاوہ ازیں ستّر صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں زیادہ اعصاب شکن تھا۔ اس روز بھی آپ ﷺ اذان کی آواز پر اسی طرح نماز فجر کے لیے تشریف لائے، جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے۔ (ماخوذ از اسوۂ انسان کامل صفحہ 84)

اور آپ ﷺ کا یہی عمل تھا جس نے صحابہؓ میں بھی عبادتوں کے معیار قائم کر کے دکھائے۔

آج یہ ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔

پس آج ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا جب ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ اب مسیح موعودؑ کی جماعت کے ذریعہ سے اسلام کا احیائے نَو ہونا ہے، ہم ہیں جنہوں نے

اسلام کی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنا ہے، کیا ہماری عبادتوں اور باجماعت نمازوں کے معیار اس کے قریب بھی ہیں؟ ذرا سی تکلیف پر مسجد نہ آنے کے بہانے ہوتے ہیں۔ صبح اٹھ کر دو چھینکیں آجائیں تو کہہ دیتے ہیں کہ آج طبیعت خراب ہے نماز گھر میں پڑھ لو۔ سستیاں تو کوشش کرنے سے دور ہوتی ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وہ دعائیں ہی ہیں جو دنیا میں انقلاب کا اس زمانے میں ذریعہ بنیں گی۔ ہماری تبلیغ بغیر دعاؤں کے بے نتیجہ ہے۔ ہماری علمی کاوشیں بغیر دعاؤں کے بے نتیجہ ہیں۔ پس اگر دنیا کو حقیقی اسلام سکھانا ہے تو سب سے پہلے ہمیں خدا تعالیٰ سے اس معیار کا تعلق جوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے جو آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے آپ ﷺ کے اُسوے کی پیروی میں چلتے ہوئے قائم کیے تھے اور جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح کھینچا ہے فرماتے ہیں کہ

"موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے يَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ۔" (محمد:13) یعنی وہ اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھا رہے ہیں۔ "یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت ﷺ کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی۔ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا۔ (الفرقان:65) یعنی وہ اپنے ربّ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد 9 صفحہ 145)

پس یہ وہ حالت ہے جو ہمیں بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے نہ یہ کہ فجر کی نماز کے وقت بھی اٹھنے میں سستی دکھائیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی آخری وصیت اور آخری پیغام جبکہ آپ ﷺ جان کنی کی حالت میں تھے اور سانس اُکھڑ رہا تھا یہ تھا کہ نماز اور غلام کے حقوق کا خیال رکھنا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الوصایا باب ھل اوصی رسول اللہ حدیث 2698)

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے اور مخلوق کا حق ادا کرنے کی آپ ﷺ کی کیفیت اور یہ وہ آخری نصیحت ہے جس کو ایک مومن کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے اور یہی ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا مقصد ہے جسے ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے نہ کہ سستیوں اور دنیاوی مصروفیات میں ڈوب کر اپنی زندگی کے مقصد کو ہی بھول جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کی حالت ہے تو اس بارے میں بھی آپ ﷺ کے نمونے اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (النساء:82) یعنی اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔ تو پھر آپ ﷺ کی زندگی میں ہر موقعے پر یہ نمونے ہمیں نظر آتے ہیں بلکہ مرض الموت کے وقت بھی آپ ﷺ کو اس چیز کی فکر تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسی حالت میں مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں جس میں ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ پر توکّل نہ کرنے کا شبہ پیدا ہو سکتا ہو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس آپ ﷺ نے سات یا آٹھ دینار

اصل توکّل اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو اور کام کے لیے عبادتیں قربان نہ ہوں

رکھوائے۔ آخری بیماری میں فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا! وہ سونا جو تمہارے پاس تھا کیا ہوا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مَیں نے عرض کیا کہ وہ میرے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ وہ صدقہ کر دو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی کام میں مصروف ہوگئیں۔ پھر آپ ﷺ کو جب دوبارہ ہوش آئی تو پوچھا کہ وہ صدقہ کر دیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ ابھی نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو بھیجا کہ جاؤ ابھی جاؤ اور میرے پاس لے کے آؤ۔ آپ ﷺ نے وہ دینار منگوا کر اپنے ہاتھ پر رکھ کر گنے اور پھر فرمایا محمد (ﷺ) کا اپنے ربّ پر کیا توکل ہوا اگر خدا سے ملاقات اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ دینار اس کے پاس ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے وہ دینار صدقہ کر دیے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 183 ذکر الدنانیر التی قسمھا رسول اللہ فی مرضہ الذی مات فیہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

لیکن دوسروں کو آپ ﷺ نے یہ نصیحت فرمائی کہ مَیں تو اللہ تعالیٰ کا نبی اور محبوب ہوں یہ میرے ساتھ سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تم توکّل بھی کرو لیکن اپنی اولاد کو فقر اور ابتلا سے بچانے کے لیے ان کے لیے اگر تمہارے پاس کوئی جائیداد ہے یا کوئی رقم ہے تو چھوڑ کر جاؤ۔ 1/3 حصہ سے زیادہ کی وصیت کی اجازت نہیں دی۔ (صحیح البخاری کتاب الوصایا باب ان یترک ورثتہ اغنیاء خیر من ان یتکففوا الناس حدیث 2742)

اور اللہ تعالیٰ نے اس لیے قرآن کریم میں وراثت کا طریق بھی تفصیل سے بتا دیا لیکن ساتھ ہی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ابنِ آدم کے دل کی ہر وادی میں ایک گھاٹی ہوتی ہے، ہر انسان کے دل میں ایک گھاٹی ہے، ایک وادی ہے اور جس کا دل ان سب گھاٹیوں کے پیچھے لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا کہ کون سی وادی اس کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہے تو اللہ اسے ان سب گھاٹیوں سے بچا لیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب التوکل والیقین حدیث 4166)

پس اسلام دنیا کے کاموں کی بھی اجازت دیتا ہے لیکن رات دن صرف جائیدادیں بنانے اور دنیا کے کاموں میں مبتلا رہنے سے منع کرتا ہے اور بنیادی چیز جس کی طرف توجہ دلاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس پر توکّل ہے اور جب یہ ہو تو دنیاوی مشکلات سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے امت کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اگر تم اللہ پر توکّل کرو جس طرح کہ اس پر توکّل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ضرور اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندے کو دیتا ہے۔ جو صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لَوٹتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب التوکل والیقین حدیث 4164)

پس یہ بات ہمیں اس طرف ہمیشہ توجہ دلانے والی ہونی چاہیے کہ رزق خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتا ہے اور اس کے حصول کے لیے ہمیں اپنی عبادتوں کو قربان نہیں کرنا چاہیے۔ کام ضرور ہوں لیکن اصل توکّل اللہ

تعالیٰ کی ذات پر ہو اور کام کے لیے عبادتیں قربان نہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے توکّل کے بارے میں ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ ''واقعات حضرت خاتم الانبیاء ﷺ پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت

آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! تُو مجھے اپنا شکر بجالانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنادے

واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرت علیہ السلام اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لیے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکّل کرنے والے تھے۔ کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی۔ اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا۔ بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجالائے۔ اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعاتِ خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکّل کر کے کُھلا کھلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 112-111)

پھر اعلیٰ اخلاق کا ایک وصف شکر گزاری ہے۔ اس وصف کے اعلیٰ معیار کا ہمارے آقا و مطاع کا نمونہ اور اسوہ کیا تھا۔ آپ ﷺ کو ہر وقت اس بات کی تلاش رہتی تھی کہ کس طرح شکر گزار بنیں۔ خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ بنیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے اس مقصد کے لیے آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! تُو مجھے اپنا شکر بجالانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنادے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا سلم حدیث 1510)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اے اللہ! مجھے ایسا بنادے کہ میں تیرا سب سے زیادہ شکر کرنے والا ہوں اور تیری نصیحت کی پیروی کرنے والا ہوں اور تیری وصیت کو یاد کرنے والا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 216 حدیث 8087 مسند ابی ھریرہ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

کیا ہی عاجزی کا مقام ہے! دنیا کا سب سے زیادہ شکر گزار یہ دعا کر رہا ہے کہ میں سب سے زیادہ شکر گزار بنوں۔

ایک دفعہ آپ ﷺ ایک روٹی کے ٹکڑے پر کھجور رکھ کر کھا رہے تھے اور فرماتے تھے یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے اور اس پر شکر گزاری فرما رہے تھے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الاطعمۃ باب فی التمر حدیث 3830)

اکثر یہ ہوتا کہ سرکے سے یا پانی سے ہی روٹی تناول فرماتے اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہوتے۔

(صحیح الاثر و جمیل العبر من سیرۃ خیر البشر ﷺ جلد 1 صفحہ 254، مکتبۃ روائع المملکۃ، جدہ 2010ء از الشاملہ)

آج کل ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو اعلیٰ کھانا بھی میسر آتا ہے اور پھر بھی ہزار نخرے ہوتے ہیں۔ گھروں میں بعض ناچاقیاں اسی وجہ سے پیدا ہو رہی ہوتی ہیں کہ بیوی نے اچھا کھانا نہیں پکایا۔

پھر فتح مکّہ پر آپ ﷺ کی عاجزی اور شکر گزاری کی مثال ایک انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ روایت میں آتا ہے جب آپ ﷺ ذی الطویٰ مقام پر پہنچے تو سرخ یمنی کپڑے کا عمامہ باندھے ہوئے اپنی سواری پر ٹھہر گئے اور یہ خیال کر کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح دے کر کس قدر عزت افزائی کی ہے حضور ﷺ نے عاجزی اور شکر گزاری سے اپنا سر اس قدر جھکایا کہ یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک سواری کے کجاوے سے چھو جائے گی۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 546 ذکر الاسباب الموجبۃ المسیر الی مکۃ و ذکر فتح مکۃ...... مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

پھر آپ ﷺ کی احسان مندی اور شکر گزاری کی ایک اعلیٰ مثال یوں ملتی ہے کہ جب مکے کے مسلمانوں پر کفّار کی طرف سے ظلم کیے گئے اور مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور شاہ حبشہ نے انہیں پناہ دی آنحضرت ﷺ نے نجاشی بادشاہ کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا۔ چنانچہ جب نجاشی کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک دفعہ حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ ان کے استقبال کے لیے خود کھڑے ہوئے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کے استقبال کے لیے ہم کافی ہیں کہ ان کی مہمان نوازی بھی ہم کریں گے استقبال بھی کر لیں گے آپ ﷺ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ بڑے اخلاق کے ساتھ پیش آئے تھے اور عزت سے انہیں اپنے پاس رکھا تھا اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 72 باب ذکر مغازیہ غزوۃ خیبر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

پس یہ ان لوگوں کے لیے بھی سبق ہے جو یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں کہ ان حکومتوں نے جنہوں نے ہمیں یہاں پناہ دے کر ہمارے لیے سہولتیں مہیا کی ہیں ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان ملکوں کی بہتری کے لیے اپنی صلاحیتیں استعمال کریں اور انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم نہ صرف علمی طور پر بلکہ عملی طور پر بھی دکھا کر بتائیں کہ کیا حقیقی اسلام ہے اور یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی طرح نقصان نہیں ہم نے پہنچانا یا ان سے غلط طریق سے مالی

ہرقل کے دربار میں ابوسفیان کو یہ اقرار کرنا پڑا کہ آج تک اس شخص نے ہمارے ساتھ بدعہدی نہیں کی

منفعت حاصل نہیں کرنی، کوئی سہولت حاصل نہیں کرنی۔ آنحضرت ﷺ کے ذریعے جو ہمیں دین ملا اور جس طرح ہمیں ہر خلق کی گہرائی اور اس کے اعلیٰ معیار کا علم ہوا اس پر

شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہیے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم ﷺ کے ذریعے بدوں مشقت و محنت کے دکھائی ہے۔ بغیر کسی مشقت اور محنت کے ہمیں وہ سیدھا راستہ دکھا دیا وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانہ میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اِس فضل اور نعمت کا شکر کرو۔ اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمالِ صالحہ کو بجالاؤ جو عقائدِ صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔"

(ملفوظات جلد1 صفحہ 150-149)

پس یہ ہے ایک احمدی کے حقیقی شکر گزار ہونے کا طریق۔

پھر ایک خلق امانت کی ادائیگی ہے اور عہد کی پابندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ

(المومنون:9)

اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہیں کہ کس طرح ہم انہیں پورا کر رہے ہیں۔ اس کے اعلیٰ ترین معیار آنحضرت ﷺ نے کس طرح قائم فرما کر ہمارے سامنے اپنا اسوہ پیش فرمایا۔ روایت میں آتا ہے کہ جب اسلامی فوجوں نے خیبر کو گھیرا تو اس وقت وہاں کے ایک یہودی سردار کا ملازم جو جانور چرانے والا تھا جانوروں سمیت اسلامی لشکر کے علاقے میں آ گیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو اب مسلمان ہو گیا ہوں میں واپس بالکل جانا نہیں چاہتا۔ واپس جاؤں گا تو میرے پہ ظلم بھی ہو گا۔ یہ بکریاں میرے پاس ہیں ان کا اب میں کیا کروں۔ یہ یہودی کا ریوڑ ہے، ان کا مالک یہودی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان بکریوں کا منہ قلعے کی طرف پھیر کر ہانک دو وہ خود اس کے مالک کے پاس پہنچ جائیں گی۔ چنانچہ اسی طرح ہوا اور قلعے والوں نے وہ بکریاں لے لیں۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ 517 ذکر المسیر الیٰ خیبر مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

یہ ہے وہ اعلیٰ ترین مثال امانت اور دیانت کی کہ جنگ کی صورت ہے، دشمن کا مال ہاتھ آیا ہے لیکن مسلمان ہونے والے کو پہلا سبق آپ ﷺ نے یہ دیا کہ ایک مسلمان کا امانت اور دیانت کا معیار بہت بلند ہونا چاہیے۔ اس مال پر نہ تمہارا کوئی حق ہے نہ ہمارا۔ اسے اس کے مالکوں کو لوٹا دو۔ آج کل کے اس ترقی یافتہ معاشرے میں جنگ کی صورت میں کہیں بھی دنیا میں آپ کو یہ معیار نظر نہیں آئیں گے۔ جو اسلام پر اور اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں وہی سب سے زیادہ اس خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

پھر عہد کی پابندی کا حال ہے کہ دشمن بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ آپ ﷺ عہد کے پابند ہیں۔ ہرقل کے دربار میں ابوسفیان کو یہ اقرار کرنا پڑا کہ آج تک اس شخص نے ہمارے ساتھ بدعہدی نہیں کی۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کتب النبی ﷺ الیٰ ھرقل ملک الشام...... حدیث (1773)

اگر علیحدگیاں بھی ہو جاتی ہیں تو تب بھی کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ ایک دوسرے کا راز باہر نکالے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے

پھر صلح حدیبیہ میں جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا آتا ہے جو مسلمان ہونے کی وجہ سے زنجیروں میں جکڑا گیا ہے اور پناہ طلب کرتا ہے لیکن اس کا باپ جو مسلمان نہیں ہے وہاں موجود ہے۔ وہ آپ ﷺ سے کہتا ہے کہ اب ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے کہ ہمارا کوئی آدمی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں جائے گا۔ اس لیے آپ ﷺ اسے ساتھ نہیں لے جا سکتے چاہے وہ آپ ﷺ کی پناہ میں آنے کے لیے بھیک مانگ رہا ہے۔ وہ شخص بہتیرا شور مچاتا ہے کہ کیا میں کافروں میں واپس کر دیا جاؤں گا تا کہ وہ مجھے تکلیفیں پہنچائیں تو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ہاں اب معاہدہ ہو گیا ہے حالانکہ اس وقت معاہدہ ابھی لکھا جا رہا تھا، کچھ شرائط لکھی گئی تھیں لیکن دستخط ہونے سے پہلے ہی آپ ﷺ نے فرمایا کیونکہ لکھا گیا ہے اس لیے بڑے مقصد کی خاطر اور اس معاہدے کی خاطر تمہیں قربان ہونا پڑے گا۔ اس لیے تم واپس جاؤ۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ تم چند روز صبر کرو میں تمہیں خوش خبری دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہارے لیے کشادگی پیدا کر دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس معاہدے کی وجہ سے آج میں مجبور ہوں کیونکہ ہم بدعہدی نہیں کرتے۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ 504 امر الھدنۃ امر ابی جندل ابن سھیل بن عمرو مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

تو یہ معیار تھے آپ ﷺ کے معاہدوں کی پابندی کے۔ آج کل کی دنیا دار حکومتیں تو اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ آج ایک معاہدہ ہوتا ہے اور کل وہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن ساتھ ہی ہمیں بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہمارے اپنے معاہدوں کی پابندی کے معیار کیا ہیں۔ اپنی روزمرہ زندگی میں ہمیں اپنی مثالیں دیکھنی چاہئیں۔ اپنی گھریلو زندگی میں بھی اس کی مثال دیکھیں کہ کیا عہدوں کی پابندی ہم کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو گھریلو زندگی میں بھی عہد کی پابندی کے متعلق فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہو گی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے تعلق قائم کرے پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز بھی دنیا کو بیان کرتا پھرے۔

(صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم افشاء سر المراۃ حدیث 1437)

آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ یہ گھٹیا حرکت کرتے ہیں۔ نہایت ذلیل اور کمینی حرکت کرتے ہیں اور پھر صرف زبانی ہی نہیں بتاتے لوگوں کو بلکہ وٹس ایپ پر اور دوسرے میڈیا پر جو آج کل میسجز کے ذریعہ سے، ٹویٹر کے ذریعہ سے اس بات کو پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ یہ یقیناً سب سے بڑے خائن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور اگر علیحدگیاں بھی ہو جاتی ہیں تو تب بھی کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ ایک دوسرے کا راز باہر نکالے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں ضرور پوچھے گا۔

پس ایسے لوگوں کو اپنی فکر کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ عہد کی پابندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد

متکبر خدا تعالیٰ کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو

باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کیے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔''
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 20-19)

پس اگر خدا تعالیٰ سے خالص تعلق جڑے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بھی پابندی ہوگی اور گھریلو عہدوں سے لے کر باہر کے معاشرے کے عہدوں تک یہ پابندیاں ہوں گی اور دوسرے تعلقات کو نبھانے میں بھی یہ پابندیاں ہوں گی۔ کاروباری معاہدوں اور عہدوں میں بھی یہ پابندیاں ہوں گی۔ ہر قسم کے عہدوں کی خدا تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے پابندی سے ہر قسم کے نقصان سے پھر ایسے لوگ بچنے والے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے ہم عہدوں کی پابندی کر رہے ہیں اور یہی ایک حقیقی احمدی کا طریق اور حقیقی مسلمان کا طریق ہونا چاہیے۔

پھر عاجزی ایک بہت بڑا خلق ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان:64)

اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں ایک طرف ہو جاتے ہیں، فضول باتیں نہیں کرتے۔ اس بارے میں آنحضرت ﷺ کا اپنا اسوہ کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری بہت زیادہ تعریف نہ کرو جس طرح عیسائی ابن مریمؑ کی کرتے ہیں۔ میں صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ پس تم مجھے صرف اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم...... حدیث 3445)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ''ہمارے نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضورؐ کے شامل حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی اور بار بار اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (الکہف:111) ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ کلمہ توحید میں اپنی عبودیت کے اقرار کو ایک جزوِ لازم قرار دیا جس کے بدوں مسلمان مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ سوچو! اور پھر سوچو!! پس جس حال میں ہادیٔ اکمل کی طرز زندگی ہم کو یہ سبق دے رہی ہے کہ اعلیٰ ترین مقام قرب پر بھی پہنچ کر عبودیت کے اعتراف کو ہاتھ سے نہیں دیا تو اور کسی کا تو ایسا خیال کرنا اور ایسی باتوں کا دل میں لانا ہی فضول اور عبث ہے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 118-117)

آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور میں بھی ایک بشر ہوں اور ہو سکتا ہے تم میں سے ایک اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو اور میں جو سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں جو زیادہ باتیں کرنے والا ہے، زیادہ دلیلیں پیش کرنے والا ہے۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دوں، ان دلیلوں کی وجہ سے دے دوں اور اس کا حق نہ ہو، حق اس کے بھائی کا بنتا ہو اور میں اس کے بھائی کے حق میں سے اسے کچھ دے دوں تو وہ اس کو نہ لے۔ ایمانداری کا تقاضا یہی ہے کہ باوجود فیصلے کے نہ لے کیونکہ ایسی صورت میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں گا۔ (صحیح البخاری کتاب الشہادات باب من اقام البینۃ بعد الیمین حدیث 2680)

اپنے حق میں فیصلہ تو کرا لو گے لیکن وہ آگ کا ٹکڑا ہو گا بہتر یہی ہے کہ اس آگ کے ٹکڑے سے بچو، جہنم کی آگ سے بچو اور صاف صاف کہہ دو کہ نہیں میرا حق نہیں۔ حق کسی کا بنتا ہے۔

پس جو لوگ غلط فیصلے کروانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے لیے بڑا خوف کا مقام ہے۔ گھریلو زندگی میں بھی آپ ﷺ کی عاجزی اور گھر والوں کی مدد کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھریلو کام میں مدد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کپڑے خود دھو لیتے تھے، گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے۔ خود اونٹ کو باندھتے تھے، پانی لانے والے جانوروں کو خود چارہ ڈالتے تھے، بکری خود دوہتے تھے، اپنے ذاتی کام بھی خود کر لیتے تھے۔ خادم سے کوئی کام لیتے تو اس میں اس کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے حتیٰ کہ اس کے ساتھ مل کر آٹا بھی گوندھ لیتے تھے۔ بازار سے اپنا سامان خود اٹھا کر لاتے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صفحہ 176 حدیث 271، 272، 273 باب الثانی فصل فی تواضعہ ﷺ مطبوعہ جائزۃ دبی الدولیۃ للقرآن الکریم 2013ء) (وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ جلد 1 صفحہ 241۔ دار المنہاج جدہ 1425ھ۔ از الشاملہ)

آج کل گھروں میں بعض مرد بڑا تکبر دکھاتے ہیں۔ کپڑے وقت پر نہ دھلیں تو گھر میں فساد کھڑا ہو جاتا ہے حالانکہ اب تو ہاتھ سے نہیں دھونے، واشنگ مشین گھر میں

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے

موجود ہے، خود بھی وہ واشنگ مشین میں کپڑے ڈال سکتے ہیں لیکن پھر بھی اتنی بھی تکلیف نہیں کرنی۔ جھاڑو تو پھیرنا اب رہا نہیں ہر جگہ hoover ہیں، آرام سے hoover پھیرا جا سکتا ہے لیکن وہاں بھی نخرے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے

گھروں میں فساد ہو رہا ہوتا ہے۔ پس احمدی ہو کر ہمیں اپنے نمونے دکھانے چاہئیں۔

پھر آنحضرت ﷺ کی باہر کی زندگی دیکھیں تو اس میں بھی آپ ﷺ کے اعلیٰ نمونے ایک مثال ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ ”متکبر خدا تعالیٰ کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو۔ خدا تعالیٰ کے تمام وعدے بھی خواہ تمہارے ساتھ ہوں مگر تم جب بھی فروتنی کرو۔ کیونکہ فروتنی کرنے والا ہی خدا تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیائے سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی مگر

آپ ﷺ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں آپ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے حضور پکڑ کر لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دیکھا تو وہ بہت کانپتا تھا اور خوف کھاتا تھا مگر جب وہ قریب آیا تو آپ نے نہایت نرمی اور لطف سے دریافت فرمایا کہ تم ایسے ڈرتے کیوں ہو؟ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں اور ایک بڑھیا کا فرزند ہوں۔“(ملفوظات جلد 10 صفحہ 258)

پھر ایک موقع پر آنحضرت ﷺ کی عاجزی اور انکساری کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خالی شیخیوں سے اور بے جا تکبّر اور بڑائی سے پرہیز کرنا چاہیے اور انکساری اور تواضع اختیار کرنی چاہیے۔ دیکھو آنحضرت ﷺ جو کہ حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے ان کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آ کر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپ ﷺ کے پاس عمائدِ مکہ اور رؤسائے شہر جمع تھے اور آپ ﷺ ان سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اُٹھ کر چلا گیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق سورت نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرت ﷺ اس کے گھر میں گئے اور اسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا۔“

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمت الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں

آنانکہ عارف تر اند ترساں تر“

کہ وہ لوگ جو زیادہ جانتے ہیں زیادہ ڈرتے ہیں“ کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاوے تو دم بھر میں سب کارخانہ ختم ہے۔ پس چاہیے کہ ان باتوں پر غور کرو اور ان کو یاد رکھو اور عمل کرو۔“(ملفوظات جلد 10 صفحہ 344-343)

آنحضرت ﷺ نے تو ہمیں جو نصیحت فرمائی وہ یقیناً ہمیشہ ہمارے لیے عمل کے لیے ہے اور جو نصیحتیں ہیں آپ ﷺ کی وہ یقیناً ہمیں فکر میں ڈالنے والی ہونی چاہئیں۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ فرمایا۔ تم میں سے کوئی بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ ﷺ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پاؤں گا لیکن اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں لے لے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا پس تم سیدھے رہو اور شریعت کے قریب رہو اور صبح اور شام اور رات کے اوقات میں عبادت کرو اور میانہ روی اختیار کرو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ عبادت کرو اور درمیان کا رستہ اختیار کرو۔

> **اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو**

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 753 حدیث 10688 مسند ابوہریرہ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

میانہ روی ہر معاملے میں ضروری ہے۔ دنیاداری میں نہ پڑ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے دنیاداری کا جائز اختیار دیا ہے لیکن میانہ روی ہونی چاہیے۔ خدا نہ بھول جائے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق ادا کرنے ہیں وہاں اس کی طرف توجہ کرو۔ جو کاروبار ہے اس کی طرف توجہ کرو اور اس کے جو حق ہیں وہ ادا کرنے کی کوشش کرو لیکن دنیاداری خدا تعالیٰ کے حق کے مقابلے پہ نہیں ہونی چاہیے۔ دین دنیا پر ہمیشہ مقدم ہونا چاہیے۔ جب یہ ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم تمہیں مل جائے گا، فضل مل جائے گا۔ پس جہاں اس بات سے آپ ﷺ کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف کا بھی اظہار ہو رہا ہے اور فرمایا کہ جب میرا یہ حال ہے تو تم

لوگوں کو کس قدر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کا رحم مانگنے کی فکر کرنی چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بناتا ہے اور ہمیں یہ نہیں پتہ کہ کس ذریعہ سے قبول کیے جائیں گے اس لیے اس رحم اور فضل کو حاصل کرنے کے لیے اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیے۔

ظاہری حالت بھی اور انسان کے چہرے کے تاثرات بھی اس کے اخلاق کی عکاسی کرتے ہیں اس بارے میں صحابہ آپ ﷺ کے بارے میں کس طرح بیان کرتے ہیں۔ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی حدیث 3549)

لوگ خوش شکل ہوں تو تکبّر پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! جس طرح تو نے مجھے خوش شکل بنایا ہے اسی طرح خوب سیرت بھی بنا دے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 288 حدیث 25736 مسند عائشہ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ زندگی کے چند پہلو ہیں جو میں نے ابھی بیان کیے ہیں جن سے آپ ﷺ کی سیرت کی خوبصورتی روشن ہو کر نظر آتی ہے لیکن عاجزی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ میری سیرت میرے اخلاق میرے عبادت کے معیار ہمیشہ ایسے ہوں جو تجھے اور تیری مخلوق کو پسند ہوں۔

پھر ایک اور صحابی گواہی دیتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ کسی کا چہرہ متبسم نہیں دیکھا اور مسکرانے والا نہیں دیکھا۔ (سنن الترمذی ابواب المناقب باب ما رایت احدا اکثر تبسما حدیث 3641)

اُم معبد آنحضرت ﷺ کی شخصیت کے بارے میں یوں بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ دور سے دیکھنے میں لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور قریب سے دیکھنے میں انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے۔ (مستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد 3 صفحہ 11-10 کتاب الھجرۃ حدیث 4274 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ فراخ سینہ تھے اور گفتگو میں لوگوں میں سب سے زیادہ سچے تھے اور ان میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور معاشرت وحسن معاملگی میں سب سے زیادہ معزز تھے اور محترم تھے۔ (سنن الترمذی ابواب المناقب باب وصف آخر من علی حدیث 3638)

آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی بے شمار مثالیں اور اخلاق کی بے شمار مثالیں ہیں۔ آپ ﷺ کے اخلاق کے کسی پہلو کو بھی لے لو وہ آپ ﷺ میں کامل اور مکمل نظر آتا ہے اور یہی اسوہ ہے جسے اپنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ پس اگر ہم نے دنیا کو اسلام اور آنحضرت ﷺ کا حقیقی چہرہ دکھلانا ہے تو آپ ﷺ کے اُسوے کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے عمل اور قول سے وہ چہرہ دکھانا ہو گا تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا بھی حق ادا کر سکیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے دین کی اشاعت کے لیے اس زمانے میں بھیجا ہے۔

> اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحیٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”ہاں جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔ (القلم:5) تو خُلق عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کے انتہائی کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لیے طول وعرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ وشمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامّہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 606 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ”وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا ...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحیٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اُسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس کامل نبی کی امت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس خوبصورت اور روشن چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کر کے دنیا کے اندھیروں کو دور کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اب دعا کر لیں۔☆ دعا☆

مرتبہ: ریحان رشید

تحریک جدید
ایک تعارف

اللہ تعالیٰ کے اذن سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احیائے دین کا بیڑا اُٹھایا تو ہر طرف سے آپ کے خلاف آوازیں بلند ہونا شروع ہوگئیں۔ لیکن اُس کی تائید و نصرت کی بدولت یہ مخالفت آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکی۔ آپ کے وصال کے بعد اشاعت اسلام کا مشن آپ کے خلفاء کی قیادت میں ترقیات کی منازل طے کرنے لگا۔ تب بھی مخالفینِ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگے اِس پودے کو اُکھاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ لیکن انہیں ہمیشہ ناکامی و نامرادی کا ہی منہ دیکھنا پڑا، جس کا منظر ساری دنیا میں دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور میں مخالفین نے احمدیت کو ختم کرنے کے لئے کئی منصوبے بنائے اور عوام الناس کو اُکسا کر جلسے جلوس کئے گئے یہاں تک کہ حکومت بھی اس میں شامل ہو گئی اور مخالفین کی یہ تحریک 1934ء میں اپنے عروج پر اُس وقت پہنچی جب تمام مذہبی اور سیاسی طاقتوں نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ کھول دیا اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے بلند بانگ دعوے کر ڈالے۔ اِن ہوش رُبا حالات میں گھبرانے یا پریشان ہونے کی بجائے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اذن الٰہی سے ”تحریک جدید“ کا عظیم الشان منصوبہ پیش کیا جس نے جماعت کو ترقیات کے لامتناہی سفر کی طرف گامزن کر دیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہوسکتا اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔

(انوار العلوم۔ جلد 14 صفحہ 116)

اغراض و مقاصد

بانیٔ تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس سکیم کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”پس تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں۔ اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھیں۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کو امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں الٰہی ہیں جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جاسکتا بعض تو موجودہ صورت میں ہی ہر وقت قابل عمل رہیں گی اور انہیں کسی صورت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکے گا۔ لیکن بعض میں حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہوسکتی ہیں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 18 نومبر 1938ء)

پھر فرمایا: ”تیسرا اصل اس تحریک میں مَیں نے یہ مدّنظر رکھا ہے کہ جہاں تک ہو سکے مغربیت کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ مغربی اثر اس وقت دنیا پر غالب آیا ہوا ہے اور میری رائے میں اسلام کو اتنا نقصان عیسائیت سے نہیں پہنچا جتنا مغربیت سے پہنچ رہا ہے۔“

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 122۔ تحریک جدید کے مقاصد اور ان کی اہمیت)

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”تحریک جدید کو جاری کرنے کی غرض بھی یہی ہے کہ

تم میں زندگی پیدا ہو۔ مرنے والے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں دیں اور جو باقی رہیں وہ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ کا مصداق بنتے چلے جائیں۔ جس دن ہم اس قسم کے زندہ لوگ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے وہی دن ہماری زندگی کا دن ہوگا ورنہ اگر مرنے والا مر گیا اور اس نے انفرادی طور پر جان دے دی تو اس سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔'' (انوار العلوم۔ جلد 14 صفحہ 280)

اسی طرح حضور رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی اغراض ان الفاظ میں بھی بیان فرمائیں:

''اس کے مقابلہ میں دوسرا پہلو تبلیغ و اشاعت کا ہے۔ اور اس کے لئے وقفِ زندگی، وقفِ رخصت اور دوسرے ممالک میں احمدیوں کے پھیل جانے اور چندہ جمع کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ چندے کی تحریک گو جماعت کی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بھی ضروری ہے مگر اس کو زیادہ تر تبلیغ کے لئے جاری کیا گیا ہے..... تیسری چیز جو ان دو مقاصد کے علاوہ ہے اور جو تبلیغ و اشاعت اور تعلیم و تربیت کے لئے ممد ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ یہ سب کام خدا تعالیٰ کے لئے ہیں اس لئے دعائیں کی جائیں کہ وہ ہمیں کامیابی عطا فرمائے اور چونکہ بعض دفعہ انسان اپنے جوش میں اور فتح کے نشہ میں اس امر کو بھول جاتا ہے کہ تمام کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوئی ہے اور اسکے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے کہ یہ فتح شاید میری جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اس لئے روزوں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے تا ہماری جماعت کے دوست سمجھیں کہ جو کچھ ہوا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے اور جو کچھ آئندہ ہوگا وہ بھی اسی کے فضل سے ہوگا.......یہ تحریک جدید کا مکمل ڈھانچہ ہے۔ جس کا ایک پہلو تعلیم و تربیت ہے، دوسرا پہلو تبلیغ و اشاعت اور تیسرا پہلو دعا اور روزے ہیں۔ تا جتنا بھی کام ہو اس یقین اور وثوق کے ساتھ ہو کہ یہ خدا کے فضل سے ہوا ہے اور ہم آئندہ کی کامیابیوں کے لئے بھی اسی کی طرف توجہ رکھیں اور اس سے دعا کرتے رہیں کہ ہماری مدد فرماوے، آمین۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 نومبر 1938ء)

شمولیت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 1934ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا تھا وقت نے اسے کس شان کے ساتھ پورا کر کے دکھایا، اس کا نقشہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یوں کھینچا ہے، فرماتے ہیں:

''تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اسے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے...... جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ، دو دو روپے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہ پہنچ سکتا تھا۔ جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آرہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔

(خطبات طاہر جلد 4 ص 864)

تحریک جدید کے مطالبات

ابتداء میں اس تحریک کے لئے صرف تین مطالبات جماعت کے سامنے حضور رضی اللہ عنہ نے رکھے:

1۔ جماعت اپنے آپ کو تبدیل کر کے تقویٰ کی راہوں پر چلے۔ راہ خدا میں قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

2۔ سادہ زندگی اپنا کر غیر ضروری اخراجات کم کرے اور دعوت الی اللہ کے لئے رقم فراہم کرے۔

3۔ جماعت دعوت اِلی اللہ پر کمر کس لے۔ دعوت اِلی اللہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر کے بیرون ممالک پیغام حق پہنچائیں۔

پھر حضور نے ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے 27 مطالبات تحریک جدید کے عنوان سے ایک علیحدہ پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ ان کی تفصیل اسی رسالہ میں صفحہ 18 پر دیکھی جاسکتی ہے۔

انتظامی ڈھانچہ

اس عظیم الشان اور عالمی حیثیت کی تحریک کا آغاز کسی مستقل عمارت اور انتظامی ڈھانچے سے نہ ہوا تھا بلکہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری قادیان کا ہی ایک کمرہ اس کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اس دفتر کے سب سے پہلے واقف زندگی کارکن مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب تھے جن کے سپرد نومبر 1934ء میں حضور نے تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر لبیک کہنے اور زندگی وقف کرنے والوں کی فہرست تیار کرنے کا کام سپرد فرمایا تھا۔ فنانشل سیکرٹری حضرت چوہدری برکت علی صاحب 24/ نومبر 1934ء کو مقرر ہوئے۔ یہی عہدہ بعد میں وکیل المال کے نام سے موسوم ہوا۔ مستقل دفتر کے قیام پر جنوری 1935ء میں اس کے پہلے انچارج مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب مقرر ہوئے۔ آپ نے یہاں 1946ء تک خدمت کی توفیق پائی۔

18/ اکتوبر 1946ء کو تحریک جدید کی باقاعدہ رجسٹریشن ''تحریک جدید انجمن احمدیہ'' کے نام سے ہوئی۔ اس کا ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز مقرر کیا گیا جس کے ابتدائی طور پر سات ممبر تھے جن میں کچھ وقفہ سے پہلے تین اور پھر چھ خصوصی ممبران کا اضافہ ہوا۔ فروری 1945ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بیرون ہند کے جملہ مشن تحریک جدید کے سپرد فرمادیئے۔ 17/ مئی 1947ء کو مجلس تحریک جدید کا قیام عمل میں آیا جس کے پہلے صدر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب اور سیکرٹری مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب تھے۔ پاکستان ہجرت کے بعد 1950ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم مبارک سے تحریک جدید کے مختلف شعبوں کے لئے ایک مفصل دستور العمل تحریر فرمایا جس کے مطابق اس کا دائرہ عمل ہندوستان اور پاکستان کے سوا تمام دنیا کی جماعتوں تک قرار پایا۔ اس کے ہر شعبہ کو وکالت کا نام دیا گیا اور حسب ذیل وکالتیں قائم کی گئیں:

وکالت مال اوّل، وکالت مال ثانی، وکالت جائیداد،

وکالت دیوان، وکالت تعلیم، وکالت صنعت، وکالت قانون، وکالت تبشیر، وکالت اشاعت۔

ہر وکالت کے انچارج کا عہدہ ”وکیل“ کہلایا۔ ابتداء میں تحریک جدید کے سرپرست اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس تھے بعد میں اس مقصد کے لئے وکالت علیا بنائی گئی جس کے انچارج وکیل اعلیٰ تمام شعبہ جات کے انتظامی سربراہ اور نگران قرار پائے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس انتظامی ڈھانچہ میں تبدیلیاں آتی رہیں اور اس وقت یہ ڈھانچہ مجلس تحریک جدید، محاسبہ کمیٹی، انتظامی کمیٹی سمیت تیرہ وکالتوں، آڈیٹر اور دو صیغوں نیز مجلس نصرت جہاں اور شعبہ تخصص پر مشتمل ہے۔

تحریک جدید کے دفاتر

”دفاتر“ کی اصطلاح سے مراد تحریک جدید کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے والے مجاہدین کی زمانی لحاظ سے تقسیم ہے۔ تحریک جدید کا آغاز ہوا تو یہ تین سال کے لئے تھی پھر اس میں سات سال کا اضافہ کر دیا گیا اور یہ دس سالہ دور دفتر اوّل کہلایا۔ اس کے اختتام پر حضور رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کو مزید انیس سال تک بڑھا دیا اور یہ دفتر دوم کہلایا اور اس دوران تحریک جدید کے لئے مالی قربانی میں شامل ہونے والے احباب، جماعت دفتر دوم کے مجاہدین کہلائے۔ اس کے بعد سے ہر دفتر کا عرصہ 19 سال قرار پایا۔ چنانچہ دفتر سوم کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے نومبر 1965ء میں فرمایا۔ (اس کے اعلان میں دو سال کی تاخیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی علالت کے باعث ہوئی) دفتر چہارم کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے نومبر 1985ء میں فرمایا اور دفتر پنجم کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومبر 2004ء میں فرمایا۔

شیریں ثمرات

تحریک جدید کا مقصد جن شیریں ثمرات کا پیدا کرنا تھا، اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تحریک جدید کی غرض بھی یہی ہے کہ وہ لوگ جو اس کے چندہ میں حصہ لیں، خدا ان کے ہاتھ بن جائے، خدا اُن کے پاؤں بن جائے، خدا ان کی آنکھیں بن جائے اور خدا ان کی زبان بن جائے اور وہ نوافل کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ایسا اتصال پیدا کرلیں کہ ان کی مرضی خدا کی مرضی، ان کی خواہشات خدا کی خواہشات ہو جائیں۔

(خطبات محمود جلد 22 صفحہ 288)

1934ء میں اس بابرکت تحریک کے آغاز سے لے کر آج تک ہر گزرنے والا دن اس امر کی گواہی دے رہا ہے کہ حقیقتاً یہ سکیم ایک خدائی سکیم ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایسے مخلصین ومتقین اور وفاشعار خدام عطا فرمائے جن کی خدمات میں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ برکت بخشی کہ جماعت کو ہر جہت سے عظیم الشان ترقیات نصیب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے اس منصوبہ کے نتیجہ میں اس وقت دنیا کے 213 ممالک میں جماعت احمدیہ کے مراکز قائم ہو چکے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ سینکڑوں مبلغین ومبشرین ساری دنیا میں اسلام اور قرآن کا پیغام پہنچانے میں کوشاں ہیں، بیسیوں تعلیمی ادارے اور ہسپتال خدمتِ انسانیت میں مصروف ہیں، 70 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں، مبلغین تیار کرنے کے لئے قادیان اور ربوہ کے علاوہ مختلف براعظموں میں 8 جامعات احمدیہ قائم ہو چکے ہیں۔ بہت سے پرنٹنگ پریس نشر واشاعت لٹریچر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، ایم ٹی اے کے متعدد چینل کے ذریعہ 24 گھنٹے زمین کے ہر گوشہ اور کونہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز دسیوں زبانوں میں پہنچائی جارہی ہے۔ علاوہ ازیں ہیومینٹی فرسٹ جیسی خالصۃً فلاحی تنظیم بھی اسی کا ایک شیریں ثمر ہے جس سے فلاکت وہلاکت زدہ علاقوں کے مجبور لوگوں تک فیض ربانی پہنچ رہا ہے۔ اللہ کرے کہ تبلیغ واشاعت اسلام نیز خدمت انسانیت کے میدان میں جماعت کا قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید کا جھنڈا جلد ساری دنیا میں لہرانے لگے، آمین۔

(اس مضمون کی تیاری میں تاریخ احمدیت جلد ہشتم اور مکرم مبشر احمد خالد صاحب کی تصنیف جماعت احمدیہ کا تعارف سے استفادہ کیا گیا ہے)

خم خانۂ تحریک جدید

محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم نے 1939ء میں جماعت احمدیہ کے سٹیج سے اپنی پہلی نظم پڑھی۔ اُس روز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے پانچویں نئے سال کا اعلان فرمایا تھا۔

ساغر بادۂ عرفان پلا دے ساقی
میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے ساقی

فقط اک جام جو اس ہوش کے عقدے کھولے
فقط اک جام جو دیوانہ بنا دے ساقی

مجھ سے غم دیدہ پہ ہو جائے وہ چشم الطاف
جگمگا اٹھیں مرے سارے ارادے ساقی

زخمۂ نور سے یوں چھیڑ رباب ہستی
قلب بے تاب کا ہر ذرہ دعا دے ساقی

تجھ سے اقوام زمانہ کی ہے برکت منسوب
میری بگڑی ہوئی قسمت بھی بنا دے ساقی

تجھ کو مولا نے کیا عطر رضا سے ممسوح
یہ مہک گلشن عالم میں بسا دے ساقی

تو نے جاری کیا خمخانۂ تحریک جدید
اس سے بڑھ کر تجھے توفیق خدا دے ساقی

اپنے ثاقب کو جو احساس کی دولت بخشی
تجھ کو اس لطف کی اللہ جزا دے ساقی

مرسلہ۔۔۔حمید اللہ ظفر جرمنی

یومِ تحریک جدید

مسجد اقصیٰ میں ہے دلکش یہ تقریب سعید
ہاں منایا جا رہا ہے یومِ تحریکِ جدید

اِس نئی تحریک پر کچھ ہے مجھے کرنا بیاں
کیا غرض جلسہ کی ہے آنا ہوا کیسے یہاں

ان دنوں کو ذکر ہے بستی یہ جب آباد تھی
قادیاں میں قدسیوں کی لاگنت تعداد تھی

جن دنوں حضرت امیر المومنین بھی تھے یہاں
اور اس تحریک پر کرتے رہے اکثر بیاں

احمدیت کی ترقی کا ہے اِس پر انحصار
پر ہمیں قربانیاں کرنی پڑیں گی بے شمار

عمل اس تحریک پر کرنا ہمارا فرض ہے
دُور جو اس سے رہے گا اُس کے دل میں مرض ہے

وقت ہے جلدی ہو شامل پنج ہزاری فوج میں
عمر گزرے گی تیری اگلے جہاں بھی موج میں

کیا کوئی ہم میں تو اب باقی نہیں ایسا جواں
جو کہ اس تحریک سے بالکل ہی غافل ہے یہاں

خواب غفلت چھوڑ دو اُٹھو جگاتے ہیں تمہیں
بیعت جن کے ہاتھ پر کی ہے بلاتے ہیں تمہیں

اپنا چندہ پہلے سے بڑھ کر مبشّر لایئے
اب جواں ہمت بنو اورآگے بڑھتے جایئے

کلام درویش

مطالباتِ تحریک جدید

تحریک جدید کے اعلان کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل امور جماعت کے سامنے رکھے کہ ان پر عمل کرنے کے نتیجہ میں احباب جماعت تحریک جدید کے مقاصد اور ضروریات کو باحسن طریق پر پورا کر سکیں گے۔ ان امور کا عنوان مطالبات تحریک جدید رکھا گیا۔

1۔ سادہ زندگی بسر کریں۔
2۔ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔
3۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
4۔ تبلیغ ممالک بیرون میں حصہ لیں۔
5۔ سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔
6۔ تبلیغی سروے میں حصہ لیں۔
7۔ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔
8۔ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
9۔ رخصت کے ایّام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
10۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
11۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزروفنڈ قائم کریں۔
12۔ پینشنر احباب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔
13۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔
14۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارہ میں مشورہ طلب کریں۔
15۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔
16۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
17۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔
18۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں، یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
19۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔
20۔ تمدّن اسلامی کا قیام کریں۔
21۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
22۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
23۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
24۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
25۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
26۔ وقف جائیداد و آمد میں حصہ لیں۔
27۔ ”حلف الفضول“ کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف قائم کریں گے۔

(کتاب مطالبات تحریک جدید)

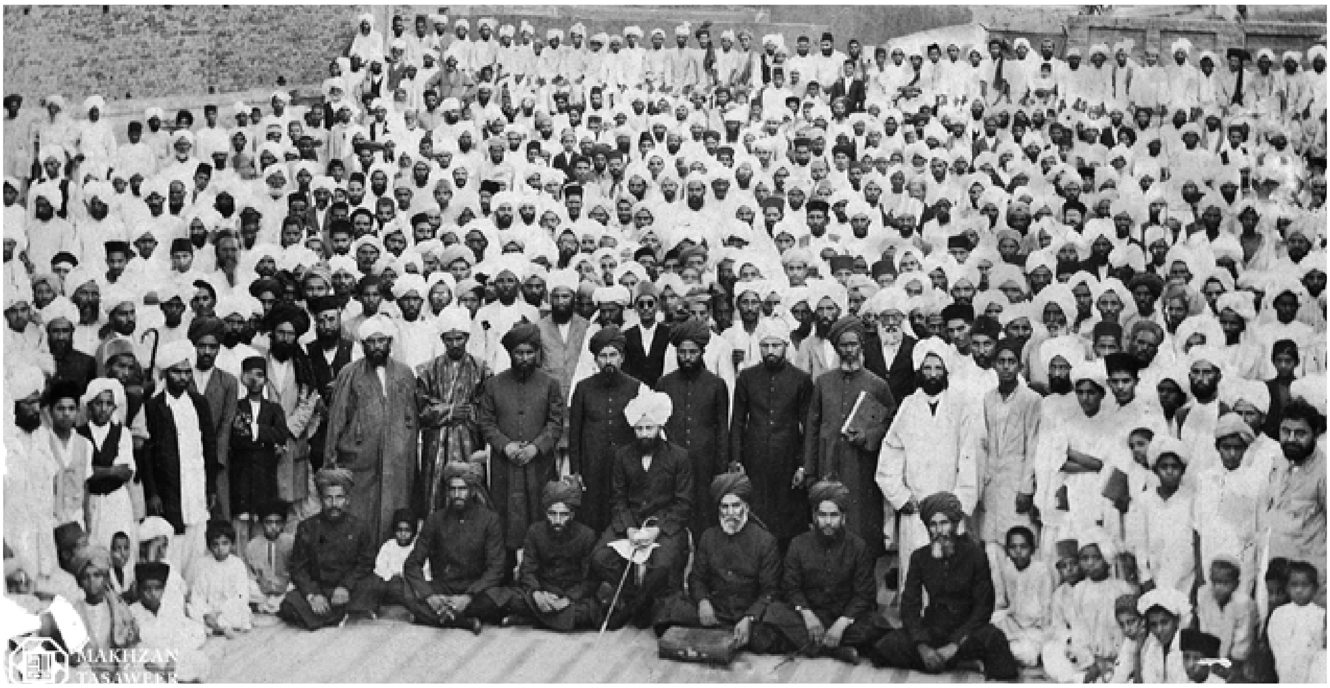

مرسلہ: سیکرٹری تحریک جدید جرمنی

تحریک جدید کے
پانچ ہزاری مجاہدین

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے جب تحریک جدید کا اِعلان فرمایا تو اس منصوبہ کے لئے ایک اندازہ کے مطابق کم از کم 27 ہزار روپے کی ضرورت تھی۔ اُس وقت جماعت میں مالی فراخی رکھنے والے احباب کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لئے اتنی بڑی رقم کا جمع ہوجانا بظاہر ناممکن تھا۔ لیکن آفرین احباب جماعت کے جذبہ قربانی پر جس نے یہ کام تین کی بجائے محض ایک سال میں ہی کر دکھایا اور مطالبہ سے بھی بہت بڑھ کر ایک لاکھ دس ہزار روپے کی خطیر رقم اپنے آقا کے حضور پیش کر دی۔ تحریک جدید کے ابتدائی دس سال (1934ء تا 1944ء) کے دوران غیر معمولی قربانی کرنے والے احباب جماعت جن کی تعداد پانچ ہزار تھی، کی فہرست حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خصوصی طور پر شائع کروائی اور انہیں پانچ ہزاری مجاہدین کے لقب سے نوازا تا آئندہ نسلیں ان کی اس عظیم الشان قربانی کو یاد رکھیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف میں بھی آپ کو 5 ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک روحانی فوج عطا کئے جانے کی پیشگوئی موجود ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چُپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اُس دوسرے کی طرف رُخ کیا۔ جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔ پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 149، حاشیہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کشف کو انہی پانچ ہزاری مجاہدین پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصّہ لیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی اور واقعات بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں......... اس واقعہ (یعنی مجاہدین کی تعداد کا پانچ ہزار تک پہنچ جانا۔ ناقل) نے نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ اس امر کو ثابت کر دیا کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد۔ روزِ ازل سے تحریک جدید کے

ساتھ وابستہ قرار دے دی گئی ہے۔ان پانچ ہزار سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں کیا انقلاب پیدا کریں گی یا آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے۔ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اخلاص سے، محبت سے، انابت سے، اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔“

(خطبات محمود جلد 24 صفحہ 297،خطبہ جمعہ فرمودہ 26/نومبر 1943ء)

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کے اولین کارکن حضرت چوہدری برکت علی خان صاحبؓ جنہیں بعد میں حضورؓ نے وکیل المال مقرر فرمایا، نے نہایت محنت سے پانچ ہزاری مجاہدین کی 486 صفحات پر مشتمل فہرست شائع کی۔ جو کتابی شکل میں بھی موجود ہے اور انٹرنیٹ پر (https://www.alislam.org/tj/search.php) بھی اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں دستیاب ہے۔اس فہرست میں برصغیر پاک وہند کے علاوہ عدن، انڈونیشیا، مشرقی ومغربی افریقہ، ماریشس، فلسطین، شام، عراق، مسقط، چین، ایران، مصر، انگلستان، سپین، جرمنی، فرانس اور امریکہ وغیرہ ممالک کے جملہ مجاہدین کی مالی قربانیوں کا ذکر موجود ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے ان مجاہدین تحریک جدید کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”مبارک وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصّہ لیتے ہیں کیونکہ اُن کا نام ادب اور اِحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزّت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور اُن کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفّل ہوگا اور آسمانی نُور اُن کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا۔“

(تحریک جدید کے پانچہزاری مجاہدین صفحہ 15)

اللہ تعالیٰ نے ان پانچ ہزاری مجاہدین کی قربانیوں کو نہ صرف یہ اعزاز عطا فرمایا کہ ان کے نام تاریخ احمدیت میں رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے بلکہ ان مجاہدین کی قربانیوں کو تاقیامت جاری رکھنے کا بھی انتظام فرمایا۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 5/نومبر 1982ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں یہ بابرکت سکیم عطا فرمائی:

”میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں۔ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک دن بھی ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ زندہ ہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں۔“

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 255 الفضل 2/دسمبر 1982ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ذاتی طور پر اس بات کی نگرانی فرمائی ہے کہ ان پانچ ہزاری مجاہدین کے ورثاء ان کے نام سے تحریک جدید کا چندہ ادا کرتے رہیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ ان مرحومین کے ورثاء کی تلاش میں دیر لگ رہی ہے تو آپ نے فرمایا تھا کہ دفتر مجھے ایک ہزار مجاہدین کی فہرست دے دے میں ان کی طرف سے 5 روپیہ ہر مجاہد کی طرف سے ادا کرتا رہوں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس بارہ میں تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

”حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جن بزرگوں کے کھاتے کوئی زندہ نہیں کرتا ان کے حساب میں کوئی چندہ نہیں دیتا، ان کے اس وقت کے مطابق جو چند روپوں میں ادائیگی ہوتی تھی، (پانچ دس روپے میں) یا ویسے بھی ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے ٹوکن کی صورت میں ہوسکتی ہے۔فرمایا تھا کہ پانچ روپے کے حساب سے ایک ہزار کی میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں۔میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اگر ان کی اولادیں ان کے نام کے ساتھ چندہ نہیں دے سکتیں۔آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس طرح لوگ آگے آئیں اور ذمہ داری اٹھائیں۔اور اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ میرے بعد میری اولاد امید کرتا ہوں اس کام کو جاری رکھے گی۔تو بہرحال آپ کو بھی دفتر نے توجہ نہیں دلائی یا ریکارڈ درست نہیں رکھا، ہوسکتا ہے کہ اپنے چندوں میں شامل کرکے آپ ان لوگوں کے لئے چندہ دیتے رہے ہوں لیکن بہرحال ریکارڈ میں یہ بات نظر نہیں آرہی کہ آپ کا وعدہ تھا۔اس لئے ان کی اس خواہش کی تکمیل میں ان کا جو اکیس سالہ دور خلافت تھا جس حساب سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا، اپنے خطبہ میں ذکر کیا تھا۔اب دفتر تحریک جدید کو میں کہتا ہوں کہ یہ حساب مجھے بھجوا دیں۔مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اس کی ادائیگی کر دے گی۔جو بھی ان کا حساب بنتا ہے، ان ایک ہزار بزرگوں کا۔بہرحال اگر اولاد نہیں بھی کرے گی تو میں ذمہ داری لیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کروں گا۔اور اسی حساب سے دفتر ایسے تمام لوگوں کے کھاتوں کے بارہ میں مجھے بتائے جن کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں ہوئے تا کہ ان کی اولادوں کو توجہ دلائی جاتی رہے۔لیکن جب تک ان کی اولادوں کی اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اسی حساب سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ کھاتے ٹوکن کے طور پر زندہ رکھنے چاہئیں، ان لوگوں کی ادائیگی میں اپنے ذمے لیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ میں ادا کروں گا۔اور جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے ادا کرتا رہوں گا اس کے بعد اللہ میری اولاد کو توفیق دے۔لیکن یہ لوگ جن کی قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں۔ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔

یاد رکھیں کہ یہ فیض، یہ فضل، جیسا کہ میں نے کہا ان لوگوں کی قربانیوں کی ہی وجہ سے ہے جو آج آپ کی اس قربانی کی وجہ سے اسی طرح بڑھ کر یہ فیض اور فضل آپ کی نسلوں میں، آپ کی اولادوں میں جاری ہو جائے گا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 4/جنوری 2005ء صفحہ 3)

ان ارشادات کی روشنی میں ہم سب کا فرض ہے کہ اس فہرست میں سے اپنے بزرگان کے نام تلاش کریں اور اگر ان کے کھاتے ابھی تک زندہ نہیں کئے جاسکے تو انہیں زندہ کریں اور اپنی نسلوں کو انہیں زندہ رکھنے کی نصیحت کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

زِبذلِ مال، در راہش، کسے مفلس نمے گردد

اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی غریب نہیں ہو جایا کرتا

مرتبہ: مکرم حمید اللہ ظفر صاحب۔ نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جرمنی

اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی بلکہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق انہیں اپنے بے پایاں افضال وبرکات سے نوازتا ہے۔ ان کے لئے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا اور ان پر آنے والی بلاؤں کو ٹالتا اور انہیں ہر جگہ عزت و مرتبت عطا فرماتا ہے۔ یہ نظارے آنحضرت ﷺ کے انصار میں بھی نظر آتے ہیں اور آپ کے غلام صادق مسیح الزمان علیہ السلام کی جماعت میں بھی یہ مناظر اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔ ایسے واقعات کیا افریقہ وامریکہ، کیا ایشیا و یورپ اور کیا جزائر ہر جگہ افراد جماعت کے لئے مضبوطیٔ ایمان کا باعث بن رہے ہیں۔ ذیل میں احباب جماعت جرمنی کے ساتھ پیش آنے والے بعض واقعات جنہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے بیان کئے جانے کی سند حاصل ہے، ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریکِ جدید لکھتے ہیں کہ تحریکِ جدید کے بارے میں ایک جگہ تحریک کی تو اُس کی برکات سننے کے بعد ایک خاتون نے ایک ہزار یورو جو زیور خریدنے کے لئے رکھے تھے وہ اُن کو پیش کر دیئے۔ جماعت جرمنی کی بہت سی لجنات نے اپنا زیور تحریک جدید کے لئے دے دیا۔ ایک بہن نے کمیٹی ڈالی ہوئی تھی وہ کمیٹی کی رقم ساری دے دی۔

کہتے ہیں کہ ایک جگہ میں دورے پر گیا تو ایک دوست نے ایک پرچی خاکسار کو دی۔ (ان کو جو سیکرٹری تحریکِ جدید تھے)۔ اُس پر لکھا ہوا تھا بیس ہزار یورو چندہ تحریکِ جدید۔ اور اس پرچی کے نیچے لکھا ہوا تھا کہ میرا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ کہتے ہیں جب مَیں دوسری جگہ گیا تو وہاں مَیں نے یہ مثال پیش کی کہ اس طرح بھی لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔ میٹنگ ختم ہوئی تو وہاں بھی ایک دوست نے ایک پرچی مجھے دی جس پر لکھا ہوا تھا اکیس ہزار یورو برائے چندہ تحریکِ جدید اور نیچے یہی لکھا ہوا تھا کہ میرا نام ظاہر نہ کریں۔ (خطبہ جمعہ 04/ نومبر 2011ء)

پاکستان کی جو پوزیشن ہوتی ہے وہ تو قائم ہے ہی، اُس کے بعد پوزیشن کے لحاظ سے نمبر ایک جرمنی ہے، ویسے نمبر دو۔ لیکن پاکستان کے باہر ملکوں میں نمبر ایک جرمنی پھر امریکہ پھر برطانیہ پھر کینیڈا پھر انڈیا، انڈونیشیا، آسٹریلیا پھر عرب کی دو جماعتیں ہیں پھر گھانا اور سوئٹزرلینڈ۔

(خطبہ جمعہ 8/نومبر 2013ء الفضل انٹرنیشنل 29/نومبر 2013ء صفحہ 9)

نیشنل سیکرٹری تحریک جدید جماعت جرمنی نے ایک مقروض دوست کا واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے تحریک جدید میں خصوصی وعدہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اتنی آمد بڑھا دی کہ قرض بھی ادا ہو گیا اور انہیں نیا مکان خریدنے کی بھی توفیق عطا فرمائی جو ان کے لئے بظاہر ناممکن تھا اور کہتے ہیں کہ میں پینتیس سال سے جرمنی میں رہ رہا ہوں کبھی اتنی آمد نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مجھے قرض سے نجات عطا فرمائی بلکہ اڑھائی ماہ میں چالیس ہزار یورو آمد بھی بڑھ گئی۔ آمد بھی عطا ہوئی۔ منافع بھی عطا ہوا۔

تحریک جدید کے سیکرٹری صاحب ایک خاتون کا لکھتے ہیں کہ میں تحریک جدید میں کچھ نہایت عاجزی سے پیش

کرتی ہوں اور یہ ہے کہ میرا نام کسی کو نہ بتایا جائے کہ میں نے کیا دیا۔ (یہ نام نہ ظاہر کریں لیکن ان کی قربانی تو بہر حال ہے) کہ مَیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتی ہوں۔ اور بہت سا زیور اور نقدی انہوں نے پیش کی۔ اور یہ کہا کہ دعا کریں کہ مجھے اپنے بیٹے کے لئے جو نیک خواہشات ہیں اللہ تعالیٰ وہ پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات پوری فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 7/ نومبر 2014ء الفضل انٹرنیشنل 28/ نومبر 2014ء صفحہ 8)

پاکستان میں مخدوش حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے وہاں قربانی کا جو معیار رکھا ہوا ہے اس پر قائم ہیں اور ان کا نمبر پہلا ہی ہے۔ اس کے بعد باہر کے ممالک میں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مالی قربانی کرنے کی روح بہت زیادہ ہے۔ وہاں مساجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی وہ قربانیاں کر رہے ہیں اور بڑھ چڑھ کر قربانی کر رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے، ہر جگہ سے بے چین ہو کر لوگ خط لکھتے ہیں کہ یہ دعا کریں ہماری مسجد جو ہے جلدی بن جائے اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن باقی قربانیوں میں بھی مکمل اور پورا حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

جرمنی کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہاناؤ (Hanau) میں تحریک جدید کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ سیمینار ختم ہوتے ہی ایک دوست اپنی بیگم کا زیور لے کر دفتر تحریک جدید آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ سیمینار ختم ہونے کے بعد ہم واپس گھر جا رہے تھے تو مَیں نے اپنی بیگم سے کہا کہ میں نے تو اپنا وعدہ لکھوا دیا ہے۔ کیا تم نے بھی کوئی وعدہ لکھوایا ہے؟ اس پر وہ کہنے لگی کہ میں نے قرآن کریم کی تعلیم لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کے مطابق قربانی پیش کی ہے۔ چنانچہ ان کی اہلیہ نے اپنی شادی کا زیور تحریک جدید میں دے دیا۔

اب دیکھیں ایک عورت ہندوستان کے جنوب میں رہتی ہے۔ مختلف قبیلے، مختلف لوگ، مختلف قوم، زبان مختلف، ایک پنجاب پاکستان میں رہتی ہے، تیسری جرمنی میں رہتی ہے لیکن قربانی کرنے کی روح اور سوچ ایک ہے۔ یہ اکائی ہے۔ یہ قربانی کے معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں پیدا فرمائے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو احمدیوں پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 6/ نومبر 2015ء الفضل انٹرنیشنل 27/ نومبر 2015ء)

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید نے لکھا کہ ایک خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نام نہیں ظاہر کیا۔ تحریک جدید دفتر میں آئیں اور اپنا سارا زیور تحریک جدید میں پیش کر دیا اور زیور اتنا زیادہ تھا کہ سارا میز زیور سے بھر گیا۔ سونے کے ہار، انگوٹھیاں، چوڑیاں، کافی تعداد میں یہ چیزیں تھیں۔ لیکن انہوں نے کہا میرا نام نہیں ظاہر کرنا تا کہ میری قربانی صرف خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔ زیور عورت کی کمزوری ہے لیکن احمدی عورتیں ہیں جو یہ قربانیاں کرتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 02/ دسمبر 2016ء صفحہ 9-8)

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ بورکن (Borken) جماعت کے ایک دوست نے تحریک جدید کے چندے میں نو سو یورو کا اضافہ کیا۔ یہ دوست بتاتے ہیں کہ جس روز میں نے وعدہ کیا اس سے اگلے دن جب میں فرم میں گیا تو مالک نے کہا میں نے تمہاری تنخواہ میں سو یورو کا اضافہ کر دیا ہے۔ اور فروری سے اکتوبر تک حساب لگایا تو کل نو سو یورو بنتے ہیں۔ یہ دوست کہتے ہیں مجھے یہ تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا انتظام کر دے گا لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے بھی گزرنے نہیں دے گا اور انتظام کر دے گا۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست اپنے اسائلم کیس کی وجہ سے مشکلات کا شکار تھے۔ انہیں مالی قربانی کی طرف اور چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس کے چند دن بعد ہی دوست ملے اور انہوں نے بتایا کہ آپ نے اس طرح مجھے چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی تھی۔ میں نے سو یورو کا وعدہ کیا تھا۔ اس وقت میرے پاس صرف بیس یورو تھے چنانچہ میں نے وہ بیس یورو اسی وقت ادا کر دیئے اور گھر چلا گیا۔ گھر پہنچا تو جہاں میں پہلے کام کرتا تھا وہاں سے فون آیا کہ تمہارے حساب میں کچھ پیسے بنتے ہیں وہ آ کر لے جاؤ۔ میرا خیال تھا کہ تین یا چار سو یورو ملیں گے لیکن وہاں سے جو پیسے ملے میں نے بغیر گنے ہی اسے جیب میں ڈال لیا اور سب سے پہلے میں نے تحریک جدید کے بقیہ اسّی یورو ادا کئے پھر باقی ضروریات کے لئے پیسے نکالے۔ اس کے بعد بھی کچھ رقم بچ گئی۔ جب بعد میں حساب کیا تو پتہ چلا کہ وہاں سے ایک ہزار یورو ملا تھا۔ کہتے ہیں میں نے ایک سو یورو کا وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں دس گنا عطا فرما دیا۔ پہلے میں اس قسم کے واقعات سنا کرتا تھا اور سوچتا تھا کہ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے بندوں سے ایسا سلوک کرتا ہے لیکن اب مجھے خود تجربہ ہو گیا۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید کہتے ہیں کہ کیل جماعت کی ایک خاتون نے بتایا کہ میری والدہ پاکستان میں کلسیاں بھٹیاں میں، سکول کی ٹیچر تھیں اور بہت مالی قربانی کیا کرتی تھیں۔ اکثر جب عید آتی تو بچوں کو نئے کپڑے مل رہے ہوتے تھے لیکن میری والدہ کی کوشش ہوتی کہ رمضان میں تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کر کے دعائیہ فہرست میں شامل ہو جائیں۔ اکثر وہ قرض لے کر ادائیگی کرتیں اور پھر بعد میں قرض اتارنے میں لگی رہتیں۔ جب مسجد بشارت سپین کی تحریک ہوئی تو انہوں نے اپنی بالیاں جو ان کا اکلوتا زیور تھا پیش کر دیا جس کی وجہ سے سسرال سے بھی کافی باتیں سننی پڑیں۔ یہ خاتون کہتی ہیں کہ اس وقت میرا بچپن تھا اور میں سمجھتی تھی کہ اس طرح اپنے آپ کو تنگی میں ڈال کر قربانی کرنا ٹھیک نہیں ہے اور یہی نظریہ میرے دماغ میں بیٹھ چکا تھا۔ گزشتہ سال تحریک جدید کے حوالے سے جب تحریک ہوئی تو میں نے سوچا کہ میں اپنی ماں کی طرح نہیں بنوں گی جو اس طرح تحریک پر سب کچھ پیش کر دیتی ہیں اس لئے میں نے بظاہر عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیس یا پینتیس یورو کا وعدہ کیا۔ کہتی ہیں خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے کچھ عرصے بعد ہی میری گردن میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے مجھے بہت خوف لاحق ہو گیا۔ ڈاکٹر نے آپریشن تجویز کیا۔ اس وقت مجھے نہ اپنا زیور اچھا لگتا تھا نہ کپڑے۔ ایک دن میرا ایک خطبہ سنا جس میں میں نے خواتین کی مالی قربانیوں کا ذکر کیا تھا تو کہتی ہیں خلیفہ وقت کا خطبہ سن کے میرے دل میں خیال آیا اور پھر اپنا سارا زیور جو ہے

باقی صفحہ 48 پر

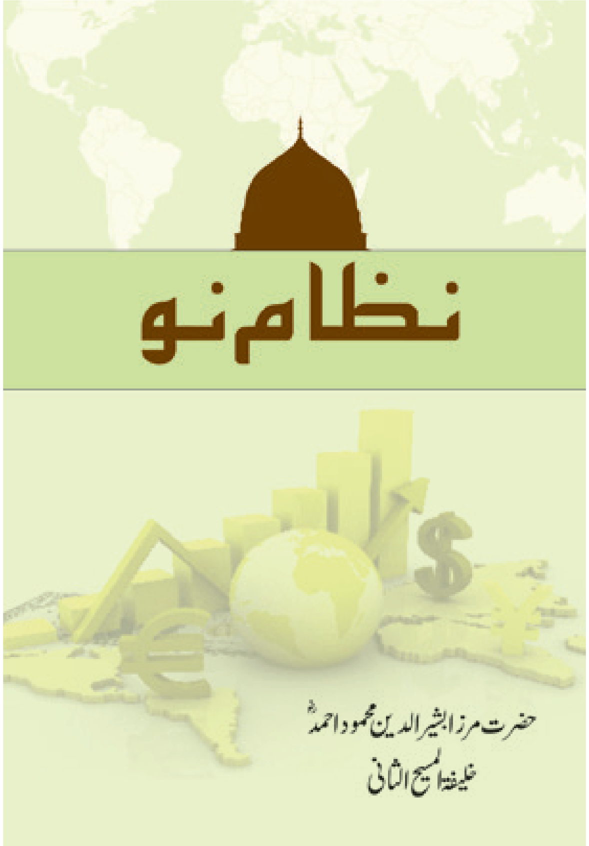

تحریک جدید

نظام وصیت کے لئے پیش رو کی حیثیت رکھتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1905ء میں الٰہی منشاء کے مطابق نظام وصیت کا آغاز فرمایا اور رسالہ الوصیت تصنیف فرما کر نظام وصیت کا عظیم الشان منصوبہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جماعت احمدیہ کے مرد وزن اس عظیم روحانی نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت پاتے چلے آرہے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نظام وصیت کا ایک وسیع نقشہ اپنی تصنیف ''نظام نو'' میں بیان فرمایا ہے۔ جہاں آپ نے تحریک جدید اور نظام وصیت کے باہم تعلق کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے غرباء اور امراء کے بارہ میں مفصل بیان فرمایا اور دنیا کے مختلف اقتصادی نظاموں ڈیماکریسی، سوشلزم، کیمونزم، لینن اور مارٹو کے نظریات، بالشوزم کے چھ اقتصادی اصول اور ان کے نتائج اور مختلف ممالک میں رائج ان نظاموں کا نہایت مدبرانہ جائزہ لینے کے بعد دنیا میں نظام وصیت کے ذریعہ ایک نئے نظام ''نظام نو'' کا تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''تحریک جدید کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں تا کہ اُس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو اس ذریعہ سے جو مرکزی جائیداد پیدا ہو اس سے تبلیغ احمدیت کو وسیع کیا جائے اور تبلیغ سے وصیت کو وسیع کیا جائے۔

(نظام نو صفحہ 129)

آپؓ پھر فرماتے ہیں:

''غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے مگر اس کے لئے پیشرو کی حیثیت میں ہے۔ گویا وہ نظام اس کے مسیح کے لئے ایک ایلیاہ نبی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا ظہور مسیح موعود علیہ السلام کے غلبہ والے ظہور کے لئے ارہاص کے ہے۔ ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔

(نظام نو صفحہ 130)

آپؓ نے نظام وصیت کو وسیع کرنے کے لئے تحریک جدید میں شامل ہونے کی پُر اثر تلقین فرمائی ہے۔

وصیت کرنے والا
نظام نو کی بنیاد رکھنے میں حصہ دار

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں:

پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس نظام کو جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے اور اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے اس میں حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریکِ جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ (نظام نو صفحہ 132)

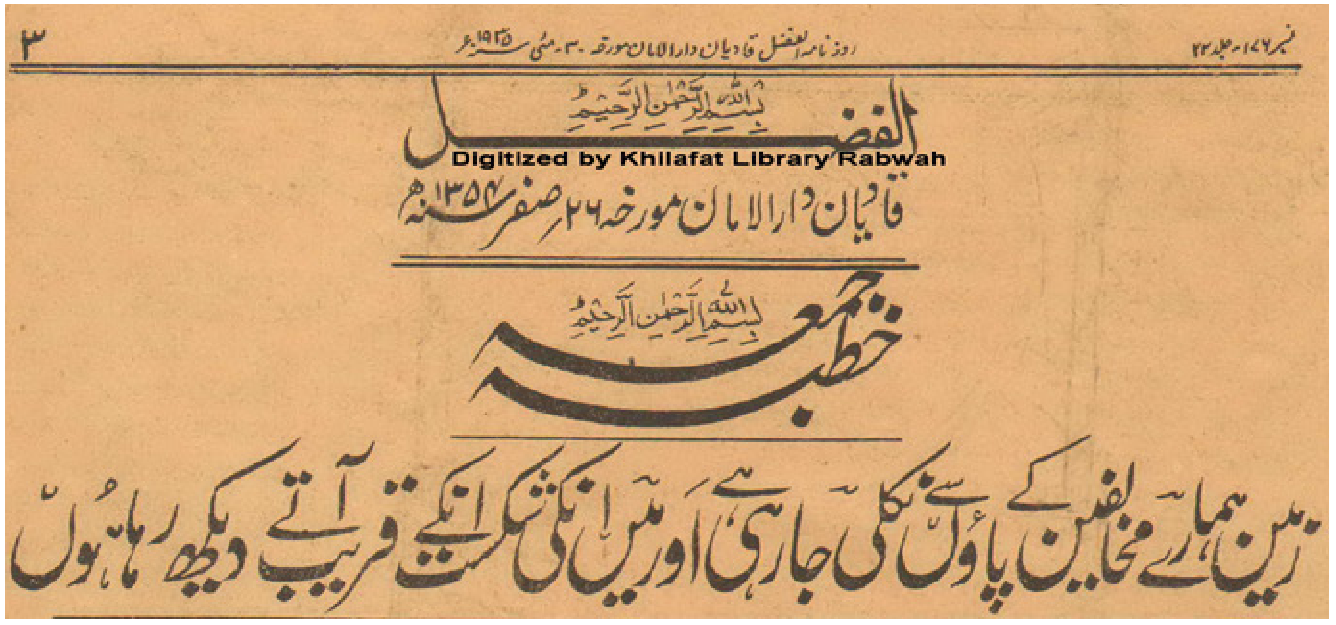
نمبر ۱۷۶ جلد ۲۲ — روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء — ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ صفر ۱۳۵۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

زمین ہمارے مخالفین کے پاؤں سے نکلی جا رہی ہے اور میں انکی شکست انکے قریب آتے دیکھ رہا ہوں

حاصل مطالعہ

سلطان احمد قمر

تحریک جدید: جادو کی چھڑی

تحریک جدید کا جب اعلان ہوا تو اس وقت احرار طاقت کے نشے سے چور تھے اور ایک طوفان کی طرح وہ اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کر ڈالنے کے بلند بانگ دعوے کر رہے تھے۔ ایسے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خدا سے خبر پا کر یہ عظیم الشان پُرشوکت اعلان فرمایا:

"خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی ہے۔ وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اُس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور ان کی شکست کو اُن کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔"

(الفضل 30 مئی 1935ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور رضی اللہ عنہ کو عطا کی جانے والی یہ خبر بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی جس کا اقرار متعدد مخالفین نے بھی کیا ہے، اقرار کرنے والوں میں ایک معروف سرکاری افسر جناب مسعود کھدر پوش صاحب بھی شامل ہیں۔ موصوف کے بارہ میں محترم سید میر محمد احمد صاحب مرحوم لکھتے ہیں: 1970ء کے الیکشن سے پہلے مولانا کوثر نیازی صاحب و مسعود کھدر پوش اور خاکسار نے مل کر بہت سے کام کئے۔ کام کے دوران فرصت کے اوقات میں حالات حاضرہ پر تبادلہ خیال بھی ہوتا تھا۔

پھر ایک دن کہنے لگے کہ میں 1934ء میں مجلس احرار کا پُر جوش ممبر تھا اور بیان کیا کہ میں بھی قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے والے مجلس احرار کے اس تاریخی جلسے میں شمولیت کے لئے قادیان گیا تھا یہ بھی کہا کہ اس زمانے میں مجلس احرار ایک مضبوط اور بے حد مقبول پولیٹیکل پارٹی تھی اور اس وجہ سے ہمیں پورا یقین تھا کہ پنجاب کے آئندہ ہونے والے الیکشن میں ہم اتنی واضح اکثریت حاصل کر لیں گے کہ پنجاب کی حکومت کے سب اداروں پر ہمارا کنٹرول ہو جاوے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یقین تھا کہ اس طرح مجلس احرار مرزائیت کا خاتمہ کر دے گی۔

پھر کہا کہ ہمارے قادیان والے 1934ء کے جلسہ کے بعد جب آپ کے حضرت صاحب نے یہ اعلان کیا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں تو ہم اپنی پارٹی کی میٹنگز میں بہت ہنسے کیونکہ ہمیں آپ کے حضرت صاحب کی یہ بات دور از قیاس لگی مگر کچھ عرصہ بعد ہی ہم (مجلس احرار) سے ایک شدید سیاسی غلطی سرزد ہوگئی اور سچ مچ زمین ہمارے پیروں کے نیچے سے نکل گئی۔ ہوا ایسے کہ مجلس شہید گنج والے معاملہ میں جو پالیسی اور راہ ہم نے اختیار کی وہ پنجاب کے مسلمانوں کو کسی صورت میں قابل قبول نہ تھی اور اس وجہ سے پنجاب کا تقریباً سارا مسلمان معاشرہ ہمارے خلاف ہو گیا اور اس وجہ سے ہم اس الیکشن میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

پھر دوسری بات یہ ہوئی کہ آپ کے حضرت صاحب نے ایک جادو کی چھڑی نکالی اور جادو کی چھڑی سے انہوں نے مجلس احرار کو سخت زک پہنچائی۔ میں نے پوچھا کہ وہ جادو کی چھڑی کیا تھی؟ کہنے لگے "تحریک جدید"۔ پھر کہا کہ شاید اس زمانے میں آپ چھوٹے تھے۔ اس لئے آپ کو یاد نہ ہو کہ جماعت احمدیہ اس وقت ایک چھوٹی سی غریب جماعت تھی۔ اس کے پاس ترقی کرنے کے لئے نہ تو کافی مالی وسائل تھے اور نہ ہی مناسب تعداد میں اعلیٰ علم والے اور اعلیٰ انتظامی قابلیت رکھنے والے افراد۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے آپ کے حضرت صاحب نے فوراً ایک جامع پروگرام/لائحہ عمل اپنی جماعت کو پیش کیا۔ اس سکیم سے ایک جانب تو انہوں نے اپنی ساری جماعت کو بہت

باقی صفحہ 26 پر

مرتبہ: سید افتخار احمد۔ ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی

نیشنل شعبہ تحریک جدید جرمنی

خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تحریک جدید جرمنی نہایت فعال شعبہ ہے اور بہترین کارکردگی اس کا طرّہ امتیاز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے لئے مالی قربانیوں میں پاکستان کے علاوہ باقی دنیا میں جماعت احمدیہ جرمنی گذشتہ کئی سال سے مسلسل پہلی پوزیشن حاصل کرتی چلی آرہی ہے، الحمد للہ۔ اس شعبہ کی مختصر تاریخ دعا اور ریکارڈ کی غرض سے ہدیہ قارئین ہے۔

تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد 1973ء میں مکرم عرفان احمد خان صاحب (پہلے سیکرٹری تحریک جدید جرمنی) کے ریکارڈ کے مطابق صرف تین تھی۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں بڑی سُرعت کے ساتھ اضافہ ہوا جس کی جھلک ذیل میں دیئے گئے جائزے میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سال	مجاہدین	وصولی
1995ء	10976	660280DM
2000ء	19828	1050532DM
2005ء	23516	635700 €
2010ء	25157	770759 €
2015ء	34172	2373441 €
2018ء	41924	2858144 €

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے لئے مالی قربانیوں کے میدان میں جماعت احمدیہ جرمنی غیر معمولی خدمت کی توفیق پا رہی ہے، الحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے متعدد بار جماعت جرمنی کی ان قربانیوں کا نہایت محبت کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

”اس سال جرمنی کی جماعت کو مبارک ہو کہ وہ اوّل نمبر پر آئی ہے باوجود اس کے کہ امیر صاحب مجھے ڈراتے رہے سارا سال کہ یہاں بھی حالات میں ابتری پیدا ہو رہی ہے۔ بہت سے مہاجر واپس بھیج دیئے گئے، چندوں میں کمی آگئی ہے۔ مگر اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے چندے میں سب دنیا سے اس دفعہ جرمنی کی جماعت آگے بڑھ گئی ہے۔ اس سے پہلے امریکہ اوّل نمبر پر ہوا کرتا تھا۔ اب جرمنی کو توفیق ملی ہے اور ان کی جو وصولی ہے وہ گزشتہ سال سے معمولی زیادہ نہیں، گزشتہ سال سے انہوں نے اس سال ایک لاکھ پینتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے بہت محنت سے دوڑ میں حصہ لیا ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 25 دسمبر 1998ء)

1973ء میں پہلی مرتبہ جرمنی میں الگ سے یہ شعبہ قائم کیا گیا۔ اس سے قبل تحریک جدید سے متعلقہ امور سیکرٹری صاحب مال ہی سرانجام دیتے تھے۔ 1973ء سے لے کر تا حال اس عہدہ پر جن احباب کو خدمت کی توفیق ملی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

1973ء تا 1987ء مکرم عرفان احمد خان صاحب
1987ء تا 1989ء مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب
1989ء تا 1991ء مکرم عبدالکریم زاہد صاحب
1991ء تا 1995ء مکرم رفیق احمد صاحب
1995ء تا حال مکرم حمید اللہ ظفر صاحب

درج ذیل احباب کرام نے مختلف وقتوں میں اس شعبہ کی معاونت کی۔

1۔ مکرم محمد احسن صاحب 2۔ مکرم محمد یار ارشد صاحب
3۔ مکرم یاسر منصور احمد صاحب 4۔ مکرم راشد منصور احمد صاحب
5۔ مکرم شاہد منصور احمد صاحب 6۔ مکرم عامر منصور احمد صاحب
7۔ مکرم عبد اللطیف بھٹی صاحب 8۔ مکرم اسد اللہ خان صاحب
9۔ مکرم محمد شعیب صاحب 10۔ مکرم رانا مظفر احمد صاحب
11۔ چوہدری ناصر خان صاحب 12۔ مکرم جاحز محی الدّین

کارکنان نیشنل شعبہ تحریک جدید جرمنی 2019ء

دائیں سے بائیں: مکرم عطاء الملک خان صاحب، مکرم حمید اللہ ظفر صاحب (سیکرٹری تحریک جدید جرمنی)، مکرم رانا مظفر احمد صاحب، مکرم محمد ادریس صاحب، مکرم زبیر احمد خان صاحب، مکرم محمد یوسف صاحب

قریشی صاحب 13۔مکرم فرخ محمود صاحب 14۔مکرم رضوان احمد صاحب 15۔مکرم زبیر احمد خان صاحب 16۔مکرم عطاالملک صاحب 17۔مکرم منصور احمد صاحب آف قادیان 18۔مکرم شیخ شکیل احمد صاحب 19۔محمد رقیم صاحب 20۔مکرم میر خاقان صاحب 21۔مکرم قیصر احمد صاحب 22۔محمد یوسف صاحب 23۔محمد ادریس صاحب

وقف عارضی کرنے والے احباب

1۔مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب کئی سال تک ایک ماہ کے لئے وقف عارضی کرتے رہے۔2۔مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب ایک لمبا عرصہ شعبہ کی مدد کرتے رہے اور آج کل U.K سے وقف عارضی کے لئے آتے ہیں۔3۔مکرم رانا خلیل احمد صاحب۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

جماعت جرمنی کی تحریک جدید کے لئے مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے لحاظ سے بھی بڑی چھلانگ لگائی ہے۔ انہوں نے تحریکِ جدید میں ہی ساڑھے تین لاکھ یورو سے زائد کا اضافہ کیا ہے۔......

جرمنی کے چندہ جات میں جب بھی اضافہ ہوتا ہے مجھے ہمیشہ امیر صاحب جرمنی اور عاملہ کے یہ فکر والے الفاظ سامنے آجاتے ہیں کہ جب میں نے یہ پابندی لگائی تھی کہ وہ احمدی جو کسی ایسی جگہ کام کر رہے ہوں جہاں حرام کام ہوتے ہیں، شراب بیچی جاتی ہے یا سؤر کا کاروبار ہوتا ہے، اُن سے چندہ نہیں لینا، تو اُن کی فکر یہ ہوتی تھی کہ ہمارے چندوں میں کمی آجائے گی۔ اور پہلے سال ہی جب انہوں نے فکر کا اظہار کیا تو اُن کے چندوں میں کئی لاکھ کا اضافہ ہوا اور کوئی کمی نہیں آئی۔ اور اس سال پھر انہوں نے صرف تحریکِ جدید میں ہی ساڑھے تین لاکھ یورو کا زائد چندہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔“

(خطبہ جمعہ 8/نومبر 2013ء الفضل انٹرنیشنل 29/نومبر 2013ء صفحہ 9)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تحریک جدید جرمنی کی کارکردگی نہایت شاندار رہی ہے۔ اس کے لئے شعبہ کے جملہ کارکنان اور صدران جماعت مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اسی کارکردگی کی بنا پر جماعت احمدیہ جرمنی پاکستان کے بعد دنیا بھر کی جماعتوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتی رہی ہے جس کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کے موقع پر فرماتے ہیں۔ گزشتہ 32 سال کے دوران جماعت جرمنی کی سال بہ سال پوزیشنز کا ایک خاکہ حسب ذیل ہے۔

سال	پوزیشن
1986ء	اوّل
1987ء	--
1988ء	اوّل
1989ء	اوّل
1990ء	دوم
1991ء	دوم
1992ء	دوم
1993ء	دوم
1994ء	دوم
1995ء	اوّل
1996ء	اوّل
1997ء	سوم
1998ء	اوّل
1999ء	دوم
2000ء	دوم
2001ء	دوم
2002ء	سوم
2003ء	سوم
2004	چہارم
2005ء	چہارم
2006ء	چہارم
2007ء	چہارم
2008ء	چہارم
2009ء	سوم
2010ء	چہارم
2011ء	سوم
2012ء	دوم
2013ء	اوّل
2014ء	اوّل
2015ء	اوّل
2016ء	اوّل
2017ء	اوّل
2018ء	اوّل

بقیہ: پیشگوئی کا مصداق از صفحہ 24

ہی سادہ زندگی گزارنے کے لئے ایسے پُر جوش طریقے سے ایسا مائل کیا کہ جماعت احمدیہ کے تقریباً سب ہی گھرانے اتنی سادہ زندگی گزارنے لگے کہ وہ لوگ بھی جن کا پہلے اپنی آمد میں گھر کا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا تا اب اس سادہ زندگی گزارنے کی وجہ سے پیسے بچانے لگ گئے اور یہ بچائی ہوئی رقوم انہوں نے آپ کی جماعت کو چندے کی صورت میں دینی شروع کر دی اس طرح ایک دو سال کے عرصہ میں ہی آپ کی جماعت کے پاس اتنے فنڈز ہو گئے جن سے آپ کے حضرت صاحب نے ہمارے خلاف بہت سالٹریچر پھیلا کر ہمیں کمزور کر دیا۔ اس سادہ زندگی کے پروگرام کے ساتھ ساتھ آپ کے حضرت صاحب نے ایک علمی، اخلاقی اور انتظامی تربیت کا ایسا پُر زور پروگرام ترتیب دیا کہ چند سالوں میں ہی انہوں نے اپنی کمزور اور غریب جماعت میں سے ہی ایک تربیت یافتہ مضبوط لشکر پیدا کر دیا اور اس لشکر نے ہمیں ہر فرنٹ پر شکست دے دی۔ یہ تھی وہ جادو کی چھڑی (تحریک جدید) جس کے بعد ہم پنجاب کی سیاست کے میدان میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔

پھر اس واضح کامیابی کے بعد آپ کے حضرت صاحب نے اس جادو کی چھڑی کو اور لمبا کیا اور اس سے سب سے زیادہ اور بڑا فائدہ یہ اٹھایا کہ انہوں نے دنیا کے کئی ملکوں میں اپنے مشن قائم کر دیئے۔ جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ ایک کمزور سی لوکل جماعت سے ترقی کر کے پہلے ایک نیشنل جماعت بنی اور پھر ایک انٹرنیشنل جماعت بن گئی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 12/جولائی 2010ء صفحہ 9)

ان کی اسی حالت کا نقشہ ایک مسلم اخبار نے یوں کھینچا:

”شہید گنج کی تحریک جسے احرار نے جو کانگریس کے اشاروں پر ناچتے ہیں چلایا تھا۔ کچھ عرصہ تک ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سکندری وزارت کی جڑیں کھوکھلی کر دے گا، لیکن سر سکندر نے اُنہیں اُنہی کے داؤں پر مارا۔ وہ ایک دلیرانہ بیان لے کر قوم کے سامنے آئے جس سے احراریوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور یہ ایسی تدبیر تھی کہ جس پر کانگریسی لیڈروں نے بھی انہیں مبارکباد کے تار بھیجے۔“

(اخبار احسان 8/اکتوبر 1938ء بحوالہ الفضل 21/اکتوبر 1938ء)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع

(رپورٹ: عرفان احمد خان)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع 23 تا 25/ اگست 2019ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار روحانی و دینی ماحول میں جاری رہنے کے بعد کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا، الحمد للہ۔ امسال اجتماع کا موضوع 'نماز' تھا۔ چنانچہ اجتماع کے تمام پروگراموں، تقاریر، دروس وغیرہ میں نماز ادا کرنے کی تلقین کو خاص اہمیت دی گئی۔ حتیٰ کہ مقام اجتماع اور پنڈال میں جگہ جگہ نماز ادا کرنے کی تلقین سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پر مشتمل پوسٹر نمایاں کر کے لگائے گئے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصول ہونے والا اجتماع کا پیغام بھی نماز کی تلقین پر مشتمل تھا۔ چنانچہ نمازوں کے اوقات میں 30×110 میٹر کا پنڈال نمازیوں سے بھر جاتا تھا۔

مقام اجتماع

امسال صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی محترم احمد کمال صاحب (مربی سلسلہ) اور اُن کی ٹیم فرانکفرٹ شہر کی انتظامیہ کے تعاون سے وہ میدان حاصل کرنے میں کامیاب رہی جہاں شہر کا میلہ لگتا ہے اور اس کے ساتھ ہی واقع کثیر المقاصد سپورٹس کمپلیکس یعنی شہر کا سٹیڈیم حاصل کرنے میں کامیاب رہی، یہ دونوں مقامات شہر کے ایسٹ پارک کے ساتھ واقع ہیں۔ خدام کے لئے تو اس کمپلیکس کے میدان میں ایک بڑی مارکی لگائی گئی تھی جبکہ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع سٹیڈیم کی تین منزلہ عمارت کے دوسرے فلور پر منعقد ہوا۔ اجتماع گاہ کی تیاری کے لئے 19/ اگست سے وقارِ عمل کا آغاز ہوا جس میں 211/ خدام نے حصہ لیا۔ جس کے مکمل ہونے پر 22 اگست بروز جمعرات مکرم احمد کمال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اجتماع گاہ کا حسب روایت معائنہ کیا جو رات 9 بجے تک جاری رہا۔

23/اگست کو قریباً 3100 خدام، 700 اطفال، 350 انصار اور ایک سو بچوں نے مقام اجتماع میں نمازِ جمعہ ادا کی۔ مبلغ انچارج مکرم صداقت احمد صاحب نے ذکرِ الٰہی کی اہمیت پر خطبہ جمعہ دیا اور بتایا کہ ذکرِ الٰہی کی سب سے عمدہ شکل نماز ہے جو روح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ پونے چار بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز پرچم کشائی اور دعا سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے لوائے خدام احمدیت لہرایا۔ پرچم کشائی کے وقت 8 خدام کا ایک گروپ خدام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام خدام احمدیت ؎

ہیں بادہ مست بادہ آشامِ احمدیت
چلتا ہے دورِ مینا و جامِ احمدیت

خوش الحانی سے پڑھ رہا تھا۔ اس تقریب کے بعد اجتماع کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے افتتاحی تقریر میں خدام کو تلقین کی کہ ہر خادم نے اس اجتماع سے کچھ نہ کچھ سیکھ کر جانا ہے۔ نمازوں کی ادائیگی سے انسان کے اندر روحانی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کو زیرِ مطالعہ رکھنے کی نصیحت کی خصوصاً حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب ذکرِ الٰہی کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماع کے پروگرام

اجتماع کے دنوں میں نماز تہجد مکرم عمران بشارت صاحب اور مکرم حافظ احتشام صاحب متعلمین جامعہ احمدیہ جرمنی نے

پڑھائی۔ فجر کی نماز کے بعد درس کا اہتمام رہا جو مبلغین سلسلہ مکرم افتخار احمد صاحب اور مکرم سعید عارف صاحب نے دیئے۔ تقاریر، سوال و جواب، لیکچر اور مجلس مذاکرہ بھی منعقد ہوئیں۔ مکرم مبلغ انچارج جماعت جرمنی نے قربانی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت سے سبق آموز واقعات بیان کیے۔ اصلاح فورم میں مکرم حسنات احمد صاحب نائب امیر جماعت جرمنی اور مکرم سعادت احمد صاحب نے 'خلافت ہماری مشعلِ راہ ہے' کے عنوان پر گفتگو کی۔ جرمنی میں تاریخ احمدیت کے حوالے سے مکرم لقمان مجوکہ صاحب سیکرٹری تاریخ کمیٹی جرمنی نے معلومات سے پُر تقریر کی۔ اسلام اور سائنس کے موضوع پر مجلس مذاکرہ میں نماز اور وضو کے فوائد پر ڈاکٹر وجاہت وڑائچ صاحب، ڈاکٹر نداء الحبیب باجوہ صاحب اور سعادت احمد صاحب نے حصہ لیا۔ اس کے دوران ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کا ویڈیو پیغام بھی خدام کو دکھایا گیا۔

Real Talk کے تحت ہونے والے پروگرام میں مربی سلسلہ مکرم بہزاد چوہدری صاحب، مکرم طارق چوہدری صاحب (مہتمم تربیت) اور مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے خدام کو نصائح کیں۔

سوال و جواب کے پروگرام میں مبلغین سلسلہ مکرم شمس اقبال صاحب، مکرم طارق ظفر صاحب اور مکرم سعید عارف صاحب نے جرمن/اردو میں خدام کے سوالات کے جوابات دیے۔ ہنگامی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لیے طاہر اختر صاحب نے مفید معلومات پر مبنی لیکچر دیا۔ Fit for Salat کے عنوان کے تحت مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ 'روحانی ترقی کے لیے صحت مند جسم کیوں ضروری ہے' کے بارے میں خدام سے مخاطب ہوئے۔ 'مرحبا' پروگرام کے تحت جرمنی میں پناہ گزینوں کو جو مسائل ہیں اُن پر داؤد مجوکہ صاحب نے گفتگو کی اور پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات دیے۔

2.8 کلومیٹر کی چیریٹی واک بھی رکھی گئی تھی جس میں شامل ہونے والوں نے کچھ رقم صدقے کی نیت سے پیش کی۔ چنانچہ 170 خدام نے مکرم امیر صاحب اور صدر صاحب مجلس کے ہمراہ اس چیریٹی واک میں حصہ لیا۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات: مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 24 ریجنز پر مشتمل ہے۔ اس طرح اجتماع کے تین روز 24 ریجنز کی ٹیموں کے مابین مقابلہ جات ہوئے۔ ان میں کرکٹ، فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، دوڑ (ایک سو۔ ہزار اور پانچ ہزار میٹر)، گولہ پھینکنا، لمبی چھلانگ، تیراکی (50 میٹر اور دو سو میٹر)، کلائی پکڑنا اور وزن اٹھانے کے مقابلہ جات شامل تھے۔

علمی مقابلہ جات میں تلاوت و حفظ قرآن کریم، اذان، تقریری مقابلہ اردو جرمن (فی البدیہہ)، مشاہدہ معائنہ، کوئز روحانی خزائن (جلد چہارم)، پیغام رسانی اور بیت بازی شامل تھے۔ نومبائعین کے علمی مقابلہ جات کے لیے علیحدہ معیار رکھا گیا تھا۔ یہ مقابلے جرمن اور عربی زبان میں کروائے گئے۔ آخری روز فٹ بال کا ایک نمائشی میچ نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ اور ریجنل قائدین کے درمیان ہوا جو نیشنل عاملہ نے ایک گول سے جیت لیا۔ ہفتہ کی شام جرمن زبان میں مشاعرہ بھی ہوا۔

اجتماع اطفال

اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کے لیے دو معیار [معیارِ صغیر (7 سے 12 سال) اور معیار کبیر (13 سے 15 سال)] بنائے گئے تھے۔ معیارِ صغیر کو مزید دو معیار [ابوبکر گروپ (7 سے 9 سال) اور عمر گروپ (10 اور 12 سال)] میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ معیارِ خاص بھی رکھا گیا تھا جس کے نصاب میں عربی قصیدہ شامل تھا۔ مزید برآں خاص پروگرام میں بچوں کو بتایا گیا کہ تعلیم کی اہمیت کیا ہے۔ کس طرح اچھے نمبر حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ نشہ آور چیزوں سے کیسے بچ کر رہا جاسکتا ہے۔ خود اعتمادی کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے۔ کوئز پروگرام بھی رکھے گئے۔ جو بچے کسی بھی مقابلے میں حصہ نہ لے سکے تھے ان کے لیے انعام گھر کی طرز کا دلچسپ پروگرام رکھا گیا تھا جس میں تمام بچوں کو انعام ملا۔ نماز کے حوالے سے ایک خصوصی فیچر پروگرام بھی اجتماع کا اہم حصہ تھا۔ مِنی کار ریس، مِنی گولف، جمپنگ کا بھی انتظام تھا۔ ایک ورکشاپ والدین کے حوالے سے تھی جس میں باپ کی ذمہ داری اور بچے سے پیار کے تعلق کو بڑھانے پر گفتگو کی گئی۔ اس حوالے سے مجلس اطفال الاحمدیہ نے 8 صفحات پر مشتمل سپیشل پمفلٹ بھی شائع کیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات درج تھے۔ وہ بچے جو والدین کے بغیر اجتماع میں شامل تھے ان کی نگہداشت کے لیے خصوصی ٹیم ترتیب دی گئی تھی۔

پانچ تا دس اطفال پر مشتمل اطفال کے کئی گروپس بنا کر اُن کو باری باری خدام الاحمدیہ کے اجتماع گاہ کی سیر کروائی جاتی رہی تا کہ وہ خدام کے اجتماع سے بھی متعارف ہوں۔ اس کو 'ٹور گائیڈ' کا نام دیا گیا تھا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ نے مساجد کے ماڈل بنانے کا ایک مقابلہ دوران سال کروایا تھا۔ چنانچہ اجتماع کے موقع پر 15 مجالس کے اطفال مسجد کے ماڈلز بنا کر لائے جن کو اجتماع کے موقع پر نمائش کے لیے رکھا گیا اور انعامات دیے گئے۔ اتوار کی سہ پہر مکرم امیر صاحب جرمنی نے اطفال کے اختتامی اجلاس کی صدارت کی اور مکرم مشنری انچارج صاحب نے دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیے۔

اختتامی اجلاس

اتوار کے روز فائنل مقابلہ جات کے آخر پر خدام نے مل کر جرمنی کا قومی پرچم اور لوائے خدام احمدیت متعلقہ رنگ والے کاغذ بلند کر کے بنایا۔ تین ہزار سے زائد خدام کے ہاتھوں میں پرچم کا ہونا انتہائی دلفریب منظر تھا جس کی ڈرون کیمرہ کے ذریعہ تصاویر بنائی گئیں۔

پونے چار بجے نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماع کی اختتامی تقریب شروع ہوئی۔ اس میں تلاوت نظم اور عہد کے بعد اول پوزیشن حاصل کرنے والوں میں محترم امیر صاحب جرمنی نے انعامات تقسیم کیے۔ سالانہ کارکردگی کے اعتبار سے مجلس خدام الاحمدیہ ہانوفر (Hannover) اور مجلس اطفال الاحمدیہ اوسنابروک نے علَم انعامی حاصل کیا۔ آخر پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اختتامی تقریر کی اور اجتماعی دعا کے بعد نعرۂ تکبیر کی صداؤں میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا، الحمد للہ۔

(یہ رپورٹ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے توثیق کے بعد شائع کی جارہی ہے)

امن سمپوزیم

لجنہ اماءاللہ جرمنی

احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماءاللہ جرمنی نے 2017ء سے سالانہ امن سمپوزیم کے انعقاد کا سلسلہ فرانکفرٹ سے شروع کیا تھا۔ گزشتہ سال امن سمپوزیم برلن میں منعقد ہوا تھا۔ امسال یہ سمپوزیم فرانکفرٹ میں ہوا۔ پروگرام کے مطابق 18/ستمبر بروز بدھ شام 6 بجے بیت السبوح میں اس کا انعقاد ہوا، جس میں شرکت کے لئے خصوصی دیدہ زیب دعوت نامے ارسال کئے گئے تھے۔ چار صفحات پر مشتمل دعوت نامے میں اس سمپوزیم کا تعارف اور اس کی اہمیت بھی اختصار سے پیش کی گئی۔

18/ستمبر کو لجنہ اماءاللہ شعبہ تبلیغ کے بین المذاہبی تعلقات کی کارکنات نے سمپوزیم میں آنے والی مہمانات کو خوش آمدید کہا۔ تقریب کی مہمان خصوصی ممبر قومی اسمبلی جرمنی Christine Buchholz تھیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ عروسہ احمد صاحبہ نے کی۔ تقریب کے آغاز میں مکرمہ زوباریہ احمد صاحبہ نیشنل سیکرٹری تبلیغ لجنہ نے جماعت احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ تنظیم کا تعارف پیش کیا۔ مقررین میں Christine Buchholz کے علاوہ یہودی مذہبی راہنما مکرمہ Leah Frey یونیورسٹی کی پروفیسر Annette Schmitt اور اجلاس کی صدر مکرمہ عطیہ نور ہیوبش صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی شامل تھیں۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اپنی تقریر میں اسلام میں عورت کا مقام، حدود اور بحیثیت ماں عورت نے جو ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں ان کا تفصیلی ذکر کیا۔ ماں کی طرف سے اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے معاشرہ پر جو مثبت اثرات ظاہر ہوتے ہیں ان کی وضاحت کی۔ تقریب کا اختتام دعا پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام میں 93 مہمان شامل ہوئے۔

تقریب کے اختتام پر حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور اسلامی لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ اسلامی فرمودات پر مشتمل بڑے بڑے بینرز بھی لگائے گئے تھے جن کو حاضرین نے غیر معمولی دلچسپی سے دیکھا۔ مہمانوں کو جماعت احمدیہ کی عالمگیر اور جرمنی میں جاری سرگرمیوں سے بھی آگاہ کیا گیا۔

6 بجے شام شروع ہونے والا یہ امن سمپوزیم 9 بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: لبنیٰ ثاقب۔ نیشنل جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ جرمنی)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی
جرمنی تشریف آوری پر دل کی گہرائیوں سے

اھلاً و سھلاً و مرحباً

اس دعا کے ساتھ پیش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو ہر قدم پر کامیابیوں سے نوازے، آمین

18ویں صدی عیسوی کے اواخر میں تعمیر کیا جانے والا میونسٹر کا قدیمی یادگار محل

سید سعادت احمد

سائیکلوں کا شہر
میونسٹر

میونسٹر جرمنی کے صوبہ نورڈرائن ویسٹ فالن کے شمال میں واقع ایک مشہور شہر ہے جو کسی زمانہ میں سابق صوبہ Westfalen کا دارالحکومت ہوتا تھا اور اب بھی Westfalen کے علاقہ کا بڑا شہر یہی ہے۔805ء میں یہاں ایک بشپ کو مقرر کیا گیا اور اس کے بعد آنے والی صدیوں میں متعدد بڑے چرچ اور کیتھیڈرل تعمیر کئے گئے۔1105ء میں اس بستی کو بطور شہر حقوق دیئے گئے اور اس طرح Westfalen کے علاقہ میں اس کی اہمیت بڑھ گئی۔ 1200 سال پرانے اس شہر پر کئی ادوار آئے جن کے نشانات آج تک شہر کے مختلف تاریخی مقامات پر محفوظ ہیں۔ 1534ء میں ایک پروٹسٹنٹ سخت گیر عیسائی فرقہ Täufer شہر پر قبضہ کرلیا تو اس کے خلاف علاقہ کے بشپ نے فوج کشی کی اور ایک خونریز لڑائی کے بعد شہر کو فتح کرلیا۔ فتح کے بعد اس فرقہ کے تین سربراہوں کو شہر کے مشہور بازار Prinzipalmarkt میں اذیت دے کر قتل کر دیا گیا اور ان کی لاشوں کو تین پنجروں میں عبرت کے لئے Lamberti نامی مشہور چرچ کے برج پر لٹکا دیا گیا۔ یہ پنجرے آج بھی اسی طرح چرچ پر لٹکے ہوئے ہیں۔

تاریخی لحاظ سے میونسٹر کی اہمیت یہاں پر طے پانے والے مشہور امن معاہدہ westfälischer Friede کی وجہ سے ہے۔ یہ امن معاہدہ یورپ میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے درمیان 30 سال تک جاری رہنے والی تباہ کن جنگ کے بعد 1648ء میں میونسٹر میں طے پایا تھا۔ اس سے پہلے دونوں فرقوں کے نمائندے اوسنابرک میں {پروٹسٹنٹ} اور میونسٹر میں {کیتھولک} مذاکرات کے لیئے علیحدہ علیحدہ جمع ہوئے۔ اور آخر کار میونسٹر کے ٹاؤن ہال میں یہ امن معاہدہ طے کیا گیا۔ اسی معاہدہ کے نتیجہ میں ہالینڈ کو سپین سے آزادی ملی۔ ٹاؤن ہال کے جس کمرہ میں یہ تاریخی معاہدہ طے ہوا وہ آج بھی Friedenssaal کے نام سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ جنگ عظیم دوم میں میونسٹر شہر مکمل طور پر تباہ ہوگیا تھا۔ جنگ کے بعد اس کی تعمیر نو کا عمل شروع ہوا تو شہر کو پرانی طرز پر ہی دوبارہ تعمیر کیا گیا جس سے شہر کی جنگ سے پہلے کی صورت اب بھی قائم ہے۔

میونسٹر شہر میں متعدد تاریخی اور قابل دید مقامات ہیں۔ ان میں سے ایک 1767ء تا 1787ء میں تعمیر کیا گیا بشپ کا محل بھی ہے، جسے 1954ء سے بطور یونیورسٹی استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح سینٹ پولوس کیتھیڈرل بھی شہر کی مشہور عمارات میں سے ہے۔ یہ کلیساء رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اصل کیتھیڈرل (805ء تا 1377ء) موجودہ کلیساء سے شمال میں واقع تھا۔ دسویں، گیارہویں صدی میں دوسرا کلیساء تعمیر ہوا۔ موجودہ کلیساء کی تعمیر 1225ء تا 1264ء ہوئی اور اس دوران دوسرا کلیساء گرادیا گیا۔ 1192ء میں دوسرے کلیساء کے ساتھ تعمیر شدہ دونوں مینار موجودہ کلیساء میں شامل کر لیے گئے۔ دوسری جنگ عظیم میں اس کلیساء کا بھی ایک حصہ تباہ ہوا۔ چنانچہ جنگ کے بعد اصل کے مطابق کلیساء کی مرمت کی گئی۔ کلیساء میں میونسٹر کے مشہور کارڈینل "گالین" کی قبر بھی واقع ہے جس نے نازی حکومت کے خلاف اپنی آواز بلند کی اور اسی وجہ سے جرمنی میں بہت مشہور ہوا۔

شہر کی آبادی تین لاکھ سے زائد ہے۔ میونسٹر کو جامعات کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ جن میں تقریباً پچپن ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ان کے علاوہ 30000 طلبہ 92 اسکولوں میں تعلیم

باقی صفحہ 44 پر

ماہانہ اجلاس ستمبر 2019ء کے بعد احباب جماعت میونسٹر کا گروپ فوٹو

تاریخ احمدیت جرمنی سے ایک ورق

جماعت احمدیہ Münster

جرمنی

نوٹ: جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ مرتب کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور ورق قارئین کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش ہے کہ اگر کسی دوست کے علم میں اس بارہ میں مزید معلومات ہوں یا کوئی امر تصحیح طلب ہو تو تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں۔ قارئین کی آراء ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوں گی۔ یہ مضمون مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب ممبر تاریخ کمیٹی نے مرتب کیا ہے۔ (صدر تاریخ کمیٹی جرمنی)

جرمنی کے مغربی صوبہ Nordrhein Westfalen کے مشہور تاریخی شہر Münster میں جماعت احمدیہ 1975ء میں قائم ہوئی۔ اُس وقت درج ذیل احباب جماعت اس شہر میں رہائش پذیر تھے۔ مکرم مبارک محمود صاحب۔ مکرم اکرم چٹھہ صاحب۔ مکرم عبدالسلام صاحب۔ مکرم چوہدری منور حسین صاحب۔ اُس وقت مکرم مبارک محمود صاحب کو جماعت Münster کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا اور بعد میں صدر جماعت نامزد کیا گیا۔ 1982ء میں باقاعدہ انتخابات کے نتیجے میں مکرم عبدالسلام صاحب صدر جماعت میونسٹر منتخب ہوئے۔ 1982ء سے 2001ء تک موصوف ہی صدر جماعت رہے 2001ء میں مکرم عبدالمنان ناصر صاحب صدر جماعت منتخب ہوئے۔ 2005ء میں مکرم ظفراللہ صاحب صدر جماعت میونسٹر مقرر کئے گئے۔ 2016ء میں مکرم سہیل احمد صاحب صدر جماعت منتخب ہوئے اور ابھی تک وہی صدر جماعت ہیں۔ 1995ء میں مکرم ساجد محمود صاحب نے اپنا گھر بطور نماز سینٹر پیش کیا جہاں مسجد کی تعمیر 2003ء تک نمازیں اور اجلاسات منعقد کئے جاتے رہے۔ اس سے قبل 1982ء سے ایک Asylheim میں بھی نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ مکرم عبدالسلام صاحب 1981ء میں پہلے قائد مجلس میونسٹر مقرر ہوئے۔ انصاراللہ کی تنظیم 1984ء میں قائم ہوئی کیونکہ اس سے قبل کوئی ناصر نہیں تھا۔ 1984ء میں مکرم عبدالسلام صاحب پہلے زعیم انصاراللہ مقرر ہوئے۔ جبکہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم 1991ء میں قائم ہوئی اور مکرمہ صفیہ مبارکہ صاحبہ پہلی صدر لجنہ اماءاللہ مقرر ہوئیں۔ مسجد بیت المؤمن کی تعمیر کے بعد مکرم محمد الیاس منیر صاحب بطور مربی سلسلہ اگست 2003ء میں تشریف لائے۔ ان کے بعد جولائی 2006ء میں مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ کا تقرر ہوا۔ مارچ 2008ء سے 31/اگست 2013ء تک مکرم ساجد نسیم صاحب اور موصوف کے بعد فروری 2015ء تک مکرم مقصود علوی صاحب معلم جماعت احمدیہ جرمنی نے خدمت کی توفیق پائی پھر مکرم مستنصر احمد صاحب مربی سلسلہ ستمبر 2019ء تک یہاں رہے اور ان کے بعد مکرم کامران احمد صاحب مربی سلسلہ متعین ہوئے ہیں۔

1990ء میں صد سالہ جوبلی کا خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں شہر کی لارڈ میئر Frau Töns نے شرکت کی۔ جماعت میونسٹر کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو خلفائے عظام کا اس شہر میں ورود مسعود ہوا۔ اسی طرح اس شہر کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ یہاں پر واقع مسجد، جماعت جرمنی کی پہلی مسجد ہے جس کا سنگِ بنیاد خلیفۃ المسیح نے رکھا۔ 1994ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا میونسٹر شہر میں پہلی مرتبہ ورودِ مسعود ہوا

16 مئی 2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی دفعہ میونسٹر تشریف لائے تو روانگی سے قبل احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا

اور احباب جماعت سے ملاقات فرمائی اور بوسنین مسلمانوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد ہوئی جس میں 500 بوسنین مردوزن شامل ہوئے اور اسلام واحمدیت کا تفصیلی تعارف حضور انورؒ کی زبان مبارک سے سنا۔ دوسری مرتبہ 2000ء میں مسجد بیت المومن کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ میونسٹر تشریف لائے اور مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ مقامی اخبارات میں اس مسجد کی خوب تشہیر ہوئی۔ مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر 03/ مئی 2003ء کو مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر مقامی عمائدین شہر اور دیگر معزز جرمن مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد ہر سال 3/ اکتوبر کو Tag der Offenen Tür کی تقریب باقاعدگی سے منعقد ہورہی ہے جو جرمن لوگوں کے لئے دلچسپی کا باعث بنتی ہے۔ اسی طرح بہت سے تبلیغی پروگرام بھی منعقد ہوئے۔ جس میں شہر کی معزز شخصیات کے علاوہ چرچ اور دوسرے مذاہب کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ مرکز سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جرمنی کے علاوہ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (مرحوم) نے بھی بعض پروگراموں میں شرکت کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی دو دفعہ یہاں ورود مسعود ہوچکا ہے۔ 16/ مئی 2004ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی دفعہ میونسٹر تشریف لائے اور مختصر قیام کے دوران نماز ظہر و عصر پڑھائیں، دوپہر کا کھانا تناول فرمایا، مسجد وملحقہ دفاتر کا معائنہ فرمایا اور احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔ دوسری مرتبہ یکم جنوری 2007ء کو برلن سے ہالینڈ کے سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس شہر کو اپنے بابرکت قدموں سے شرف بخشا اور رات قیام فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممبر جماعت میونسٹر مکرم نصیر احمد صاحب کے دو وقفِ نو بیٹوں عزیزم تلمیذ احمد اور عزیزم حمزہ نصیر کو جامعہ احمدیہ جرمنی میں تعلیم حاصل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ دونوں طلباء اس وقت علی الترتیب درجہ سادسہ اور درجہ خامسہ میں ہیں۔ علاوہ ازیں اس جماعت کے ایک اور نہایت مخلص بزرگ مکرم محمد یوسف مجوکہ صاحب مرحوم کے تینوں بیٹوں مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب اور مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب کو سالہا سال سے نیشنل مجلس عاملہ جرمنی میں بطور سیکرٹری امور خارجیہ، جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری اشاعت خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

میونسٹر میں واقع مشہور تاریخی ہال Friedenssaal میں مورخہ 27/ اکتوبر 2010ء کو شہر کے میئر کی طرف سے مختلف 25 مذہبی جماعتوں اور 30 سماجی تنظیموں کے نمائندوں کو امن کو فروغ دینے اور ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا جس میں Symbol کے طور پر ہر ایک مذہبی جماعت کے نمائندے کو دو، دو منٹ اپنے مذہب کی نمائندگی میں امن کی تعلیم کے بارہ میں اظہار خیال کرنے اور شمع روشن کرنے کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ اس مشہور تاریخی ہال میں اب تک اس قسم کی نوعیت کا منعقد کئے جانے والا یہ واحد پروگرام تھا، الحمدللہ۔ مذہبی اور سماجی تنظیموں میں سے حروف تہجی کے اعتبار سے سب سے پہلے احمدیہ مسلم جماعت کا نام پکارا گیا۔ جماعت کی نمائندگی میں مکرم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ کو سٹیج پر بلایا گیا اور انھیں امن کے نشان کے طور پر شمع کو روشن کرنے کی توفیق ملی۔

مسجد بیت المومن

میونسٹر

نوٹ: جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ مرتب کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اَور ورق قارئین کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش ہے کہ اگر کسی دوست کے علم میں اس بارہ میں مزید معلومات ہوں یا کوئی امر تصحیح طلب ہو تو تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں۔ قارئین کی آراء ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوں گی۔ یہ مضمون مکرم عرفان احمد خان صاحب ممبر تاریخ کمیٹی نے مرتب کیا ہے۔

(صدر تاریخ کمیٹی جرمنی)

جماعت احمدیہ میونسٹر کا پہلا نماز سنٹر 1982ء میں کرائے کی عمارت میں قائم ہوا جو 1986ء تک رہا۔ اس دوران احباب جماعت میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ ہمیں اپنی مسجد تعمیر کرنی چاہیے۔ اس کے لئے یوں تو 1989ء میں ہی زمین کے حصول کے لئے تگ و دو شروع کر دی گئی۔ کئی جگہوں پر زمین دیکھی گئی جو مسجد کی تعمیر کے لئے موزوں تھی لیکن مسجد کی تعمیر کا سُن کر پلاٹ فروخت کرنے والے پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ تاہم 1997ء میں زمین کی تلاش اور حصول کے لئے کوششیں تیز کر دی گئیں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1999ء میں ایک پراپرٹی ڈیلر کے ذریعہ مسجد بنانے کی شرط کو قبول کرتے ہوئے پلاٹ کی خرید ممکن ہوگئی۔ اپریل 1999ء میں محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے خود آ کر یہ پلاٹ دیکھا اور اسے مسجد کی تعمیر کے لئے مناسب سمجھا۔ محترم امیر صاحب جرمنی نے قبلہ رُخ ہو کر اجتماعی دعا کروائی اور پلاٹ خریدنے کی اجازت دی۔ جس پر 1015 مربع میٹر کا یہ پلاٹ ایک لاکھ 27 ہزار جرمن مارک کے عوض خرید لیا گیا۔ پلاٹ کی تلاش، خریدنے اور مسجد کی اجازت کے لئے شہر کی انتظامیہ کے ساتھ خط و کتابت کرنے میں مکرم محمد یوسف مجوکہ صاحب مرحوم کی نگرانی میں مکرم ساجد محمود صاحب، مکرم داؤد مجوکہ صاحب، مکرمہ فاطمہ یوسف صاحبہ اور مکرمہ سفینہ سلام صاحبہ نے خدمات بجالائیں۔

مسجد کا سنگ بنیاد

زمین کی خریداری کی خبر جونہی شہر میں پھیلی تو مختلف طبقات نے مسجد کی مخالفت شروع کر دی۔ علاقے میں موجود ایک مقامی فرم نے محلہ کے لوگوں سے مسجد کی تعمیر کے خلاف دستخط لینے شروع کر دیے۔ تا کہ مسجد کا نقشہ پاس نہ ہو سکے جو کہ آرکیٹکٹ Williger Hunz نے تیار کیا تھا۔ جب یہ بات جماعت کے علم میں آئی تو مقامی شہریوں کے خدشات دور کرنے کے لئے ایک پبلک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں شہریوں کے علاوہ پریس اور ٹی وی نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ میٹنگ کے اختتام پر حاضرین میں سے بعض لوگوں نے رائے دی کہ ہمیں مسجد کی تعمیر پر کوئی اعتراض نہیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں مسجد کا نام اور سنگِ بنیاد رکھنے کی درخواست کی۔ حضور رحمہ اللہ نے مسجد کا نام "بیت المومن" عطا فرمایا اور جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے بعد حضور رحمہ اللہ میونسٹر تشریف لائے اور 31/اگست 2000ء کو آپؒ نے اپنے دست مبارک سے مسجد "بیت المومن" کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس مسجد کو یہ اعزاز حاصل رہے گا کہ سو مساجد سکیم کے تحت تعمیر ہونے والی مساجد میں یہ پہلی مسجد ہے جس

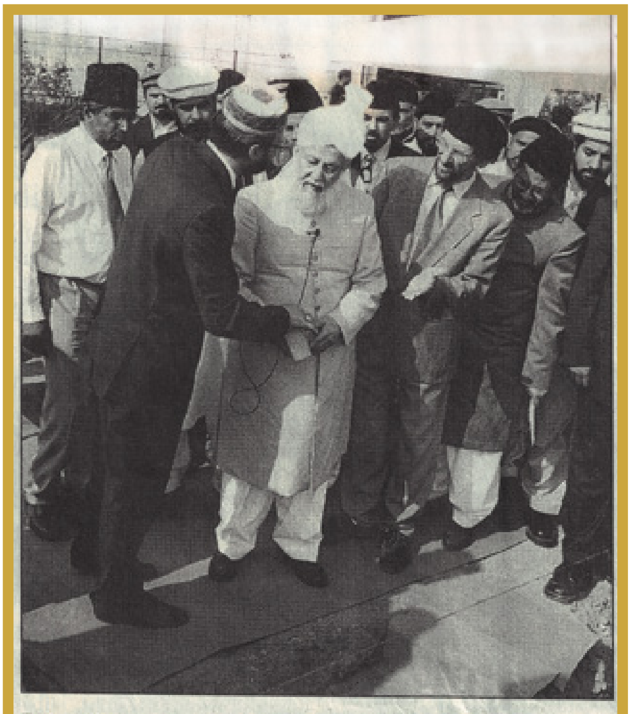

Blitzaktion an der Hansestraße: Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmed kam aus London angereist, um den Grundstein für die Moschee in Hiltrup zu legen. Foto: -mm-

Westfälische Nachrichten 01.09.2000

کا سنگِ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے رکھا۔ سنگِ بنیاد کی خبر جرمن اخبارات میں شائع ہوئی اور WDR ٹی وی پر بھی نشر ہوئی۔

سنگ بنیاد رکھے جانے کے بعد اس مسجد کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز ہوا جس کی نگرانی مکرم عبدالرحمٰن سعودی صاحب کارکن شعبہ جائیداد جرمنی نے کی۔ یہ مسجد وقارعمل کے ذریعہ تعمیر ہوئی۔ پیشہ وارانہ فنی کام کارکن شعبہ سو مساجد مکرم ملک فاروق احمد صاحب نے کیا جبکہ ان کی مدد کے لئے مقامی جماعت کے بہت سے احباب صدر جماعت مکرم عبدالسلام صاحب کی قیادت میں رضا کارانہ خدمت بجالاتے رہے۔ دوران تعمیر وقارعمل میں حصہ لینے خدام میں مکرم احمد فلسطینی صاحب، مکرم رأفت یوسف صاحب، مکرم ماذن اوکلا صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم محمد اسجد صاحب، مکرم محمد اسلم صاحب، مکرم محمد اکرم صاحب اور مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب کے علاوہ قریبی جماعتوں Bocholt, Borken, Osnabrück, Bielefeld کے بہت سے احباب خصوصاً مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب اور مکرم مسعود الحسن ثقفی صاحب شامل ہیں۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ وقارِ عمل میں مکرم رأفت یوسف صاحب ایک غیر از جماعت عربی دوست مکرم محمد خیر صاحب کو بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی اور چند ماہ کے بعد انہیں بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی بھی سعادت ملی۔ موصوف اس وقت کینیڈا میں مقیم ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے دوران اُس وقت کے ریجنل امیر ویسٹ فالن مکرم عبدالمنان ناصر صاحب ریجن بھر کی جماعتوں کو وقارعمل کے لئے منظم کرتے رہے اور تکمیل کے وقت موصوف صدر جماعت تھے اور افتتاح کی تقریب کے انتظامات آپ نے ہی کئے۔

وقارعمل کے لئے آنے والے خدام کی رہائش، ناشتہ اور ریفریشمنٹ کے انتظام کی ذمہ داری مکرم ظفراللہ خان صاحب کے سپرد تھی جبکہ دوران تعمیر سارا عرصہ (2001ء سے اوائل 2003ء) جملہ کارکنان کے لئے کھانا مکرم عبدالسلام صاحب کے گھر سے آتا رہا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مسجد کا افتتاح

3/مئی 2003ء کو مسجد بیت المومن کا افتتاح امیر جماعت جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے فرمایا۔ اس موقع پر مقامی (میئر) برگر ماسٹر کے نمائندہ جناب Günter Schulze-Blasum کے علاوہ بہت سے عمائدین شہر اور جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔ میونسٹر شہر کے احباب جماعت کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں سے بھی کثرت سے دوستوں نے شرکت کی۔ ممبران نیشنل مجلس عاملہ اور بعض مربیان سلسلہ بھی فرانکفرٹ سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے۔ افتتاحی تقریب اور کھانے کے بعد مسجد میں سب سے پہلی نماز مکرم نیشنل امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مربی سلسلہ نے پڑھائی۔

مسجد کی تفصیلات

دور سے نظر آنے والے دو میناروں اور ایک گنبد والی مسجد بیت المومن میونسٹر کے محلہ Hiltrup میں Hansestr.61,48165Münster پر واقع ہے۔ یہ میونسٹر شہر میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد ہے۔ قریباً 202 مربع میٹر مسقّف حصہ پر مشتمل ہے۔ اس کی عمارت دو منزلہ ہے جس میں نچلی منزل میں مردوں اور خواتین کے لئے پہلو بہ پہلو 73 اور 54 مربع میٹر کے دو ہال ہیں جن میں مجموعی طور پر 213 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اوپر والی منزل پر چار کمروں پر مشتمل مربی ہاؤس، دفتر، کثیر المقاصد بڑا کمرہ، لائبریری اور باورچی خانہ ہے۔ مسجد کی عمارت کے سامنے 17 گاڑیوں کے لئے پارکنگ بنائی گئی ہے۔ اس کا نقشہ شعبہ سو مساجد کے ساتھ مل کر آرکیٹیکٹ مسٹر Willigerd Hunz نے تیار کیا جبکہ اس کی تعمیر کے معیار کو جانچنے کی ذمہ داری Tuningen کے مسٹر Martin Vosseler کے سپرد تھی۔

مسجد کی تعمیر کے لئے مقامی احباب جماعت نے ایک لاکھ جرمن مارک سے زائد کی خطیر رقم جمع کی۔ جس میں سرفہرست مکرم عبدالسلام صاحب ہیں جنہوں نے 20 ہزار مارک جبکہ مکرم محمد یوسف مجوکہ صاحب مرحوم، مکرم نصیر احمد صاحب اور مکرم محمد اکرم صاحب نے دس دس ہزار مارک پیش کئے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق غیر معمولی قربانی پیش کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے، آمین۔

Bürgermeister Günter Schulze Blasum, der nationale Vorsitzende der „Ahmadiyya Muslim"-Gemeinde Deutschland, Abdullah Uwe Wagishauser, und Ishtiaq Ahmad (v. l.) eröffneten am Samstag die neue Bait-ul-Momin-Moschee an der Hansestraße. Foto: -hlm-

ber außerordentlich wichtig. „Wir sollten die Chance zum Dialog nutzen", appellierte der Bürgermeister und wünschte sich für die Zukunft, dass die Moschee bald ein vertrauter Bestandteil des Ortsteils werden möge.

„Bei drei Millionen Muslimen in Deutschland ist der Bau einer Moschee nichts Ungewöhnliches mehr", stellte der nationale Vorsitzende der „Ahmadiyya Muslim"-Gemeinde Deutschlands, Abdullah Uwe Wagishauser, heraus. Muslime beteten mit Herz und Körper, äußerste Hingabe an Gott werde mit dem Senken der Stirn auf den Boden symbolisiert. Allein deswegen seien angemessen große Gebetsräume notwendig. Die Moschee sei für den Muslim ein schöner Ort und Mittelpunkt des Lebens. Alle Menschen, die beten, meditieren oder entspannen wollten, seien in der Moschee willkommen.

Die „Ahmadiyya Muslim Jamaat"-Gemeinde wurde 1889 als friedfertige, tolerante islamische Reformgemeinde in Pakistan gegründet. Sie zählt in Deutschland rund 40 000 Mitglieder und hat sich der aktiven Wohlfahrtspflege, insbesondere in Afrika, verschrieben.

Westfäliche Nachrichten.05.05.2003

(رپورٹ: صفوان احمد ملک۔ کارکن شعبہ تبلیغ جرمنی)

ہانوفر (Hannover) کے وسط میں

قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی نمائش

جرمنی کے صوبے نیدرزاکسن کے دارالحکومت ہانوفر میں 10 تا 15 ستمبر 2019ء قرآن نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش میں 16 بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے جو مندرجہ ذیل موضوعات کے بارہ میں تھے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، مقدس شہر، اسلام، ارکان اسلام، اسلام میں عورت کا مقام، جہاد، اسلامک سائنس، اسلام کی امن پسند تعلیمات، تعارف حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تعارف خلفاء سلسلہ، اسلام کی دنیا، ڈاکٹر عبد السلام، مذہبی آزادی اور اسلام۔ ان کے علاوہ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر مشتمل بینرز بھی لگائے گئے تھے۔

ایک بڑی سکرین پر جماعت احمدیہ کا تعارف اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جات اور مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی ویڈیوز دکھائی جاتی رہیں۔ اس کے علاوہ یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب اور خلفائے احمدیت کا تعارف نیز جرمنی میں احمدیہ مساجد کی تصاویر اور اُن کا مختصر تعارف بھی شامل تھا۔

زائرین نے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے نمائش کی تصاویر لیں۔ بعض غیر از جماعت شریف النفس مسلمانوں نے بھی خدمت اسلام کے اس پہلو کو سراہا۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے لٹریچر حاصل کیا۔ 2016ء سے جماعت احمدیہ ہانوفر کو باقاعدہ ہر سال قرآن نمائش کا انعقاد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ نمائش دیکھنے کے لئے 14247 مہمان تشریف لائے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نمائش کی افتتاحی تقریب میں متعدد سرکاری، سیاسی و سماجی رہنما اور بہت سے اہل علم مہمان بھی تشریف لائے اور اسلام کے متعلق سوالات کئے۔ اس موقع پر جہاں مقامی احباب جماعت نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا وہاں مربیان سلسلہ بھی ہمہ وقت ڈیوٹی دیتے رہے۔

مہمانوں کے تاثرات

ایک جرمن مرد اور خاتون ہماری نمائش میں آئے۔ دورانِ گفتگو اُنہوں نے کہا کہ یہ جو کام آپ لوگ کر رہے ہیں یہ پوری دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر اس طرح ہر سطح پر نمائش لگے تو دنیا کا اسلام سے خوف اور ڈر بھی ختم ہو جائے۔

اُنہوں نے مزید کہا کہ اسلام آج کل تشدد والا مذہب نظر آتا ہے لیکن اگر اسلام کی یہ تصویر دنیا میں جائے تو لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ آخر پر انہوں نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور کامیابیوں سے نوازے۔ (آمین)

ایک جرمن بزرگ خاتون نے کہا آج کل میڈیا میں اسلام کی جو تصویر دکھائی جا رہی ہے وہ کافی خوف ناک ہے۔ یہ تصویر جو یہاں پیش کی گئی ہے بھی اگر دکھائی جائے تو یقیناً بہتر ہوگا۔

ہاں اے فلکِ پیر جواں تھا ابھی عارف

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف خادم ابن خادم، باکمال شاعر اور پاکستان کے ایک ذمہ دار و باوقار اعلیٰ سرکاری افسر مکرم طاہر عارف صاحب چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ 26/اگست 2019ء کو لندن کے ایک ہسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 13/فروری 1952ء کو پیدا ہوئے، ان کا خاندان تو سیالکوٹ سے تھا لیکن بعد میں یہ سرگودھا آکر آباد ہوگئے تھے۔ مرحوم کے والد مکرم چوہدری محمد یار عارف صاحب مبلغ سلسلہ تھے جنہیں بطور مبلغ انگلستان نائب امام مسجد لندن اور نائب وکیل التبشیر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کے دادا حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

سرگودھا سے میٹرک کرنے کے بعد آپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیر تعلیم رہے، پنجاب یونیورسٹی سے پہلے ایم۔ اے اکنامکس پھر ایل۔ بی کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے اور لنڈن سکول آف اکنامکس سے ایل ایل ایم (LLM) کی ڈگری لی۔ اللہ کے فضل سے لنڈن یونیورسٹی سے مارک آف میرٹ کا اعزاز بھی ان کو حاصل ہوا۔ اس کے بعد پاکستان واپس جاکر سی ایس ایس (CSS) کا امتحان پاس کیا اور سول سروسز پاکستان سے وابستہ ہوگئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتے کرتے انسپکٹر جنرل پولیس (آئی جی) کے عہدے تک پہنچ گئے۔ علاوہ ازیں ایف آئی اے، امیگریشن اور انٹیلی جنس بیورو میں بھی اعلیٰ عہدوں پر متعین رہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف قانون کے بعد پاکستان میں اس پوزیشن تک پہنچنا یقیناً آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں پر دلالت کرتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30/اگست 2019ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں نماز جمعہ کے بعد مرحوم طاہر عارف صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس سے قبل خطبہ جمعہ میں مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور کوئی نہ کوئی کتاب ہمیشہ ان کے زیرِ مطالعہ رہتی تھی۔ پھر یہ کہ صرف مطالعہ نہیں باقاعدہ کتب کے نوٹس لیتے تھے اور پھر اپنے دوستوں سے ان کے مضامین پر تبادلہ خیال بھی کیا کرتے تھے۔ بڑے باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، اس پر غور کرنے والے تھے اور ان کے عزیزوں میں سے تو کسی نے نہیں لکھا لیکن مجھے پتا ہے کہ ایک دفعہ باتوں باتوں میں ذکر ہوا تو تب مجھے پتا چلا کہ بڑی باقاعدگی سے یہ تہجد کے وقت اٹھنے والے اور تہجد ادا کرنے والے تھے۔ دورانِ ملازمت پاکستان میں جہاں بھی مقیم رہے ہمیشہ جماعتی خدمات کے لیے حاضر رہے۔ اور بڑے نڈر انسان تھے۔ (خدا کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا بڑا وسیع مطالعہ تھا اور ذہن بھی بڑا اچھا تھا اس لیے دینی مطالعہ بھی، دنیاوی مطالعہ بھی، علم بھی بڑا تھا اس لحاظ سے یہ اپنے اس علم کو استعمال بھی کرتے تھے اور) جماعتی طور پر بھی بعض معاملات میں بڑی اچھی رائے رکھتے تھے اور بڑے صائب الرائے وجود تھے۔ خلافتِ احمدیہ کے لیے بڑی غیرت رکھنے والے تھے۔ (بڑے مخلص اور نڈر احمدی تھے) ساری زندگی اس کوشش میں رہے کہ خلافتِ احمدیہ کے سلطانِ نصیر بنے رہیں اور باوفا خادمِ سلسلہ کے طور پر زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے دیکھا ہے کہ اس کوشش میں اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب بھی فرمایا۔ میرے کلاس فیلو تھے اور بچپن سے، کالج کے زمانے سے میں ان کو جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سے ان کو علم حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اچھے ڈیبیٹر (debater) بھی ہوا کرتے تھے۔ کالج کی ڈیبیٹوں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مقرر اچھے تھے اور اس وقت بھی ان کا دینی علم میں نے دیکھا ہے کافی تھا۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جماعت کے خدام اور واقفینِ زندگی کے لیے خاص احترام اور پیار کے جذبات رکھتے تھے

باقی صفحہ 44 پر

جاتے ہوئے تو کچھ بھی بتا کر نہیں گیا
کیوں اپنے دل کا حال سنا کر نہیں گیا

کیا بات تھی کہ تو نے کوئی بات ہی نہ کی
پھر کب ملیں گے یہ بھی بتا کر نہیں گیا

اب بیٹیوں کو نیند بھی آئے گی کس طرح
تو ان کو پیار سے جو سلا کر نہیں گیا

بچے تمہارے دیکھ کہ کتنے اداس ہیں
یوں تو کبھی تو ہاتھ چھڑا کر نہیں گیا

محفل کو زعفران بناتا تھا تو ہمیش
پھر آج کیا ہوا کہ ہنسا کر نہیں گیا

آخر جہاں گیا ہے تو طاہر کو چھوڑ کر
لیکن مجھے تو پھر بھی بھلا کر نہیں گیا

(طاہر مجید۔ فرانکفرٹ جرمنی)

ایک مخلص اور فدائی احمدی

مکرم ناصر محمود چیمہ صاحب مرحوم کا ذکر خیر

تحریر: محمد انیس دیالگڑھی

مکرم ناصر محمود چیمہ صاحب 1951ء میں چک نمبر 88 شمالی ضلع سرگودھا کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم نور احمد چیمہ صاحب اور والدہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ سلسلہ کے قدیم خادموں میں سے تھے آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ بی اے سرگودھا سے کیا پھر لاہور چلے گئے جہاں پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لیا مگر وہاں حالات خراب ہونے کی وجہ سے پڑھائی نامکمل چھوڑ کر واپس آ گئے۔ آپ نے 1977ء میں جرمنی کا پہلا سفر اختیار کیا۔ چند سال بعد جب آپ کے والد صاحب بیمار ہو گئے تو اُن کی خدمت اور تیمارداری کی خاطر آپ وطن واپس چلے گئے۔ 1984ء میں آپ کی شادی ہوئی اور اسی سال دوبارہ جرمنی آ گئے۔ اس کے بعد مرحوم یہیں کے ہو کر رہ گئے اور جرمنی میں اپنے 25 سالہ قیام کو آپ نے ہر لحاظ سے نہایت شاندار اور باوقار انداز میں گزارا۔ دینی اعتبار سے آپ ایک عمدہ اور قابلِ تقلید نمونہ تھے۔ جرمنی میں اپنی مقامی جماعت Lüdenscheid کے صدر بھی رہے اور ریجنل سطح پر بھی مختلف خدمات کی توفیق پائی۔

مکرم ناصر محمود چیمہ صاحب مرحوم عمر میں مجھ سے آٹھ سال بڑے تھے اور مجھ سے پہلے جماعت لیوڈن شائیڈ کے صدر بھی رہے ان کے بعد جب مجھے صدر کی ذمہ داری دی گئی تو میری ایسی عزت افزائی کرتے کہ مجھے شرم آ جاتی تھی۔ بلکہ بسا اوقات ان کی عاجزی اور انکساری کی وجہ سے جھنجھلا اُٹھتا تھا۔

محترم چیمہ صاحب کو وفات سے چند ہفتے قبل ڈاکٹروں نے ان کی مرض کی شدت کے بارہ میں صاف طور پر بتا دیا تھا۔ جسے آپ نے نہایت تحمل سے سُنا۔ پریشانی تو فطرتی بات تھی مگر کسی بے قراری کا اظہار نہیں کیا، کوئی واویلا نہیں کوئی رونا دھونا نہیں۔ مجھے فون کیا اور پوچھا کہ کیا ہسپتال آسکتے ہو۔ میں وہاں پہنچا تو نہایت سکون سے ساری تفصیل ایسے بتائی گویا پہلے سے ہی سب علم تھا اور اس سفر کی پہلے سے ہی تیاری تھی۔ مجھے کہنے لگے میں نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ ایک تو بتائیں کہ کیا جرمنی میں اپنے قبرستان کا بندوبست ہوا یا نہیں؟ میں نے کہا کہ آپ کو تو معلوم ہی ہے۔ کہنے لگے تو پھر میری میّت پاکستان بھجوا دینا اور دوسرا میری وصیت کا حساب فوراً کرو۔ میں نے کہا وہ تو بالکل صاف ہے، کہنے لگے نہیں حصہ آمد وغیرہ تو ٹھیک ہے مگر حصہ جائیداد ابھی تک ادا نہیں ہوا۔ میں نے یہ فارم منگوائے ہیں آپ یہ فارم لیں اور پُر کر دیں، میں پُر نہیں کرسکتا مگر دستخط کروں گا۔ پھر جائیداد کی ساری تفصیل بتائی اور کہا کہ رقم کی ادائیگی کا انتظام بھی ہو گیا ہے۔ آپ اس کی رسید بھی ابھی کاٹیں۔ پاکستان کی جائیداد کے بارے میں کہنے لگے کہ وہاں پر رشتہ داروں سے نہ پوچھنا وہ کم قیمت بتائیں گے۔ مجھے علم ہے کہ اُس زمین کی اتنی مالیت ہے۔ پھر اپنی اہلیہ صاحبہ سے کہا کہ ساری رقم دے دو۔ میں نے عرض کی کہ رقم تو سیکرٹری مال صاحب ہی لیں گے کہنے لگے بس جلدی کرو جلدی۔ اُس دن کے بعد سے مرض کی شدّت بڑھتی گئی مگر صبر وتحمل اور سکون کی کیفیت بھی گہری ہوتی چلی گئی۔

ایک دفعہ ہسپتال کے کمرے میں بچیاں اور اہلیہ صاحبہ رونے لگیں تو باوجود کمزوری کے بمشکل سر اُٹھایا اور بیگم کی طرف دیکھا اور سر کی جنبش سے سمجھایا کہ رونا دھونا چھوڑو اور دعا کرو۔ اہلیہ، بچوں اور دیگر رشتہ داروں کو سب کچھ پہلے سے معلوم تھا اور ناصر چیمہ صاحب اُن کو ذہنی طور پر تیار کر چکے تھے۔ اور بتانے کا انداز ایسا ہوتا گویا عارضی سفر پر جا رہے ہیں اور چند دنوں میں پھر ملاقات ہوگی۔ قرآن کریم سے ایسا عشق تھا کہ خود قرآن پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا ہی اُن کی غذا تھی اور یہی ان کا محبوب مشغلہ تھا؎

ایں است کامِ دل اگر آید میسرم

جماعت لیوڈن شائیڈ کی طرف سے جب پہلی مرتبہ قرآن کریم کی نمائش لگائی گئی تو ناصر چیمہ صاحب مرحوم ہسپتال میں تھے نمائش کی خبر سن کر بہت خوش ہوئے اور روز پوچھتے کہ نمائش کیسی جا رہی ہے؟ کتنے لوگ آئے اور پھر ٹرک احمدیوں کو خوب دعائیں دیتے کہ انہوں نے بیعت کر کے ہمیں بھی تیز کر دیا اور ہماری تبلیغ میں بھی تیزی آ گئی۔ حسرت کا یہ عالم تھا کہ کہتے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ایک دفعہ نمائش خود دیکھوں مگر اب ممکن نہیں اس لئے مجھے کم از کم تصویر ہی دکھا دو پھر اہلیہ کو کہا کہ نمائش کے تینوں دن کھانا تم نے بھجوانا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

گھر میں فلیٹ ریٹ والا فون لگوایا ہوا تھا کہ جس سے ساری کالز فری تھیں۔ کئی دفعہ تو مجھ سے کہا کہ یہ آفر تو گویا میرے لئے ہی نکلی ہے تا کہ میں بچوں کو قرآن کریم پڑھا سکوں۔ لوگوں کے گھر فون کر کے اُن کے بچوں سے قرآن کریم سنتے۔ ایک بچّے نے یہ طریقہ نکالا کہ جب چیمہ صاحب کا فون آتا تو گھر کے دروازے سے باہر نکل جاتا اور بہن کو

کہتا کہ چیمہ صاحب کو کہہ دو کہ بھائی گھر پر نہیں ہے۔ مگر چیمہ صاحب بھی کسی نہ کسی طریق سے اُسے پکڑ ہی لیتے اور پھر ڈانٹتے نہیں تھے بلکہ مذاق میں ہی کہتے کہ دیکھو آخر میں نے تمہیں پکڑ ہی لیا جس دن چیمہ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی وہ بچہ اندھیرے میں ایک ستون کے ساتھ لگ کر اکیلا کھڑا تھا میں پاس گیا تو گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا۔

ہماری جماعت میں دو نوجوان ترک چنگیز وارلی صاحب اور عثمان اقبال صاحب اپنی فیملیوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تو اس بات سے ناصر چیمہ صاحب اس قدر خوش ہوئے کہ گویا کوئی گمشدہ خزانہ ہاتھ آ گیا ہو۔ فوراً اُن کے ساتھ تعلق بنالیا۔ ان کی خدمت پر کمر باندھ لی۔ بار بار ان کو اپنے گھر کھانے پر بلاتے بلکہ ان کے گھر بھی کبھی کبھی کچھ بنا کر بھجوا دیتے۔ اجلاس پر بھی کسی نہ کسی بہانے کچھ بنا کر لے آتے۔ چند دنوں میں ایسے تعلقات استوار ہوئے جیسے جنم جنم کا ساتھ ہو۔

محترم چیمہ صاحب کا ایک خاص انداز جس کو سب نے ہی محسوس کیا۔ یہ تھا کہ وہ محض واعظ اور ناصح ہی نہیں بلکہ دوست اور غمگسار بھی تھے۔ اور ان سے مل کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

مرحوم ایک ذمہ دار شوہر تھے اور خیر کم خیر کم لاھلہ کی تصویر تھے، اس امر کی گواہی ان کی اہلیہ محترمہ امۃ السلام صاحبہ مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں:

”میں خوش قسمت ہوں کہ خدا نے مجھے بہت نیک عبادت گزار، ملنسار، صاف گو، مخلص، شفیق، خلافت کا شیدائی اور جماعت کی غیرت رکھنے والا خاوند دیا۔ آپ وقت کے پابند تھے جب آپ گھر ہوتے تو تہجد اور باجماعت نماز کا التزام کرتے۔ کبھی نماز ترک نہیں کی۔ قرآن کریم سے عشق تھا صبح سویرے خوش الحانی سے تلاوت کرتے قرآن کا بڑا حصہ حفظ بھی کیا اور اپنے بچوں کو بہت چھوٹی عمر میں ہی قرآن پاک کا دور مکمل کروایا۔ ساتھ ساتھ میرا تلفظ بھی درست کیا۔ یہ انہی کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ ساری اولاد قرآن کریم سے محبت کرنے والی اور دین کی خدمت کرنے والی ہے۔ اور ہماری بچیاں علمی مقابلہ جات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ نیشنل سطح تک پہنچتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہر میدان میں ان کو عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے، آمین۔

رمضان کے روزوں کے علاوہ شوال کے روزے بھی رکھتے اور ہر سال کولون مسجد میں اعتکاف کرتے۔ 1990ء میں جب اعتکاف سے واپس آئے تو کہنے لگے میں نے آگے کی تیاری کر لی ہے۔ انہی دنوں فرم سے چھٹیوں کا انتظام بھی ہو گیا، چند ہفتوں میں حج کی خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ چندوں میں باقاعدگی تھی، ماہانہ آمد پر ادائیگی کرتے ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور کہتے جس بندہ کا اپنے خدا کے ساتھ معاملہ صاف نہیں وہ کسی دوسرے سے کیسے معاملہ صاف رکھ سکتا ہے۔

آپ مزید بیان کرتی ہیں:

”طبیعت میں نفاست بہت تھی اپنے کام خود کرنا پسند کرتے جہاں تک ہوتا میری بھی گھریلو کاموں میں مدد کرتے آپ کی وفات کے بعد ہم مبلغ انچارج مولانا امام حیدر علی ظفر صاحب سے ملاقات کے لئے گئے تو انہوں نے بتایا کہ شروع میں جب یہاں احمدیوں کی تعداد بہت کم تھی اور محض گنتی کے چند لوگ تھے اُس وقت چیمہ صاحب کو مسجد ہمبرگ میں رنگ و روغن کا کام کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جو آپ نے بڑی محنت اور لگن سے انجام دی۔ واقفین زندگی سے آپ کو خاص اُنس تھا جب بھی مبلغین سلسلہ یا عہدیداران جماعت تیاداری کے لئے آتے تو خوشی کے ساتھ ساتھ بہت سکون محسوس کرتے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ صلوٰۃ جمعہ کا خاص اہتمام کرتے، کسی صورت نماز جمعہ ترک نہ ہونے دیتے۔ یہاں تک کہ شروع میں جب مقامی جماعت میں نماز جمعہ کا انتظام نہ تھا تو دوسرے شہر ایزرلون جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچتے اور اپنے کام سے چند گھنٹے کی چھٹی کر کے نماز جمعہ ادا کرتے۔ وفات سے چند لمحے قبل بھی سخت تکلیف کی حالت میں بھی جمعہ کی نماز ادا کی۔“

نماز جمعہ کے حوالے سے مرحوم کے بھائی مکرم منور چیمہ صاحب نے بتایا کہ وفات سے چند گھنٹے پہلے نماز ظہر پڑھانے لگا تو سخت بے چینی کے ساتھ کچھ اظہار کرنے لگے۔ جب میں ان کی بات سمجھ نہ سکا تو انہوں نے اشارہ سے کہا کہ کاغذ قلم لاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے لکھا کہ ”جمعہ“۔ یہ تحریر ان کی آخری تحریر ثابت ہوئی کیونکہ اسی روز 13 نومبر 2009ء بروز جمعۃ المبارک شام پونے چھ بجے مرحوم اپنے مالک حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز دفتروں میں چھٹی تھی مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دفتری کارروائی چھٹی کے روز متعلقہ اہلکاروں نے خصوصی طور پر دفتر کھول کر مکمل کر دی۔ اس سے مرحوم کے عمومی تعلق کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اس کارروائی کے بعد فوری طور پر غسل دیا گیا جس میں شمولیت میرے لئے ایک سعادت تھی، اسی روز نماز مغرب و عشاء کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ریجن بھر سے بہت سے احباب جماعت شریک ہوئے، سبھی رخصت ہونے والے بھائی کی جدائی کی وجہ سے سوگوار تھے، خصوصاً ہمارے ترک بھائی مکرم چنگیز صاحب اور عثمان صاحب تو بہت ہی غمزدہ تھے جس سے ان کی مرحوم چیمہ صاحب کے ساتھ محبت کا اندازہ ہوتا تھا۔ اگلے روز اتوار کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں بھی نماز جنازہ ہوئی جس کے بعد آپ کی میت ربوہ پاکستان لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ دار الفضل میں تدفین ہوئی۔

مرحوم ناصر محمود چیمہ صاحب نہایت نیک، مخلص، بے ضرر، خاموش طبع، متقی اور بہادر انسان تھے۔ دوسروں کی خاطر قربانی کرنے والے تھے اور ایسا کر کے دلی خوشی محسوس کرتے تھے۔ جماعت کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ رکھتے اور مالی قربانی میں ایک مثالی مقام رکھتے تھے۔

مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب سے محبت اور پیار کا

باقی صفحہ 46 پر

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA DEUTSCHLAND

Keine Reform der Nationen, ohne Reform der Jugend

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مساعی

(رپورٹ: عرفان احمد خان)

عطیہ خون

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے شعبہ خدمت خلق نے دوران سال مختلف اوقات میں نادار مریضوں اور ضرورت مندوں کے لئے خون بطور عطیہ دینے کے لئے باقاعدہ ایک پروگرام ترتیب دے رکھا ہے جس کے لئے وقتاً فوقتاً خدام کو یاددہانی کروائی جاتی ہے۔ اسی طرح خون بطور عطیہ جمع کرنے والے اداروں کے ساتھ بھی رابطہ رکھا جاتا ہے جن کو باری باری احمدی نوجوان اپنا خون عطیہ کرتے ہیں۔ مہتمم خدمت خلق مکرم مبارز جاوید صاحب کے کہنے کے مطابق فرانکفرٹ اور اس کے نواحی علاقوں (Rhein MainArea) کی قیادتوں میں ایک سال میں پندرہ دفعہ خدمت خلق کا یہ نیک کام سرانجام دیا جاتا ہے۔ ابھی حال ہی میں 13 ستمبر کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں تین بجے سہ پہر سے سات بجے شام تک خون عطیہ کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا جس کے لئے یونیورسٹی کلینک مائنز کی دس افراد پر مشتمل ماہرین کی ٹیم پورے ساز و سامان کے ساتھ بیت السبوح آئے جن کی مدد کے لئے خدام کی ٹیم پہلے سے تیار تھی۔ ہر سال بیت السبوح میں یہ پروگرام تین بار کیا جاتا ہے۔ علاقے کے لوگوں کو باخبر کرنے کے لئے پوسٹر بھی لگا دیے جاتے ہیں۔ چنانچہ 13/ستمبر کو 120 افراد اپنا خون عطیہ کرنے کے لئے بیت السبوح آئے جن میں 17 غیراز جماعت بھی شامل تھے مختلف ٹیسٹ لینے کے بعد ڈاکٹروں کی ٹیم خون لینے کا فیصلہ کرتی ہے۔ چنانچہ اس روز 14 افراد خواہش رکھنے کے باوجود خون عطیہ نہ کر سکے۔ 89 خدام اور 17 دوسرے افراد نے اس روز خون بطور عطیہ دیا۔ جن کو عطیہ دینے کے بعد آدھا گھنٹہ آرام کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے پورا انتظام کیا جاتا ہے اور ریفریشمنٹ و دیگر ضروریات مجلس خدام الاحمدیہ مہیا کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کی یہ کوشش انٹیگریشن اور سوسائٹی کے افراد میں آپس میں رابطے بڑھانے میں ایک پراثر کردار ادا کر رہی ہے۔ خصوصاً خون کا عطیہ دینے کے بعد جو سروس خدام کی طرف سے مہیا کی جاتی ہے اس کو دوسروں کی طرف سے سراہا جاتا ہے۔

تعلیمی کیمپ

ایک جائزے کے مطابق گزشتہ چند برسوں میں جو احمدی جرمنی میں نووارد ہیں اور ان کے بچے سکولوں میں زیرتعلیم ہیں ان کو جرمن نظام تعلیم سے پوری طرح واقفیت حاصل نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں والدین کی مدد اور سکول طالب علموں کو سسٹم سے متعارف کروانے کے لئے شعبہ امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے 14 ستمبر کو جامعہ احمدیہ کی عمارت میں پورے دن جاری رہنے والی ایک خصوصی تعلیمی نمائش کا اہتمام کیا۔ جس میں 215 طالب علموں نے شرکت کرکے پروگرام سے استفادہ کیا۔

نمائش کے آغاز سے قبل عزیزم خواجہ عبد النور نے

باقی صفحہ 46 پر

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

1۔ خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق نائب وکیل المال ثانی بروز ہفتہ مورخہ 7 ستمبر 2019ء کو بعمر 74 سال بقضائے الٰہی لاہور پاکستان میں وفات پا گئی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسی روز مسجد مبارک میں بعد از نمازِ عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ مؤرخہ یکم اپریل 1945ء کو ننگل باغبان انڈیا میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد محترم حضرت مولا بخش صاحبؓ (پوسٹ ماسٹر) حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ آپ کی والدہ کا نام محترمہ ریشم بی بی صاحبہ تھا۔

والدہ محترمہ کے خاندان میں سب سے پہلے ان کی پڑدادی حضرت راجن بی بی صاحبہؓ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس کے بعد ان کے خاوند یعنی ہماری والدہ کے پڑدادا حضرت امام دینؓ صاحب کو بیعت کی توفیق ملی۔ آپ کے دادا حضرت مہر بڈھا صاحبؓ اور دادی حضرت ماہتاب بی بیؓ صاحبہ، نانا حضرت صوبہؓ صاحب اور نانی حضرت مائی جانوؓ صاحبہ (خادمہ حضرت اماں جانؓ) بھی صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں شامل تھے۔

پارٹیشن کے وقت والدہ مرحومہ کی عمر 4 سال تھی۔ والدین کے ساتھ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں رہائش اختیار کی۔ والدہ کے بچپن میں ان کے والد محترم وفات پا گئے تھے لہٰذا ان کی والدہ اور بڑے بھائیوں نے پرورش کی۔

ہماری والدہ کی شادی مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے ساتھ 1967 میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں سے نوازا۔ آپ ملنسار، مہمان نواز، رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والی اور ان کی مدد میں پیش پیش رہنے والی تھیں۔ نمازوں کی پابند، قرآن کریم کی تلاوت اور چندہ کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ ایک مثالی بیوی اور مثالی والدہ تھیں۔ دارالنصر غربی ربوہ میں 23 سال تک لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ بہت ہی پیار کرنے اور اطاعت کرنے والی تھیں۔ جماعت کے لیے غیرت رکھنے والی تھیں۔ خاکسار کو یاد ہے کہ بچپن میں ایک مرتبہ ایک غیر از جماعت دوست کے ساتھ ان کے کسی مذہبی پروگرام میں شامل ہوا، جب گھر آیا تو مجھے بٹھا کر سمجھایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کے بعد ہم خلافت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم نے ہی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی تعلیم کو پھیلانا ہے اس لئے صرف جماعتی پروگراموں میں شامل ہونا ہے اور اس کی پابندی بھی کرواتی تھیں۔ خاکسار نے جب میٹرک کے امتحان اور تربیتی کلاس ربوہ میں شرکت کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلے کی خواہش کا اظہار کیا تو بہت خوش ہوئیں اور بتایا کہ تمہاری پیدائش سے پہلے ہی دعائیں شروع کر دیں تھیں کہ اللہ تعالیٰ جو بھی اولاد عطا فرمائے واقف زندگی ہو۔ تمہیں نہیں بتایا لیکن اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتی رہی کہ میرا بیٹا زندگی وقف کر کے دین کی خدمت کرے۔

والدہ محترمہ لمبے عرصے سے بیمار تھیں اس لئے جسمانی لحاظ سے بہت کمزور ہو چکی تھیں۔ اس دوران ہمارے والدِ محترم کو خاص طور پر ان کا خیال رکھنے کی توفیق ملتی رہی۔

والدہ محترمہ نے لواحقین میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے خاکسار طاہر احمد مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی، ادریس احمد صاحب لاہور، انیس احمد صاحب حال ملائیشیا اور کئی پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری والدہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ نیز ان تمام احباب و خواتین کو بھی اجرِ عظیم سے نوازے جو تعزیت کے لئے تشریف لائے یا بذریعہ فون ہماری ڈھارس بندھائی، آمین

(طاہر احمد مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

2۔ خاکسار کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ منور احمد بٹ صاحب، پوتی حضرت پیرا دتہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ مؤرخہ 29/ اگست بروز جمعرات بعمر 85 سال بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں آپ کی نماز جنازہ مسجد مبارک ربوہ میں ادا کی گئی اور تدفین بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ہوئی۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم صادق احمد بٹ صاحب ترکی میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ جبکہ دوسرے پوتے عزیزم ساغر احمد بٹ صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(طارق احمد بٹ۔ جماعت بریمن جرمنی)

3۔ خاکسار کی خوشدامن مکرمہ و محترمہ صادقہ خانم صاحبہ اہلیہ محترم ملک محمد رفیق صاحب مرحوم سابق افسر حفاظت بقضائے الٰہی بعمر 90 سال وفات پا گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

محترمہ صادقہ خانم صاحبہ مولوی عبدالستار خان صاحب المعروف بزرگ صاحب کے بڑے بھائی مولوی عبدالغفار خان صاحب کی پوتی اور حضرت عبداللہ خان افغانیؓ صحابی (قادیان) حضرت مسیح موعودؑ کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے خاوند کی جماعتی خدمات میں ہمیشہ ان کا ساتھ دیا۔ خاوند کی محدود آمدنی کے باوجود ہمیشہ صبر و شکر کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ نے جماعتی کاموں کے لیے اپنا گھر وقف کئے رکھا۔ آپ جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والی اور خلفائے احمدیت کی اطاعت کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، نیک، پارسا اور ہمیشہ نیکی کی تلقین کرنے والی خاتون تھیں۔ خواتین مبارکہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بے پناہ محبت کرنے والی تھیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنا اپنے لئے اعزاز سمجھتی تھیں۔

مرحومہ نے پانچ بیٹے، پانچ بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین۔ (مشتاق احمد چٹھہ Griesheim فرانکفرٹ)

قسط سوئم

جرمنی میں تبلیغ اسلام

جرمنی کی سو فیصد آبادی تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی تحریک

گزشتہ اقساط میں تبلیغ پراجیکٹ کے حوالے سے رپورٹس دی جا چکی ہیں اس قسط میں ہم اس پراجیکٹ کی بنیادی اکائی تقسیم فلائیر کے حوالے سے معلومات پیش ہیں۔

جب سال 2014ء میں حضورِ اقدس ایدہ اللہ کی طرف سے مجلسِ مشاورت کی تجویز کی منظوری آئی تو فلائیرز کی تقسیم ہی بنیادی کام تھا جس پر آغاز سے بہت زیادہ توجہ دی گئی تھی اور اِس بات پر غور و فکر کیا گیا کہ ہم گھر گھر کس طرح پہنچ سکتے ہیں اور خلیفۂ وقت کی منشاء کو پورا کر سکتے ہیں۔

اس ضمن میں دسمبر 2014ء سے اکتوبر 2015ء تک اس کام کی مکمل پلاننگ کی گئی اور اس وقت ایک ٹیم تشکیل دی گئی مندرجہ ذیل پانچ احباب پر مشتمل تھی۔

مکرم ظفر احمد ناگی صاحب، میونخ۔ نبیل احمد صاحب، راٹنگن۔ وسیم احمد صاحب، گوپنگن۔ قمر احمد ظفر صاحب، وائیبلنگن۔ عمار احمد صاحب۔ کیمپٹن

پلاننگ کے دوران جماعتی نظام اور ڈھانچے اور اسی طرح جرمنی کے نقشے، کو مختلف انداز اور زاویوں سے دیکھا اور پرکھا گیا اور پھر دِن رات کی محنت کے بعد سال 2015ء میں یہ نتیجہ نکلا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم ٹرائل کے طور پر چند علاقوں میں کام شروع کریں اور دیکھیں کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں۔

اس ضمن میں مشرقی جرمنی کے دور دراز علاقوں کا انتخاب اس بنا پر کیا گیا کہ وہاں نسل پرست افراد کی اکثریت ہونے کی وجہ سے مشکلات کا پتہ چل سکے۔ مندرجہ ذیل 4 صوبوں کے 18 شہروں/مقامات پر تبلیغی اسٹینڈز اور فلائیر تقسیم کی اجازت کے لیے درخواست دی گئی۔

Berlin, Sachsen, Thüringen, Sachsen-Anhalt

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 مقامات پر تبلیغی سرگرمیوں کے لیے اجازت مل گئی (الحمدُللہ)۔ اس ضمن میں مؤرخہ 10 تا 31 اکتوبر 2015ء بارہ تبلیغی پروگرامز منعقد ہوئے اور اس تاریخی فلائیر تقسیم مہم میں مندرجہ ذیل جماعتوں/لوکل امارات نے اپنی خدمات پیش کیں۔

L.A. Darmstadt, L.A. Wiesbaden, L.A. Offenbach, L.A. Mörfelden-Walldorf, L.A. Gross-Gerau, L.A Riedstadt, Region Main-Franken, Region Hessen-Nord, Dieburg, Langen

اِن پروگراموں کے دوران مجموعی طور پر 11080 فلائیرز تقسیم کئے گئے، 50 افراد نے کُل قریباً 76 گھنٹے اس خدمت کی توفیق پائی۔ نیز ٹیموں کی تیاری کی غرض سے 115 بذریعہ ٹیلی فون رابطے کیے گئے۔ انتہائی محنت اور کوشش کے باوجود مذکورہ 16 مقامات میں سے صرف 12 مقامات پر پروگرام منعقد کروائے جاسکے۔ (4 علاقوں میں کوشش کے باوجود ٹیمیں نہیں بھجوائی جاسکیں)۔ ان شہروں کے نام درج ذیل ہیں۔

Bautzen, Meissen, Görlitz, Chemnitz, Halle (Saale), Weimar, Gera, Berlin, Cottbus, Gotha, Jena, Nordhausen

جماعت احمدیہ جرمنی کے ممبران نے مشکلات کے باوجود اس میدان میں قربانیاں پیش کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہا اور 12 شہروں/مقامات سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ اب جرمنی کے طول و عرض میں پھیل

چکا ہے۔ اس وقت ایک مرکزی اور گیارہ ریجنل ٹیمیں کام کر رہی ہیں اور خدمت کی توفیق پانے والے افراد کی تعداد 190 ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے، آمین۔ اس سلسلے میں 2016ء سے اب تک کی گئی کاوشوں کی رپورٹ پیشِ خدمت ہیں۔

سال 2016ء

تجرباتی مرحلہ کے بعد 2016 میں جرمنی کے مندرجہ ذیل 6 صوبوں سے اس منصوبہ کے پہلے مرحلے کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔

Sachsen-Anhalt, Bayern, Mecklenberg-Vorpommern, Sachsen, Baden-Württemberg, Thüringen

جرمنی بھر سے مندرجہ ذیل ریجنز کی جماعتی تقریباً 96 جماعتوں اور لوکل امارات کو جرمنی کے دور دراز علاقوں/دیہات میں جاکر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی (الحمدُللہ) جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

Regionen	Teams Ausgeführt	Anzahl Personen	Anzahl erledigter Ortschaften	Anzahl Gesamt verteilter Flyer	Gefahrene KM	Stunden
Baden	37	164	210	46949	10752	245.8
Bayern	76	366	742	65715	15960	569
Hessen Nord	33	156	251	50648	21301	354
Lokal Amaraat	57	233	513	44429	47701	651
Main Franken	45	199	625	24716	21524	488
Markazi Team	40	195	70	98456	30721	378.5
Mecklenberg Vorpommern	25	135	282	14940	7708	181
Niedersachsen	70	336	658	21083	32858	825.75
Sachsen-Brandenburg	20	110	139	28995	8062	153.5
Württemberg	48	232	384	59059	14282	335.25
Gesamtzahl	**451**	**2126**	**3874**	**454990**	**210869**	**4181.8**

سال 2017ء

2017ء میں مزید 3 صوبوں کے اضافے کے ساتھ جرمنی کے کُل 9 صوبوں میں اس پروجیکٹ کے تحت تبلیغِ اسلام کا کام جاری رکھا گیا اور مندرجہ ذیل مزید 3 صوبوں میں پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔

Niedersachsen، Nordrhein-Westfalen، Schleswig-Holstein

جرمنی بھر سے مندرجہ ذیل ریجنز کی جماعتوں اور لوکل امارات کو جرمنی کے دور دراز علاقوں / دیہات میں جاکر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی (الحمدُللہ)۔

Regionen	Teams Ausgeführt	Anzahl Personen	Anzahl erledigter Ortschaften	Anzahl Gesamt verteilter Flyer	Gefahrene KM	Stunden
Baden	80	410	625	118145	14395.5	465.25
Bayern	72	293	799	32949	13344.6	375.8
Hessen-Mitte	18	73	211	12559	15249	122
Hessen-Süd-Ost	55	250	798	31589	39124	575.25
Hessen-Süd-West	42	154	530	27236	23857.5	432
Lokal Amaraat	48	216	725	28207	37073	404.25
Niedersachsen	64	256	584	36842	16181	369.5
Nordrhein-Westfalen	171	772	1446	265951	34750	1147
Sachsen-Brandenburg	127	537	1339	137309	73894	753
Schleswig-Holstein	36	145	311	15214	7643	162.08
Württemberg	81	440	473	92854	7905.5	384.45
Gesamtzahl	**794**	**3546**	**7841**	**798855**	**283417.1**	**5190.58**

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ سال 2017ء میں مشرقی جرمنی کے صوبہ زاکسن ان ہالٹ Sachsen Anhalt کے سارے علاقہ میں جماعت کا ابتدائی پیغام پہنچا دیا گیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور کی راہنمائی کے ساتھ 2019ء میں دوبارہ دوسرے مرحلے میں یہاں پر اپنی خدمات پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل لوکل امارات دور دراز کے علاقوں میں جاکر اپنی خدمات بجالاتی رہی ہیں۔

Wiesbaden, Mörfelden Walldorf, Hamburg, Offenbach اور اب دوسرے مرحلے میں لوکل امارت گروس گیراؤ Gross Gerau اور ریجن Hessen Süd کی جماعتیں اپنی خدمات بجالا رہی ہیں۔

سال2018ء

سال2018 میں مزید 6 صوبوں کے اضافے کے ساتھ جرمنی کے کُل 15 صوبوں میں اس پروجیکٹ کے تحت تبلیغِ اسلام کا کام جاری رکھا گیا۔ 2018 میں مندرجہ ذیل 6 صوبوں میں پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔

Hessen,Berlin,Brandenburg,Bremen, Hamburg, Rheinland Pfalz

جرمنی بھر سے مندرجہ ذیل ریجنز کی جماعتوں اور لوکل امارات کو جرمنی کے دور دراز علاقوں / دیہات میں جاکر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی (الحمدُللہ)۔ کُل 814 ٹیمز میدانِ عمل میں بھجوائی گئیں جن میں 3482 احبابِ جماعت نے حصہ لیا۔ اسی طرح 6982 قصبوں اور دیہات میں پیغامِ حق پہنچایا گیا اور کُل 695981 فلائیرز تقسیم کیے گئے۔ اِن تبلیغی سرگرمیوں کی انجام دہی کے لئے احبابِ جماعت نے 223503 کلومیٹر سفر طے کیا اور کُل 4209 گھنٹے خدمت دین میں گزارے۔

Regionen	Teams Aus-geführt	Anzahl Personen	Anzahl erledigter Ortschaften	Anzahl Gesamt verteilter Flyer	Gefahrene KM	Stunden
Baden	47	233	327	38678	9285	262.75
Bayern	110	426	1347	54923	22943	622.08
Hessen Mitte	26	109	312	29248	11585	162.7
Hessen Nord	45	190	363	81698	8466	479
Hessen Süd Ost	79	308	804	34743	44944	468.6
Hessen Süd West	58	202	681	33825	36160.5	404.75
Lokal Amaraat	83	297	906	62310	53776	514.25
Mecklenberg Vorpommern	15	66	59	24195	8196	147.5
Murabiyaan	15	17	130	2370	230	29
Niedersachsen	46	170	201	13787	6369	174
Nordrhein	43	272	1019	33040	1015	166
Rheinland-Pfalz Saar	15	101	39	16064	2262	89
Sachsen-Brandenburg	44	42	114	8645	3762	68
Schleswig-Holstein	10	41	87	9043	1960	34.5
Westfalen	107	620	162	181215	6046	392
Württemberg	71	388	431	72197	6504.4	194.5
Gesamtzahl	**814**	**3482**	**6982**	**695981**	**223503.9**	**4208.63**

سال2019ء

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال 2019ء میں جرمنی کے تمام 16 صوبوں میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے دوسرے مرحلے کا آغاز بھی ہو چکا ہے اور اس مرحلے کے دوران پہلے سے مکمل کئے گئے علاقوں میں دوبارہ جا کر فلائیرز ''سچا نجات دہندہ'' یعنی Der wahre Erlöser تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

سال 2019ء میں اب تک جرمنی بھر سے مندرجہ ذیل ریجنز کی جماعتوں اور لوکل امارات کو جرمنی کے دور دراز علاقوں/دیہات میں جاکر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی (الحمدُللہ)۔

Regionen	Teams Aus-geführt	Anzahl Personen	Anzahl erledigter Ortschaften	Anzahl Gesamt verteilter Flyer	Gefahrene KM	Stunden
Baden	27	114	297	20100	4412	98
Bayern	51	209	688	21647	8659	199
Hessen Mitte	14	57	150	12848	3368	24
Hessen Nord	34	57	167	52587	5928	246.5
Hessen Süd	19	35	239	26220	14633	146
Hessen Süd Ost	43	152	370	30595	20710	191
Hessen Süd West	40	156	584	34234	31646	563
Lokal Amaraat	49	168	451	56700	26820	248
Niedersachsen	13	59	139	6323	2208	50
Nordrhein	49	346	641	72028	4727	297
Rheinland-Pfalz Saar	21	120	179	40327	4716	140
Sachsen-Brandenburg	14	61	142	18019	4196	91.9

Schleswig-Holstein	32	282	233	53538	5281	158
Westfalen	76	336	80	123314	4499	287
Württemberg	46	269	409	40801	7751	385
Gesamtzahl	**528**	**2421**	**4769**	**609281**	**149554**	**3124.4**

عناوین فلائیرز

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں جرمنی بھر میں اب تک مندرجہ ذیل فلائیرز تقسیم کئے جا چکے ہیں یا تقسیم کئے جا رہے ہیں

2016-2017	Muslime für Frieden, Freiheit und Loyalität	مسلمان،امن،آزادی اور وفاداری کے لئے
2018- bis jetzt	Wir sind alle Deutschland	جرمنی ہم سب سے ہے
2.Phase 2019	Der wahre Erlöser	سچا نجات دہندہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہر لحاظ سے ہماری تائید ونصرت فرمائے اور اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک تبلیغ کے اس اہم فریضہ کو کماحقہٗ بجالانے والا ہو۔ آمین

(ظفر احمد ناگی۔ نگران تبلیغ پراجیکٹ 2023ء)

بقیہ: سائیکلوں کا شہر، میونسٹر از صفحہ 30

حاصل کر رہے ہیں۔ گویا شہر کی آبادی کا ایک چوتھائی حصہ طلبہ پر مشتمل ہے۔ شہر کے اسکولوں میں گمنازیم پاؤلینیوم مشہور ہے جس کی بنیاد 797ء میں رکھی گئی تھی۔ جبکہ جامعات میں سب سے بڑی جامعہ Westfälische Wilhelms-Universität ہے۔ جس کی بنیاد 1780ء میں رکھی گئی تھی یہ یونیورسٹی شہر کے مختلف علاقوں میں موجود 280 عمارات پر مشتمل ہے۔ طلبہ ان عمارتوں کے درمیان سفر کے لیے اکثر سائیکل استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ قریباً 11ہزار طلبہ میونسٹر کی ٹیکنیکل یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں مثلاً آرٹس اکیڈمی، پولیس کی جامعہ، مالی امور کی جامعہ وغیرہ۔ سکولوں اور یونیورسٹیوں کے یہ ہزاروں طلبہ آنے جانے کے لئے سائیکل استعمال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل میونسٹر جرمنی کے سائیکل سواروں کا دارالحکومت بھی کہلاتا ہے۔ میونسٹر میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ترکی نژاد ہے جبکہ عرب، ایرانی، افغانی اور پاکستانی نژاد مسلمانوں کی بھی ایک بڑی تعداد اس شہر میں رہتی ہے۔ میونسٹر میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت المومن شہر میں سب سے پہلی تعمیر ہونے والی مسجد ہے جس کا افتتاح 2003ء میں ہوا۔

بقیہ: ہاں اے فلک پیر جواں تھا ابھی عارف از صفحہ 36

اور اس کے علاوہ احمدی دوستوں کی جائز مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 20/ستمبر 2019ء صفحہ 5 تا 9)

مکرم طاہر عارف صاحب علمی ذوق رکھنے والے کہنہ مشق ادیب اور شاعر تھے۔ ان کے دو شعری مجموعے اردو میں ”روتے روتے“ اور پنجابی میں ”اَدّھی گل“ مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ دو نثری کتابیں بھی ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ بزبان انگریزی اور ”پاکستان منزل بہ منزل“ بزبان اردو بہت مفید ہیں۔ جب آپ تعلیم کے سلسلے میں انگلستان میں مقیم تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر بچوں کے لئے لکھی جانے والی کتب کے لئے بھی مرحوم کو مکرم رشید چوہدری صاحب کی معاونت کی توفیق ملی۔

ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی مرحوم کی اہلیہ محترمہ، بیٹے مکرم اسفند یار عارف صاحب اور بیٹیوں مکرمہ طیبہ عارف صاحبہ، مکرمہ عزیزہ اوج صاحبہ اور مکرمہ بنا طاہر عارف صاحبہ کی خدمت میں اپنے دلی جذبات تعزیت پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی کامل وفا کے ساتھ جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے، آمین۔

رپورٹ سیمینار تحریک جدید ہاناؤ

مورخہ 08/ستمبر 2019ء کو جماعت Hanau کو سیمینار تحریک جدید منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ سیمینار کی کارروائی کا آغاز بعد نماز ظہر وعصر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں حافظ شازل احمد ثاقب صاحب نے جرمن زبان میں تحریک جدید کا تعارف پیش کیا۔ مرکزی نمائندہ مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب نے خطاب کیا۔ اس کے بعد جماعت ہاناؤ کی طرف سے چندہ تحریک جدید میں زائد ادائیگی کی ایک لسٹ پیش کی گئی۔ اجتماعی دعا سے سیمینار کا اختتام ہوا۔ سیمینار میں 150 خدام، انصار واطفال نے، جبکہ 110 ممبرات لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ مجموعی حاضری 260 رہی۔ (مبارک احمد چٹھہ صدر جماعت ہاناؤ)

اخبار احمدیہ جرمنی کی خریداری

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان اخبار احمدیہ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ اس کی طباعت محدود پیمانے پر ہوتی ہے اور مساجد، لائبریریوں کے ساتھ صدران جماعت کو ارسال کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں افادہ عام کے لئے اسے انٹرنیٹ پر

https://www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

بھی رکھا جاتا ہے۔ جو احباب اسے خریدنا چاہیں شعبہ اشاعت سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Email: ishaat@ahmadiyya.de

سالانہ قیمت 20 یورو مع ڈاک خرچ۔ (مینیجر)

ریفریشر کورسز

نومنتخب سیکرٹریانِ وصایا جماعت احمدیہ جرمنی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ وصایا جماعت احمدیہ جرمنی کو ماہ ستمبر 2019ء میں نومنتخب سیکرٹریانِ وصایا جماعت وحلقہ جات کے ریفریشر کورسز کروانے کی توفیق ملی۔ ان ریفریشر کورسز کا مقصد نئے سیکرٹریانِ وصایا کو درج ذیل امور سے آگاہ کرنا ہے۔

1۔سیکرٹریانِ وصایا کے فرائض

2۔شعبہ سے متعلقہ امور کی موثر انجام دہی کا طریق کار

3۔موجودہ کارکردگی کا جائزہ

4۔شعبہ کے حوالے سے ٹارگٹس کی تفصیل اور حصولِ ٹارگٹ کے لئے لائحہ عمل سے متعلق رہنمائی

5۔شعبہ سے متعلق ضروری مواد مہیا کرنا

پروگرام

نیشنل شعبہ تربیت کے ساتھ مل کر ان ریفریشر کورسز کے انعقاد کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ اور حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان ریفریشر کورسز کے کامیاب انعقاد کے لئے درخواست دُعا کی گئی۔

جرمنی بھر کی جماعتوں/حلقہ جات کے فاصلوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا اور تفصیلی پروگرام مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی منظوری سے ترتیب دیا گیا۔ منتخب مقامات درج ذیل ہیں۔

بیت الرشید ہمبرگ۔ بیت الشکور گروس گیراؤ۔ بیت الجامع اوفن باخ۔ بیت النصر کولون۔ مسجد قمر Weil der Stadt۔ مسجد احسان مَن ہائیم

اطلاعات برائے ریفریشر کورسز

ان ریفریشر کورسز کی تحریری اطلاع اور بعد ازاں بذریعہ فون یاددہانی بھی کروائی گئی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ریفریشر کورسز میں سیکرٹریانِ وصایا کی ایک کثیر تعداد شامل ہوئی، اور حاضری کی اوسط تقریباً 85فیصد رہی۔

تیاری مواد برائے ریفریشر کورسز

ان ریفریشر کورسز کے حوالے سے تمام سیکرٹریانِ وصایا کے لئے ایک کتابچہ تیار کیا گیا، جس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

- نظامِ وصیت سے متعلق حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے اقتباسات
- عہدیداران کے نظامِ وصیت میں شامل ہونے سے متعلق ہدایات
- سیکرٹریانِ وصایا کے فرائض، ذمہ داریاں
- قواعد وصیت
- ہدایات مجالس موصیان
- مرکز سے خط و کتابت کے حوالے سے ہدایت
- متفرق سوال و جوابات (وصیت سے متعلقہ برائے معلومات) از کتاب ''مالی قربانی ایک تعارف''
- ہدایات برائے موصیان از حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ

ریفریشر کورس لوکل امارت ہمبرگ کے شاملین۔ سٹیج پر دائیں طرف مکرم مظفر عمران صاحب، نیشنل سیکرٹری تربیت۔ مکرم بہزاد احمد صاحب، مربی سلسلہ اور مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب، نیشنل سیکرٹری وصایا بیٹھے ہیں

بنصرہ العزیز، وکالت مال ثانی/مجلس کارپرداز ربوہ

- آمد کی تعریف
- حصہ آمد کی تعریف
- فارم برائے حصول جدول ج فارم (جرمن زبان)
- رپورٹ فارمز شعبہ وصایا
- رجسٹر موصیان
- جائزہ وصایا برائے جوبلی ٹارگٹ

نیز سیکرٹریانِ وصایا کی ٹریننگ کے لئے ایک مفصل پریزینٹیشن پیش کی گئی۔

کارروائی پروگرام ریفریشر کورسز

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب تک 3 ریفریشر کورسز کا کامیاب انعقاد ہو چکا ہے۔ جن میں ہونے والے پروگرام کی مختصر رپورٹ حسبِ ذیل ہے۔

پروگرام کا آغاز 10:00 بجے صبح تلاوت قرآنِ کریم اور تراجم (جرمن واُردو) سے ہوا۔

اس کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15 جولائی 2016ء کا ایک ویڈیو کلپ دکھایا گیا، جس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداران کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ہدایات فرمائیں تھیں۔

مربی سلسلہ مکرم بہزاد احمد صاحب (شعبہ تربیت) نے دعا کروائی۔ جس کے بعد سیکرٹریانِ وصایا اور شعبہ تربیت کے پروگرام الگ الگ منعقد ہوئے۔ ایک پریزینٹیشن کے ذریعہ تمام ضروری امور کو واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ سالانہ جدول فارمز سے متعلق ہدایات وجدول ج فارم مکمل پُر کرنے کا طریقہ کار مکرم عمران قمر صاحب نے بیان کیا۔ وصیت فارم پُر کرنے کا طریقہ کار مکرم محسن رضا صاحب نے بیان کیا اور تشخیص جائیداد کے طریقہ کار کو مکرم وسیم احمد صاحب نے پیش کیا۔ شعبہ کے کام سے متعلق سیکرٹریانِ وصایا کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

ریفریشر کورس کا دورانیہ تقریباً 4 گھنٹے تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا حامی وناصر ہو۔ (آمین)

(رپورٹ: اکرام اللہ چیمہ نیشنل سیکرٹری وصایا جرمنی)

بقیہ: خدام الاحمدیہ کی مساعی از صفحہ 39

تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم سعادت احمد صاحب نائب صدر نے نمائش کا افتتاح کیا۔ دوپہر کھانے کے وقفہ سے قبل تک سکول کے طلباء کو معلومات بہم پہنچانے کے لئے لیکچرز کا انتظام تھا۔ پروفیشنلز کے ساتھ بچوں کی میٹنگز کروائی گئیں۔ آخر پر مبلغ سلسلہ مکرم منیر منور صاحب نے اپنی تقریر میں طالب علموں کو نصیحت کی کہ خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں۔ خلافت کے ذریعہ اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں نے آپ کی ترقی کی منزل کو آسان بنانا ہے۔

کھانے کے وقفہ اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد جامعہ احمدیہ سے متعارف کروایا گیا۔ کلاس رومز اور ہوسٹل دیکھایا گیا۔ بچوں نے والدین کے ہمراہ مختلف مضامین کے حوالے سے لگے سٹالز دیکھے اور سینئر طلبہ اور پروفیشنلز نے سوالات کے جوابات دیئے۔

سکول طالب علموں کو مبلغ سلسلہ بننے، میڈیکل، انجنیئرنگ، تدریس و دیگر پروفیشن اختیار کرنے کی ترغیب دینے کے لئے بھی گروپس میں معلومات مہیا کی جارہی تھیں۔ ایک یونیورسٹی طالبعلم اپنے تعلیمی اخراجات کو خود کس طرح برداشت کرسکتا ہے۔ اپنے پروفیشن کو آسان بنانے کے لئے کون سے ذرائع مددگار ثابت ہوسکتے ہیں اس کی معلومات بھی اس نمائش میں دی گئیں۔ جامعہ کے ہال میں فزکس، میڈیکل، ایم ٹی اے، جامعہ، وقفِ نو، اشاعت، انجنیئرنگ ایسوسی ایشن، سرکاری ادارہ تعلیم نے معلوماتی سٹالز لگائے تھے جن سے بچوں اور ان کے والدین نے استفادہ کیا۔ گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران پاکستان سے آنے والے بچوں اور ان کے والدین کی راہنمائی کے لئے خصوصی نشست کا اہتمام بھی تھا۔ حصول علم کی راہ کو آسان بنانے اور علم کا شوق پیدا کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کی یہ ایک اچھی کوشش تھی جو مستقبل میں بھی جاری رہنی چاہیے۔

اس نمائش کے انعقاد پر مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم احمد کمال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور عزیزم وجاہت وڑائچ مہتمم امور طلبا مبارکباد کے مستحق ہیں۔

بقیہ: ایک مخلص اور فدائی احمدی از صفحہ 38

خاص تعلق تھا اور ان کو دیکھ کر چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی تھی۔" مکرم محمد الیاس منیر صاحب بتاتے ہیں کہ مرحوم کے دل میں عہدیدارانِ جماعت کا خاص احترام تھا، خاکسار کو جب کبھی ان کے گھر جانے کا موقع ملا، انہیں گھر سے باہر نکل کر اپنا منتظر پایا۔ ان کی عادت تھی کہ مہمان کی متوقع آمد سے پہلے باہر آجاتے اور جب تک ان کا مہمان نہ پہنچتا، باہر ہی کھڑے رہتے۔ اپنی آخری بیماری کے دوران انہوں نے اپنے لواحقین کو نصیحت کی تھی کہ جو مہمان بھی عیادت کے لئے آئے اسے کھانا کھلائے بغیر نہیں جانے دینا۔

اگرچہ آپ کی عمر صرف 58 برس ہوئی مگر آپ نے اپنی یہ زندگی بڑے بھرپور انداز میں فعال طور پر گزاری۔ آپ کسرتی بدن کے مالک تھے، عام دنوں میں بھی باقاعدگی سے سیر اور ورزش کرتے اور اجتماعات کے مواقع پر بھی بڑے شوق سے کھیلوں میں حصہ لیتے۔ گولہ پھینکنے میں آپ ہر سال اول یا دوم آتے۔ آپ دیانتداری کے ساتھ ساتھ سخت محنت ومشقت کے عادی تھے۔ ہمیشہ کام کر کے رزق حلال کمایا اور سوشل ہیلپ لینے سے ہمیشہ گریز کیا۔ 2007ء میں ان کا ایک بہت بڑا آپریشن ہوا۔ اس آپریشن کے چند روز بعد ہی پھر کام پر جانا شروع کر دیا۔ بچوں کی تربیت کے معاملہ میں بہت گہرا درد رکھنے والے تھے۔ ہمیشہ اس کا اظہار زبانی اور عملی طور پر بھی کرتے۔"

الغرض محترم ناصر چیمہ صاحب گلشنِ وفا کا ایک ایسا پھول تھا جس کے پیار اور وفا کی خوشبو آج بھی ہماری روحوں کے آنگن میں مہک رہی ہے۔ اُن کا تلاوت قرآن کریم کا محبت بھرا انداز اور وہ نوائے عاشقانہ آج بھی ہمارے کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عاشق قرآن اور خادم دین کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کا خود حافظ وناصر ہو، آمین

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے

رپورتاژ

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

جرمنی کے شہر فرانکفرٹ میں

گاڑیوں کی عالمی نمائش

اونٹوں کی سواری کے متروک ہونے کا منظر سڑکوں، ریل کی پٹریوں، دریاؤں، سمندروں اور فضاؤں میں تو نظر آتا ہی ہے، فرانکفرٹ کے وسیع وعریض نمائش ہالوں میں ہر دوسرے سال نئی سے نئی ٹیکنالوجی سے لیس نت نئی سواریوں اور گاڑیوں کا میلہ IAA یعنی Internationale Automobil-Ausstellung سجتا ہے تو اس میں جھانکنے سے قرآن و حدیث میں مذکور پیشگوئیوں کی صداقت کا وسیع پیمانہ پر مشاہدہ ہوتا ہے۔ امسال گاڑیوں کا یہ میلہ 12 سے 22 ستمبر تک لگا اور اس میں دنیا بھر سے گاڑیوں کی صنعت سے وابستہ 838 کمپنیوں نے شرکت کر کے جدید ترین گاڑیوں کے ماڈل رکھے۔ جنہیں دیکھنے کے لئے مجموعی طور پر 560.000 سے زائد زائرین آئے۔ مرکزی ریلوے اسٹیشن سے صرف ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع فرانکفرٹ کا Messe یعنی نمائش گاہ بارہ بڑے بڑے ہالوں پر مشتمل ہے اور ہر ہال کئی منزلہ ہے۔ اس Messe میں یوں تو سارا سال ہی مختلف قسم کے میلے اور نمائشیں لگتی رہتی ہیں جن سے قبل از اسلام ہونے والے عکاظ میلہ جو اس دور کے ادبی، ثقافتی اور تجارتی سرگرمیوں کا مظہر تھا، کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہاں لگنے والی مختلف نمائشوں میں سے گاڑیوں اور کتابوں کی نمائشیں سب سے زیادہ مشہور اور بڑی ہیں۔ علاوہ ازیں ٹیکسٹائل، فوڈ، کراکری، مختلف قسم کی مشینری اور کاسمیٹکس کے Messe بھی لگتے ہیں جن میں دنیا بھر سے کمپنیاں شرکت کرتی اور اپنی اپنی مصنوعات متعارف کراتی ہیں۔ گاڑیوں کا یہ Messe اس اعتبار سے منفرد ہے کہ اس میں الماریوں میں کتابوں یا دیگر چھوٹی چھوٹی اشیاء کی بجائے کاریں نمائش کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ جس کے لئے بہت بڑے بڑے سٹال لگائے جاتے ہیں۔ یوں تو ہر کمپنی کا ہی سٹال بہت بڑا ہوتا ہے مگر معروف جرمن گاڑی مرسیڈیز کا سٹال ہمیشہ سب سے بڑا ہوتا ہے۔ مرسیڈیز والے پورے کا پورا ہال لیتے ہیں اور اس میں نہ صرف گاڑیاں نمائش کے لئے رکھتے ہیں بلکہ گاڑیاں چلا کر اور انہیں مختلف زاویوں سے گھما پھرا کر بھی دکھاتے ہیں۔ یہاں ان کی سب سے چھوٹی گاڑی سے لے کر سب سے بڑی اور پُرتعیش گاڑیاں نمائش کی گئی تھیں۔ جدید تکنیک سے لیس وہ گاڑیاں جو ابھی مارکیٹ میں نہیں آئیں، ان کی خصوصیات سے زائرین کو آگاہ کیا جا رہا تھا۔ یہ گاڑیاں چلا کر بھی دکھائی جا رہی تھیں اور بڑی بڑی سینما سکرینوں پر ان کی متحرک فلمیں بھی چل رہی تھیں۔ ایک حصہ میں انہوں نے اپنی تاریخ پر مشتمل نمائش لگا رکھی تھی جس میں دکھایا جا رہا تھا کہ اس گاڑی کی ابتداء کب اور کہاں سے ہوئی اور کس طرح اس کا ارتقاء ہوتے ہوئے آج جدید ترین سہولتوں والی گاڑی کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اسی ہال میں ایک آڈیٹوریم بھی بنا رکھا تھا جہاں نمائش کے دوران مختلف اوقات میں لیکچر دیئے جاتے رہے۔ امسال بہت عرصے کے بعد یہاں مرسیڈیز کی انتہائی Posh گاڑی Maybach بھی نظر آئی۔ ایک دوسرے ہال پر جو اس Messe کا سب سے بڑا ہال ہے Volkswagen اور اس کی ذیلی کمپنیوں Audi,Skoda,Cupra,Seat

اور Porsche نے قبضہ جمایا ہوا تھا۔ اور یہاں اپنی جدید ترین ٹیکنالوجی والی گاڑیاں متعارف کرا رہے تھے۔ اسی طرح دیگر ہالوں میں مختلف ممالک کمپنیوں نے بھی اپنی اپنی جگہ بہار کا سماں پیدا کیا ہوا تھا۔ غرضیکہ ایک دوڑ لگی ہوئی تھی اپنی اپنی مارکیٹنگ کرنے کی۔ امسال جو سب سے زیادہ بات مشاہدہ میں آئی اور ہر سٹال پر دیکھنے کو ملی، وہ تھی بجلی سے چلنے والی گاڑیاں! ایندھن کے متوقع بحران اور ایندھن کے استعمال کی وجہ سے وسیع پیمانہ پر ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کے باعث دنیا بھر میں تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر کمپنی نے بجلی کی ٹیکنالوجی پر بڑی تیزی اور پوری توجہ سے کام شروع کر رکھا ہے۔ امریکن گاڑی ٹیسلا تو ابتداء سے ہی مکمل طور پر بجلی سے چلنے والی گاڑی ہے علاوہ ازیں بہت سی کمپنیوں کی بنائی ہوئی بجلی سے چلنے والی چھوٹی گاڑیاں تو دیکھنے میں آتی رہی ہیں۔ تاہم اس سال مرسیڈیز کے ہال میں 150 ہارس پاور والا ویٹو Vito ڈبہ بھی دیکھنے کو ملا جو پورا چارج ہونے کے بعد 400 کلومیٹر تک سفر کرسکتا ہے اور یہ مرسیڈیز کی بہت بڑی کامیابی اور شاندار کارکردگی ہے۔ بجلی سے چلنے والی گاڑیوں میں مشینری نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کا شور بھی نہیں ہوتا۔ اس کا انجن مختصر سے برقی آلات پر مشتمل ہوتا ہے جس میں نہ تو موٹر آئل ڈالنا پڑتا ہے اور نہ ہی دیگر گاڑیوں کی طرح اس کی نت نئی کلیں ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان گاڑیوں کا شور بالکل بھی نہیں ہوتا، پاس سے گزر جائیں تو احساس تک نہ ہو۔ اسی طرح کثافتی ماحولیاتی آلودگی کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے اب عوام کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کی صنعت سے منسلک تمام ماہرین کا اسی طرف رُخ ہے۔ جہاں تک امسال جدید ٹیکنالوجی کے متعارف کرائے جانے کا تعلق ہے تو بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کے علاوہ Porsche کی Taycan اور Volkswagen کی ID.3 ٹیکنالوجی خصوصی توجہ کا مرکز رہی۔ Porsche کی Taycan بھی مکمل طور پر بجلی سے چلنے والی گاڑی ہے۔ علاوہ ازیں ظاہری ڈیزائن، لائٹس کا مخصوص انداز اور خاص قسم کے پہیے ہیں جو پرکشش ہونے کے ساتھ ساتھ کئی دیگر تکنیکی فوائد اپنے اندر رکھتے ہیں۔ Volkswagen کی ID.3 ٹیکنالوجی سے مراد زیادہ سے زیادہ گنجائش والی بیٹری ہے۔ اس بیٹری کی خصوصیت میں اس کا تیز رفتاری سے چارج ہونا اور پھر 420 کلومیٹر تک سفر کرسکنا شامل ہے۔ Volkswagen کی مکمل طور پر بجلی سے چلنے والی اس ٹیکنالوجی کی حامل گاڑیاں 2020ء میں مارکیٹ میں آجائیں گی۔

پورشے کمپنی کی مکمل طور پر بجلی سے چلنے والی گاڑی کے ساتھ معروف صحافی مکرم عرفان احمد خان صاحب کھڑے ہیں

بقیہ: زِبذل مال، در راہش، کسے مفلس نمے گردد از ص 22

وہ تحریک جدید میں ادا کر دیا، میں نے اس کی قیمت لگوائی اور ادا کر دیا۔ اس کے بعد دوبارہ ڈاکٹر کے پاس گئی تو ڈاکٹر نے بتایا کہ یہ گلٹیاں بے ضرر ہیں۔ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خوف سے نجات دی۔ مَیں سمجھ گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے میرے متکبرانہ رویے کی سزا دی تھی چنانچہ اب میرے دل میں اس قسم کی بدظنیاں نہیں ہیں۔ میرے میاں کو ایک ہوٹل میں کام کرنے کی وجہ سے چندے دینے پر پابندی تھی۔ مَیں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میرے میاں کو اچھا روزگار عطا فرمائے تو پانچ سو یورو تحریک جدید میں ادا کروں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میرے میاں کو معجزانہ رنگ میں اچھا کام عطا فرما دیا اور اب دونوں میاں بیوی چندہ دیتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 9/نومبر 2018ء الفضل انٹرنیشنل 23/نومبر 2018ء صفحہ 7)

احباب جماعت کے اخلاص و وفا اور قربانیوں کے ان واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”ایک مومن تو جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتا ہے تو اس کی قربانی کے معیار بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ قربانیاں کرنے کے بعد احسان جتانا تو ایک طرف رہا وہ تو چھپ چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں کہ پتہ نہ چلے اور صرف اور صرف یہ مدّنظر ہوتا ہے کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور یہ نظارے آج ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اکثر نظر آتے ہیں۔ جو لوگ غیر ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت کے پاس اربوں روپے ہیں۔ پتہ نہیں کہاں سے ان کے پاس یہ پیسے آتے ہیں؟ اس کی وجہ سے جماعت اپنے منصوبوں پر اتنی آسانی سے عملدرآمد کر لیتی ہے۔ انہیں پتہ نہیں ایک تو اللہ تعالیٰ جماعت کے تھوڑے سے پیسے میں بھی اتنی برکت عطا فرماتا ہے جو کہ دنیاداروں کی سوچ سے باہر ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ یہ اربوں روپے نہیں ہیں جو جماعت کے پاس ہیں بلکہ اخلاص و وفا اور خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کا وہ لامتناہی خزانہ ہے جو ان قربانی کرنے والے احمدیوں کے سینوں سے وقت پر اُبل اُبل کر نکلتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 5/نومبر 2010ء)

تحریک جدید کے اوّلین کارکنان

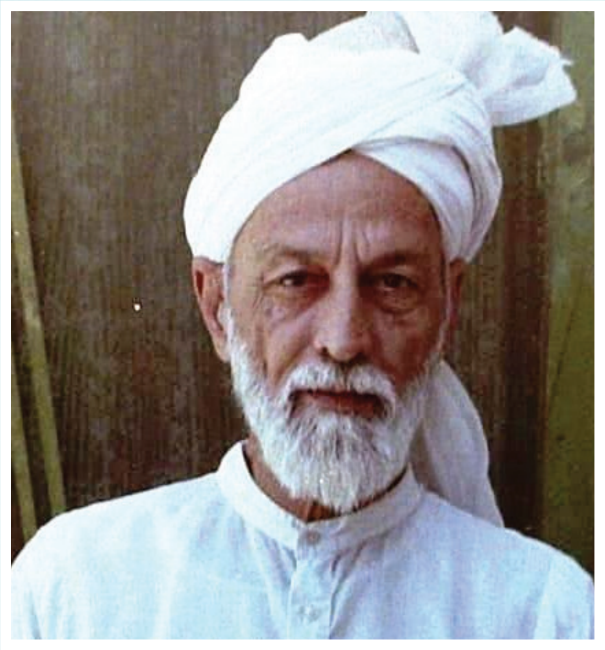

جنوری 1935ء میں مستقل دفتر کے پہلے انچارج مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب مرحوم

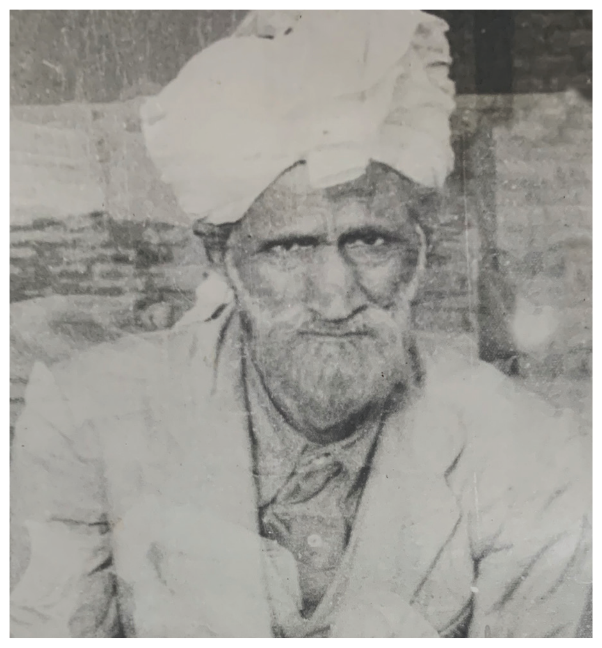

تحریک جدید کے پہلے فنانشل سیکرٹری چوہدری برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ

موصوف کی تصویر نہیں مل سکی

اگر کسی کے پاس ہو تو ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں

تحریک جدید کے اوّلین واقف زندگی کارکن مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب مرحوم

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 20 | ISSUE 10 | OCTOBER 2019

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir